حسب فرمائش

شیخ غلام علی برکت علی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

Price Rs 1.00

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان فرخی اقتران کتاب ہدایت انتساب حاوی مسائل دینیات

المسمّٰی بہ

مصباح الحیات

جسکو

شیخ غلام علی برکت علی تاجران کتب و پبلشرز کشمیری بازار

لاہور نے

اپنے علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام میاں فیروز دین پرنٹر کے چھپوایا

لوح نویس محمد الدین سیالکوٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں ابتدا میں بحمد خدا — عدم سے ہمیں اُسنے پیدا کیا

محمد خدا کے ہیں برحق رسول — کرے حکم اُن کا دل وجان قبول

کہا حق نے دیکر ہمیں زندگی — مجھے جانو میری کرو بندگی

مجھے جانو تم جب خدا نے کہا — عقائد کا واجب ہوا سیکھنا

عقائد سے جسکو نہیں کچھ خبر — جہنم میں آباد ہے اُس کا گھر

خصوصًا یہ ہے بات ماں باپ پر — کہ جب ہوش میں آئے اپنا پسر

ہے لازم عقائد سکھانا اُسے — ہدایت کا رستہ دکھانا اُسے

تو کلمہ سے پہلے زبان کھولدے — یہ دو بول ہیں صدق سے بولدے

وہ عالم کا پیدا کرن ہار ہے — نہ اُس کا شریک و مددگار ہے

ازل میں وہی وہ بقا میں لاکلام — وہ باقی ہے ایک اور فانی تمام

قدیم اُسکی ہے ذات عالم نواز — اُسی سے دو عالم کو ہے امتیا

ہے اوّل وہی اور آخر وہی — ہے باطن وہی اور ظاہر وہی

کتابیں ہیں یہ چار مشہور تر
زبور اتری اُن میں سے داؤد پر

ہے موسیٰ پہ توریت نازل ہوئی
اور انجیل عیسیٰ پہ اے متقی

محمدؐ پہ قرآن نازل ہُوا
فضیلت ہوئی سب پہ اسکو عطا

رسول آدمی ہیں انسان پر
ہدایت کو آئے ہیں وہ سربسر

وہ معصوم ہیں اور مقبول ہیں
خدا سے ہر اک آن مشغول ہیں

کئے معجزے اُن کو حق نے عطا
کرامت کیا شیوہ اولیا

اُسی کے ارادے سے سب کام ہے
سبھی نیک و بد کفر اسلام ہے

بدی پر نہ اُسکی ہے ہرگز رضا
اگرچہ یہ ہے سب بحکم قضا

نہ مجبور بندہ نہ مختار ہے
میانہ پن اسکا سزاوار ہے

مدبر دو عالم کا ہے وہ صمد
شریعت سو جھائی ہے نیک اور بد

ہے برحق قیامت کا آنا یقین
علامات یہ اُس کے ہیں پاک دیں

یقین سب کو ہے ہے سوال وجواب
ہے نیکوں کو راحت بدونکو عذاب

مرے بعد ہر اک اُٹھے آن میں
کہا ہے خدا نے یہ قرآن میں

ہے برحق ترازو سُن ای نیکنام
کہ نیکی بدی واں تلے گی تمام

سنو جسکی نیکی گراں بار ہے
نہیں اُسکو کچھ رنج و آزار ہے

جسے داہنے ہاتھ میں ہو عطا
وہ نامہ عمل کا وہ ہے باصفا

ملے جس کو بائیں میں نے نیکنام
برا ہے برا ہے وہ رسوائے عام

وعید اور وعدہ حلال اور حرام
یہی ہے امر اور نہی برحق تمام
یقین ہے بہترین خلق پیغمبران
ہیں افضل انہوں سے سبھی مرسلان
ہو اولوالعزم جو انبیا افضل تمام
ہیں ان میں محمد علیہ السلام

سب اصحاب ہیں ہی بہم یک دلی محمد کے ہیں آل افضل تمام	ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ ہو اُن پر ہمیشہ درود اور سلام

کبیرہ گناہوں کا بیان

کبیرہ گناہوں کا یہ ہے بیان	بتصریح کرتا ہوں تجھ پر عیاں
نمازوں کو ہرگز نہ تو چھوڑ دے	نہ تو حکم سے حق کے منہ پھیر لے
نمازوں کو تو وقت پر کر ادا	نہ کھا روزے کر دلمیں خوف خدا
کبھو عالموں کی اہانت نہ کر	کبھی قرآن کو پڑھ کر نہ تو جا بسر
یتیموں کا تو مال ناحق نہ کھا	کبھی اپنے ماں باپ کو مت ستا
حرم بیچ مکے کے اے نیکنام	بدی کا نہ ہرگز تو کر کوئی کام
غریبوں کو ہرگز اے مت ستا	نہ کھا گوشت ظالم سگ و خوک کا
کبھی ناحق کسی کا نہ تو خون کر	زنا اور لواطت سے ہو دور تو
نہ تو کر کمی ماپ اور تول میں	نہ تو کر دغا بھی کبھی مول میں
کبھی چوری نہ کر اور نہ تو بیاج کھا	کبھی جاندار کو آگ میں مت جلا
کبھی ہرگز نہ کرنا تو وضع حمل	کسی پر تو جادو کا مت کر عمل
نہ تو کیف کھا اور چغلی نہ کر	کبھی ہرگز نہ کھا تو قسم جھوٹھ پر
گواہی کو ہرگز چھپائے نہ تو	کبھی جھوٹھی گواہی کبھی دے نہ تو
نہ مومن سے ناحق کو تو جنگ کر	کبھی رشوت کو ہرگز نہ تو کھا لیسہ
تو گالی زن پارسا کو نہ دے	نہ دو چند کا فر سے منہ پھیر لے

فرما گئے ہیں مقرر رسول
جو استاد سے اپنے اے نیکنام
کرے کچھ حقارت تو ترک سلام
خدا اسپہ پھر بھیجے بلا
ہمیشہ رہے ان میں وہ مبتلا
جو سیکھا ہے وہ سب بسر جائیگا
جہالت کے عالم میں مر جائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہوں و سبدم حمد سبحان کی
کہ ہے قوت میرے دل و جان کی
ہیں برحق محمد رسولِ خدا
مری جان و دل اُن پہ ہر دم فدا

دربیان عقیدہ

کہو دل سے ایمان لایا ہوں بہا
خدا ایک ہے وحدہٗ لاشریک
صفاتوں پہ اور اس کے سب نام پر
بھی ایمان لایا ہوں احکام پر
فرشتوں پہ ایمان لایا ہوں مَیں
فرشتے گناہوں سے معصوم ہیں
کتابوں پہ ایمان لایا ہوں مَیں
رسولوں پہ بھی جو کہ معصوم ہیں
بھی ایمان لایا قیامت اُپر
انہیں کے مرے بعد جنّ و بشر
خدا کی طرف سے ہے سب خیر و شر
رضا اُسکی شر پہ نہیں ہے مگر
ہیں افضل جہاں سے محمدؐ رسول
کیا آپکا فرمان ہیں نے قبول
سب اصحاب میں چار ہیں یک ولی
ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمان و لی

دربیان پنج فرض بنائے اسلام

سُنو فرض و واجب جو ہے حکم ربّ
ہے سنت نبی سے بھی ہے مستحب
سنو فرض اسلام کے پانچ ہیں
یہ پانچوں مسلمانی کی جانچ ہیں
نہیں کوئی لائق مگر ہے خدا
عبادت کے لائق وہی ہے سدا
ہے برحق محمد خدا کا رسول
کرو اسکو دل جان سے تم قبول

دربیان سنتہائے غسل

سنو غسل میں سنتیں پانچ ہیں
کرے دور تن سے نجاست کے تئیں
بھی ہاتھوں کو دھو بعد دھونا بدن
کرو بعد اسکے وضو جان من
کرے خوب دھو تا بدن تین بار
نہ اس پر زیادہ کرے اعتبار
سنو عورتیں جو گندھے سر کے بال
نہ کھولے اسے اور کہو اس کا حال

بدن پر کرے اپنے پانی رواں
بھی پانی کرے ناک میں بعد ازاں

دربیان فرائض غسل

تو کر مسح گردن کو اے کامگار		ہر اک عضو کو خوب دھو تین بار
خلال انگلیوں کا بھی اے ذی ہنر		خلال اپنی داڑھی کا تو خوب کر

دربیان مستحب ہائے وضو

ہر اک عضو کو دھو چاہیے شتاب		وضو میں ہے یہ مستحب ای جناب
تو کر مسح گردن کا اے نیک نام		ہے لازم بجا مسح سر کا تمام
بھی ترتیب کو لاوے اسمیں بجب		بھی سیدھی طرف سے کرے ابتدا

دربیان شکنندہ وضو

رواں ہو اگر پیپ یا ہو لہو		سنو ایسے کاموں سے جائے وضو
بھی دیوانگی اور قے بھر دہاں		بھی ہووے جو کچھ راہ دو سے عیاں
جو باہم لگائیں بدن سے بدن		بھی ہو کر برہنہ اگر مرد و زن
رہے ہوش کچھ یا رہے مست ہو		جو تکیہ لگا کر رہے کوئی سو

دربیان سبب غسل کہ پنج است

جنابت ہو دونوں پہ اور احتلام		سبب غسل کے پنج ہیں سن تمام
ہوا غسل اسپر یہ شرع و قیاس		ہو جب پاک عورت ز حیض و نفاس
وہ پانچوں نمازوں نہاتی ہے		جو دن یاد سے زن کی جاتی ہے

دربیان غسل واجب و سنت

دربیان حیض و نفاس

دربیان نجاست

دربیان

دربیان فرائض الوضو

باب التیمم

وضو جس چیز سے ہے بالضرور
وہی چیز کرتی تیمم کو ضرور
سنو پاک پانی نہیں جس سے
تیمم اسی وقت جائز ہے

دربیان شرائط جواز تیمم

دربیان مسح موزہ

دربیان اوصاف آب

سنو خوب تم ہے مزہ رنگ و بو	جو پانی کو یہ تین اوصاف ہو
تغیر کچھ ان تین میں جب ہو	وضو غسل اس سے روا ہی نہ ہو

دربیان آب مطلق و مقید و جاری

سنو آب مطلق کا یہ ہے بیاں	بیان وار تم پر کروں میں عیاں
ہوا اسکو حد چوک چالیس ہاتھ	لئے پر نہ ہو خاک پانی کیساتھ
اگر اس سے کم ہو سن ای نیک رو	ہو پانی گھڑے بیچ جوں ہو بہو
سنو حد جاری کا یہ ہے بیان	گرے اسمیں کچھ رہے وہ رواں

دربیان نجاست چاہ و طہارت آں

گرے چاہ میں خون یا ہو شراب	سنی ہو اگر سیپ یا ہو پیشاب
کوئی جانور ہو حلال و حرام	گرے اُن کا گوہ اور گوبر تمام
اگر کم گرے بار زیادہ و لے	تو پانی کے تئیں اسکو سب کھینچ دے
نہ ممکن ہو سب کھینچ دو سو ولو	ہے بہتر وہی کھینچ جو اسمیں ہو

دربیان مقدار افتادن حیوان وکشیدن دلو

بیاں چاہ کا یہ ہے گر تو سنے	کوئی اسمیں حیوان گرے اور مرے

کبوتر کے بچے سے تا موش جو
گرے تیس ڈول اسمیں سے کھینچ لو

سن اب مدت مسح ای خوش صفات — مسافر کو ہیں تین دن تین رات
مقیموں کو مدت ہی اک رات دن — ٹوٹے جب سے جاوے وضو تب سے گن

دربیان اذان اقامت

ہے سنت اذان اور اقامت کہو — ہو گھر میں اگر یا مسافر رہے
قضا فرض ہو یا اگر ہو ادا — اذان اور اقامت سے کر ابتدا
سنو عورتوں پر یہ سنت نہیں — مسافر ہو وہ یا رہے ہر کہیں

دربیان فرائض نماز

سنو فرض تیرہ نمازوں میں ہیں — کرو وقت پر دل سے نیت کے تئیں
رکھو جائے پاک اور جامہ بدن — سوئے قبلہ اپنا پھرانا دہن
بھی تکبیر اور ستر عورت تمام — سنو بھائی جان اسکا احکام نام
قیام و قرارت رکوع و سجود — ہے لانا بجا آخری کا قعود
یہ ارکان ہیں یاد رکھنا تمام — سنو فرض پھر ایک بقول امام
مصلے ہے اختیاری کے ساتھ — ہو خارج نمازوں سے اے نیک ذات

دربیان واجبات نماز

سنو بھائی جان واجبوں کا بیان — مفصل کروں تجھ پہ سب ہیں عیاں
دو اوّل کے فرضوں میں اے نیک ذات — تعیین قرارت کا اس دو میں ہے
سنو فاتحہ ضم سورہ کے تئیں — دو اوّل میں واجب ہے آخر میں نہیں

دربیان سنتہائے نماز

چھپانا بدن کا کہوں تجکو صاف	کہ ہو زیر زانو سے تا زیر ناف
بدن سب چھپانا ہو بی بی کے تئیں	کف دست منہہ اور قدم اسکو ہین
کنیزک کے تئیں حکم ہے مرد کا	مگر پیٹ اور پیٹھ رکھنا چھپا

در بیان ہیئت نماز زن

باندھیں عورتیں وقت تکبیر ساتھ	جو کاندھی تلک لا کے سینہ پہ ہاتھ
رکوع اور سجدے میں ہی یہ عمل	ملا کر رکھے ران و بازو بغل
سنو قاعدے بیچ اے باشرف	نکالے قدم دونوں سیدھی طرف

در بیان حساب فرض رکعت ہائے نماز

کہے فرض رکعات کا گر شمار	ہیں دو صبح میں ظہر کے بیچ چار
گنو عصر میں چار مغرب میں تین	عشا میں ہوئیں چار ای پاک دین
سنو واجب الوتر بھی تین ہیں	ہے واجب پڑھو اسکو کہتا ہوں میں

در بیان سنت رکعتہائے نماز

بھی سنت کی رکعت یہ ہیں رات دن	تو دو صبح کی ظہر میں چھ ہیں گن
بھی مغرب میں دو ہیں عشا میں ہیں دو	یہ سنت ہیں خالص سن اے نیکخو

در بیان اوقات نماز

نمازوں کے بس وقت یہ پانچ ہیں	رکھو یاد ای بھائی جان اسکو تئیں
نماز فجر جب ہو صادق شروع	رہے وقت سورج ہوے تک طلوع

در بیان مفسدات نماز

در بیان نماز بیمار

در بیان نماز تراویح

ہے سنت نماز تراویح سنت کہو

بھی رکعت تراویح کی بیس ہیں

کہ بعد از عشاء کے پڑھو سب کے تئیں

بھی قرآن اسمیں سنو بھائی جان

پڑھے واجب الوتر کو بعد ازاں

در بیان نماز عیدین

نمازوں کو عیدین کی یاد کر

در بیان جماعت

جماعت سے سنت دو رہو نہ ادن	جمعہ میں جماعت کو تو فرض گن
بھی پانچوں نماز اور عیدین میں	کہے ان میں واجب جماعت کے تئیں
بھی سنت تراویح میں باادب	سنو وتر میں اس کے ہو مستحب

در بیان وجوب جمعہ

وجوب جمعہ سن تجھے یاد ہو	رہے شہر اور مرد آزاد ہو
بلوغ اور عاقل صحیح ہو بدن	رکھے آنکھ اور پانوٗں کو ہو امن

در بیان ادائے جمعہ

ادائے جمعہ کے ہیں چھ شرط یار	پڑھو اوّل جماعت سے باانکسار
اچھے شہر و سلطان اور اذن عام	رہے ظہر کا وقت خطبہ تمام
سنو رکعتیں دش جمعہ بیچ ہیں	جو اوّل پڑھو چار سنت کے تئیں
پڑھے بعد ازاں اسکے خطبہ تمام	کہے فرض خطبہ سنو نیک نام
کرو تم ادا بعد دو فرض ہیں	پڑھو بعد ازاں چار سنت کے تئیں

در بیان نماز مسافر

سفر تین دن کا ہو و بیش اگر	مسافر ہے وہ اے خجستہ سیر
دوگانہ کرے چار فرضوں کے تئیں	بجز صبح و مغرب جو کچھ کہ ہیں
کہے روز پندرہ رہونگا یہاں	مقیم اس کے تئیں بوجھ اے بھلی جان

در بیان صدقہ فطر

در بیان قربانی

در بیان

ت یعنے اوّل اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھے پھر سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک وجل ثناؤک ولا الٰہ غیرک

دربیان تکبیرات تشریق

بھی واجب ہو اکرادا اُس کے تئیں	جو تکبیر تشریق تیس ۲۳ ہیں
شروع صبح عرفہ سے کر اختیار	پڑھے فرض کے بعد ازاں ایکبار
نمازوں میں تئیس اے نیک نام	کرے عصر تک تیرھویں کی تمام

دربیان نماز جنازہ

نماز جنازہ ہے تکبیر چار	ہے فرض کفایہ سنو نامدار
درود و ثنا اور دعا ہے تمام	کہے بعد ازاں اسکے دینا سلام

دربیان کفن

سنو بھائی جان مرد کو یہ کفن	ازار و لفافہ بھی اک پیرہن
ازار و لفافہ ہو سر تا قدم	ہو گردن سے کفنی قدم تک بہم
ہو دو بستہ عورت کو ازار چند	کہ دامنی دو سرا سینہ بند
نہ دو ہاتھ ہو بھائی یہ تین ہات	زیادہ نہ ہو اس سے اے نیکذات

دربیان روزہ ہائے فرض و واجب و سنت و مستحب و نفل

سنو فرض ہیں روزے رمضان کے	کہے تئیں سنت اسی شان کے
ہی نذر و کفارے کو واجب کو کہو	نفل آئے ہر ایک ہیں
کہ صوم شوال سنت ہیں سب	کبھی روزے ہیں ایام سے مستحب

دربیان واجب اور سنت روزہ

بھی افطار کے بعد کرنا نماز
رکھو اسکے تئیں یاد اے دلنواز

دربیان کفارہ روزہ

اگر کوئی کھایا پیا دن کے بیچ
یا عورت سے ہی کی اس نے بیچ

دربیان روزہ حرام

سنو بھائی جان پانچ روزے حرام

دربیان

در بیان نماز بیمار

در بیان نماز تراویح

بھی قرآن اسمیں سنو بھائی جان
پڑھے واجب الوتر کو بعد ازاں

در بیان نماز عیدین

نمازوں کو عیدین کی یاد کر

در بیان جماعت

جماعت سے سنت دو ہر پنج دن	جمعہ میں جماعت کو تو فرض گن
بھی پانچوں نماز اور عیدین میں	کہے ان میں واجب جماعت کے تئیں
بھی سنت تراویح میں باادب	سنو وتر میں اس کے ہو مستحب

در بیان وجوب جمعہ

وجوب جمعہ سن تجھے یاد ہو	رہے شہر اور مرد آزاد ہو
بلوغ اور عاقل صحیح ہو بدن	رکھے آنکھ اور پاؤں کو ہو امن

در بیان ادائے جمعہ

ادائے جمعہ کے ہیں چھ شرط یار	پڑھو اول جماعت سے باانکسار
اچھے شہر و سلطان اور اذن عام	رہے ظہر کا وقت خطبہ تمام
سنو رکعتیں دس جمعہ بیچ ہیں	جو اول پڑھو چار سنت کے تئیں
پڑھے بعد ازاں اسکے خطبہ تمام	کہے فرض خطبہ سنو نیک نام
کرو تم ادا بعد دو فرض ہیں	پڑھو بعد ازاں چار سنت کے تئیں

در بیان نماز مسافر

سفر تین دن کا ہو و بیش اگر	مسافر ہے وہ اسے خجستہ سیر
دوگانہ کرے چار فرضوں کے تئیں	بجز صبح و مغرب کے جو کچھ کہ ہیں
کہے روز پندرہ رہونگا جہاں	مقیم اس کے تئیں بوجھ اے بھائی جان

در بیان نماز فطرہ

در بیان قربانی

در بیان

لے یعنے اوّل اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھے پھر سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک وجل ثناؤک ولا الٰہ غیرک

دربیان تکبیرات تشریق

بھی واجب ہوا کر ادا اُس کے تئیں	جو تکبیر تشریق تیئس ہیں
شروع صبح عرفہ سے کر اختیار	پڑھے فرض کے بعد ازاں ایکبار
نمازوں میں تیئس اے نیک نام	کرے عصر تک تیرھویں کی تمام

دربیان نماز جنازہ

نماز جنازہ ہے تکبیر چار	ہے فرض کفایہ سنو نامدار
درود و ثنا اور دُعا ہے تمام	کہے بعد ازاں اسکے دینا سلام

دربیان کفن

سنو بھائی جان مرد کو یہ کفن	ازار و لفافہ بھی اک پیرہن
ازار و لفافہ ہو سر تا قدم	ہو گردن سے کفنی قدم تک بہم
ہو دو پستہ عورت کو ازار چند	کہ دامنی دوسرا سینہ بند
دہ دو ہاتھ ہو بھائی یہ تین ہات	زیادہ نہ ہو اس سے اے نیکذات

دربیان روزہ ہائے فرض و واجب و سنت و مستحب و نفل

سنو فرض روزے ہیں رمضان کے	کہے تئیں نیت اسی شان سے
بھی نذر و کفارے کو واجب کو کہہ	نفل آئے ہر ایک رہتے ہیں وہ
کہے صوم شوال سنت ہیں سب	بھی روزے ہیں ایام سے مستحب

دربیان کفارہ روزہ

یا ایک آزاد کرنا غلام

ہیں ساٹھ مسکین کو دینا طعام

دربیان روزہ حرام

سنو بھائی جان پانچ روزے حرام

دربیان

در بیان شرائط حج

ہوا فرض حج عمر میں ایک بار	سنو بھائی جان حج کی شرطیں بیاں ہے
ہے خرچ زاد اور صحیح ہو بدن	بھی آزاد ہو اور رہ کا امن

در بیان فرائض حج

سنو فرض حج کے جو کہتے ہیں تین	ہے اول تو احرام لے پاک دین
ہے لانا طواف زیارت کہے	بھی عرفے میں جا کر کھڑے ہو رہیں

در بیان واجبات حج

سنو حج کے یہ واجبات ہیں کہے	کہ مزدلفہ میں جا کھڑے ہو رہے
بھی مروہ صفا بیچ جا سعی کر	ہے رمی جمار و طواف صدر
منڈانا کرے بعد ازاں سر کے بال	ہو سنت بجز اسکے جو کچھ کہ ہیں

در بیان زکوٰۃ مال

ہو روپیا اگر پاس دو سو درم	ہے اس سے درم پانچ دینا اہم
ہو بیس دینار زر تیرے ہاتھ	تو ہے نیم دینار دینا زکوٰۃ
کہے نیم وزن سے وہی تول ہو	بھی سوداگری مال کا مول ہو
کہ بیٹھے اچھے وہ بقدر نصاب	ہے دینا زکوٰۃ اس سے اوکامیاب
کہے بیس تک چار دے گوسفند	نصاب شتر پانچ سے ارجمند
بقر تیس جب پاس تیرے رہے	جو اک سال کا بیل دینا کہے

[illegible]

مہر کمتر سب کہے ہیں دش درم | نہیں ہے جائز کہ درم ہو اس سے کم

دربیان محرمات نکاح

ایسے پرادر ہیں یہ سب ناتے حرام	اپنی ماں اور اس سے اوپر ہو تمام
اپنی دادی اور اوپر اس سے ہو	اپنی بیٹی بھی فرو تر اس سے ہو
اپنے فرزندوں کی جو اولاد ہو	عورتیں جو کچھ کہ ہوویں انکی تبیں
ہے بھتیجی بھانجی اور بہن ہے	ہے پھوپھی اور اپنی خالا جان ہے
ساس اور بیٹی ربیبہ جس کا نام	دو بہن سے ہے نکاح کرنا حرام
ماں مرنے سے بعد اک کرنا کہے	چار سے عورت زیادہ بھی رہے

دربیان احکام رضاع

تیس ماہ کے بیچ دختر و پسر	دودھ پیوے اپنی دائی کا اگر
دودھ پیوے ہو زیادہ اور کم	ماں کی نسبت اسپہ ثابت ہو بہم
جیسے ناتے اپنی ہوتے ہیں حرام	ویسے ناتے اپنی دایہ کے تمام

دربیان احکام طلاق

ہے طلاق سنّی یہ کر تو یقین	تین پاکی میں کہے تطلیق تین
اور کنایہ کا کہا ہے یوں بیان	زن سے بولے مست اپنے گھر میں جا
بیٹھ عدت اور مجھ سے ہاتھ دھو	گر کہے تو بائنہ بے شبہ ہو
سن بیان طلاق رجعی کا یقین	نا کہے تک اسکی تیئں طلاق تین

دربیان احکام مہر

دربیان احکام عدت

احکام ایلا

دربیان حضانت

دربیان احکام یمین

[illegible]

ملہ یعنی ایسے لفظ کہنے سی بائنہ طلاق پڑجاتی ہے اور یہ ایسے الفاظ کنایات طلاق کہلاتے ہیں ۱۲ محمد نظام الدین کیرانوی

زن نہ ہووے اس سے راضی جب سدا — ہے یہ واجب اُسکو کر دینا جدا

دربیان نفقۂ مادر پدر وزن ذوی الارحام

زن کو دینا ہے یہ واجب مرد پر — خرچ دینا اور کسوت ایک گھر
ہیں فقیر اور یا تو انگر مال سے — خرچ دینا اس کے لائق حال پر
باپ ماں کا خرچ بھی واجب ہے — اپنی دادی اور نانی بھی رہے
ماں طرف کے لوگ جو محتاج ہیں — ہے یہ واجب خرچ دینا انکے تئیں

دربیان احکام آزادی

جب کہے بندے کو مولا نیکنام — کر دیا آزاد تجھ کو اے غلام
گرچہ بے نیت کہے مولا اگر — ہو گیا آزاد بندہ سربسر

دربیان احکام قسم وکفارہ آں

جھوٹھ کھاوے قسم گر ماضی کی بات — ہیں کیا اور ہیں دیا ہوں ایسی بات
توبہ کرنا فرض آیا اس کے سر — یا قسم کھائے گا آیندہ اُپر
یعنی ایسا ہیں کروں گا رد ولا ہم — اس طرح کی کھاوے گر کوئی قسم
تا اگر افترار کو لاوے بجا — اسپہ کفارہ ہے واجب شفقتا
دس غریبوں کو دے جامہ یا طعام — یا کرے آزاد باندی یا غلام
جب نہو قدرت تجھے اسبات سے — تین روزے رکھ پیاپے ذات سے

در بیان احکام لقیط

در بیان احکام لقطہ

[illegible]

ناکرے غسلِ جنابت یا ادا	اور نہ ملنے حکم شوہر کا سدا
یا کرے وہ ترک روزہ اور نماز	اس کے تئیں تعزیر دینا ہے جواز

در بیان احکام دزدی

کوئی چرائے دس درم شرعی اگر	اسپہ ہوویں دو گواہ معتبر
یا بہ جوع ہو اور اگر اقرار سات	ہے جدا پہونچے سے کرنا اسکا ہات
چوری اوسنے کرے بار دگر	قید کرنا پاؤں اوس کا کاٹ کر

در بیان احکام قطاع الطریق

حکم یہ ہے راستوں کے چور کا	مارنا گر مال لیوے اور کا
ان کے پاؤں ہاتھ کو کرنا جدا	ان کے تئیں بھی قید میں کہنا سدا
مال لے کر جان سے مارے اگر	حکم یہ ہے ان کو دینا دار پر

در بیان احکام جہاد

ہووے گا دشمن کا غلبہ جب زیاد	مرد و زن پر فرض آیا تب جہاد
دعوتِ اسلام کرنا گر قبول	نا کرے اسلام کی دعوت قبول
عورتوں اور انکے لڑکوں کو تمام	لا بنانا انکے تئیں باندی غلام

در بیان احکام مرتد

ہو اگر مرتد کوئی لائے دو سندار	اوس کو کہنا ہو مسلمان تین بار
نا قبولے قید کرنا تین دن	بعد دینا دار اوسکو حکم گن

در بیان احکام شرکت و مضاربت

[illegible]

مال دو کا ہو برابر بھائی جان
شخص دو مل کر کریں سودا اگر
فائدے میں ہیں برابر [illegible]
[illegible]

در بیان احکام وقف

[illegible]

در بیان احکام بیع و

[illegible]

باغ اور کھیتی اگر تیار ہو
کوئی خریدے اسکو تین جانا ہو
اس سے کمتر دن نہ ہوں پہنچیں ہم
یاد رکھو تو نام سے اسکا سلم

دربیان احکام ضمانت وحوالہ

کوئی ہوا ضامن کسی سائل کا
یا اگر ضامن ہو کوئی مال کا
تا کرے اقرار کو اپنے ادا
وس وداانک قید ہی اسپر سدا
جن حوالہ دین کا اپنے ادا
دین کو اپنے ادا وہ کر دیا
ہاں اگر دو وقت اسکو ہوا
وہ کیا انکار یا مفلس ہوا

کوئی زمین بیچے درخت انہیں بیچ بچے	اُس خریدی بیچ سب آ گئے ہیں دو
نہیں زراعت تھا زمیں پر حکم لے	کہنے ہیں اقرار لیکن جب کرے
تول کر یا ناپ کر بیچے اناج	یا نہ تو لے ہے یہ جایز دو رواج
جب ہے قیمت کا دو ہیں شک اگر	چین گزارے دو گواہ وہ معتبر

دربیان احکام خیار رؤیت و خیار شرط

کوئی خریدے مال کو تا دیکھ کر	ہے روا اُسکو پھر آ دے وہ اگر
مال کو دیکھ کر کوئی بیچے نہیں	اوسکے تئیں لینا پھرا جائز نہیں
تین دن تک ہی روا شرط خیار	لین میں اور دین میں ہوئے قرار
دیکھنے میں شرط ہی یہ تین دن	تین دن کے بعد باطل اسکو گن

دربیان احکام بیع فاسد

بیچنا مردار اور سیندھی شراب	بھنگ کا بیچ نہیں روا دیکھو کتاب
پانی میں مچھلی ہوا میں جانور	ناروا ہے بیچنا اس طور پر

دربیان احکام ربوٰ

سب سے ہے بیاج کا کھانا حرام	ہے روا اس طور پر دے بیچنا نام
جنس دیگر جنس سے ہموزن جو	اور نہ مہلت بھی زیادہ اسکو ہو
دیکے گندم گر زیادہ جو لیا	ہے یہ جائز جو مثلاً اسکو دیا

دربیان احکام بیع سلم

م ۱۱۷۲ [illegible]

دربیان احکام قضا

دربیان احکام گواہی

دربیان احکام وکیل

دربیان احکام دعوی

مدعی وہ ہے جو کوئی دعوی کرے		خصم وہ ہے جس اپر دعوی کرے
وقت دعوی کے بیان کرنا ہو کہول		شکل وصورت چیز کی مقدار مول
ہے اگر دعوے زمین کا باسند		وہ بیان کرنا ہے اسکا چار حد
مدعی نا شاہدان لاوے بہم		ہے کہلانا خصم کو اسکی قسم

دربیان احکام اقرار مریض

وقت آخر کوئی کیا اقرار دام		دام دوسرا اسپہ ہونا لیوے نام
اسکو دیگر اسکو دینا بھائی جان		مال باقی بانٹ لینا وارثان

دربیان احکام صلح

صلح جائز مال کے دعوے میں ہو		فایدے میں گہر کے بھی جائز ہو
نہیں ہے جائز صلح در حد وقصاص		کیا سبب ہونا نہیں ہے وہ خلاص

دربیان احکام امانت ومستعار

گر رکھے کوئی امانت مال کو		کر حفاظت اسکی جتنی تجھ سے ہو
تیری جانب سے ہو گر اسمیں ضرر		تجھ پہ آئیگی ضمان ای خوش سیر
او جو حفظ اگر جاتا رہا		تو بری ہے اس سبب رو دیا
کوئی شے چاہے کسی سے مستعار		اسکو دینا مستحب ہے دوستدار
اور اگر اوسپر زیادہ کچھ کیا		اس کا ہو جن عاریت اسکو دیا

دربیان احکام رہن واجارہ

دربیان احکام قصاص وعفو

دربیان احکام ہبہ

دربیان احکام بلوغ

دربیان خاتمہ

گر بلوغت کے نشان پوچھے تمام یا اٹھارہ سال گزریں اُس پر حیض دیکھے زن حمل یا احتلام	مرد کو انزال ہو یا احتلام سال بارہ مدت ادنے ہے مگر نو برس سے سال ستر ہ تک تمام

دربیان احکام غصب

کوئی زبردستی سے لیوے مال کو ہے دلانا مال اسکو قبضہ کر	پہونچنا عالم ہے اس کے مال کو گر نہو مال اسکی قیمت بے ضرر

دربیان احکام شفعہ

کوئی بیچے گر زمیں یا اپنا گھر وہ ہے اوّل اسکے لینے کو کہو	اسکو لیویں جو کہ ہیں نزدیک تر اس زمیں میں جسکے تئیں شرکت ہے

دربیان احکام ذبح

ہیں پرندے اور چرندے پاک وہ کوئی قسم کا پاک ہووے جانور چار رگ کٹنا کہے یا تین ہو خون رواں ہو یا کہے وہ جانور	جسکو چنگل کو بچلے ہرگز نہو ذبح کر اللہ اکبر اجل کر طفل وزن کا ذبح جائز ہے کہو پاک ہے ہو مرتد اُسکا اگر

دربیان کلمہ کفر

سن جو کچھ بندے کے لائق کام ہیں کام جو کچھ رب کے تئیں لائق ہے	ویسی نسبت جو لگاوے رب کے تئیں کوئی طرف بندے کے نسبت کرے

اس نقد کو ہے لکھا بعد حیات
تو دعا کر حق میں اسکے وقت کی بات
اے خدا ایمان پر کر خاتمہ
آپ کا حق مصطفیٰ
مرآت الاحکام اب ہو گئی تمام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دربیان احکام علم الفرائض

دوم از اصحاب فرائض جدّ صحیح است

جد ہے یعنی دادا وقتیکہ باپ نہیں
باپ کا حصہ ہو دادا کو سبب سے نہیں
حصہ نہیں دادا کو اسکی سبب پر
باپ ہی پہونچتا ہے مال و زر
جب بیٹا ہے سب حصہ اسکا ہے باپ کا
باپ ہی ہیں دادا سب مال میں
ایک حصہ بیان کرتا ہوں
دوسری صورت جب پوتے بیٹے ہیں
باپ اور دادا کا حصہ
باپ بیٹے کی کسے اسے حصہ
یہاں نہیں باپ اور دادا کا جدا حال ہیں

چاردن باقی رہا سو مال و زر		وارثاں لینا ہے یوں تقسیم کر

دربیان مراتب اقسام ورثہ

تین قسموں کے اپر ہیں وارثان		اوّل اصحاب فرائض جانی جاں
بعد ان کے یاد رکھ عصبات ہیں		اُن سے باقی جو رہا سو اُنکے تئیں
تا نہ ہو اصحاب فرائض سے اگر		پہونچتا ہے اُن کے تئیں سب مال زر
نا اچھے عصبات باقی زر تمام		اس کو ہو آزاد میّت کا غلام
نارہے عصبات سے نسبی اگر		یا نہ ہو عصبات سے سببی اگر
مال باقی جو فرائض سے رہے		اس طرح سے ان انکو پھر ملتا کہو
وارثاں جب نارہے دو حال کے		ہیں ذوی الارحام وارث مال کے
بھی ذوی الارحام سے نا ہو اگر		جب وصی والیکو پہونچے مال و زر
جب نہ وہ بھی اگر سن حال کو		مال پہونچے اُسکا بیت المال کو
ہے یہ مجمل اسکی اب تفصیل وار		میں بیان کرتا ہوں اسکو دلفگار

اوّل از اصحاب فرائض پدر است

وہ ہیں اصحاب فرض اٹھ سب ہے		جنکے حصے حق نے خود فرما دیئے
اوّل ہیں باپ میت کا حبیب		ربّ کہا قرآن میں اُن کا نصیب
ہو اگر میت کو فرزند ایک دو		یا پسر ہے اس کے تئیں فرزند ہو
مال کو میت کے حصے کرکے چھے		ایک حصہ باپ کو میت کے دو

فرائض اور دادا کا

سوم از اصحاب فرائض

اسکے حصے ہیں مقرر مال میں

مسئلہ

نا ہو اگر دادا اسکا میت کے تئیں
بہن اور بھائی جہاں فتویٰ ہوا
بھائی بہن سب محروم ہیں
گرچہ اس مسئلہ میں آیا اختلاف

سوم از اصحاب فرائض ماں است

تالجھے فرزند جب میت کے تئیں
ہے اسکے تئیں اولاد نہیں
ہیں یا بھائی سے اسکو نا رہے
مال کو دینا تیسرا حصہ سب کا
گر انہوں سے کوئی اگر بیٹا ہو
مال کو چھ حصوں سے اک دینا ہو

مسئلہ

باپ ماں بیٹی کو دو اور زن اگر
زن کا حصہ جدا کے جو ہے مال و زر
نصیب

ہفتم از اصحاب فرائض دختر است

ایک دختر جب ہو بیٹے کے ساتھ اسکو آدھا مال سے دینا ہے

دو ہوں دختر یا زیادہ اسکو بیٹے تین حصے کرکے دینا انکو دو

اگر ہے پسر اور دختران اسکا ایک حصہ ہے دختر دو پسر

خوب جانو تین حصے اسمیں ہو باپ ماں شوہر سے بہت تین	ماں کو ایک اور باپ کو دینا ہے دو اسطرح سے جان حصے ان کے ہیں

چہارم از اصحاب فرائض جدہ صحیحہ است

چھٹے ایک حصہ ہوا دادی کے تئیں ہے اسی میں سب کو حصہ ای پسر	گر حقیقی دادیاں دو چار ہیں لیتے لینا سب برابر بانٹ کر

مسئلہ

جب اچھے نزدیک کی دادی اگر بھائی جاں بہت تین جب ماں رہے	دور کی دادی کو کچھ نہیں ست پسر دادیوں کو کچھ نہیں ملنا ہے

پنجم از اصحاب فرائض شوہر است

مر گئی زن اسکے نہیں اولاد ہیں گر ہو کوئی اس کے دختر یا پسر باؤ حصہ مال کا شوہر کو ہے	اسکا آدھا مال ہے شوہر کے تئیں یا پسر سے ہوے فرزندان دگر اس سے زیادہ اسکو نہیں ملنی ہے شئے

ششم از اصحاب فرائض زن است

گر نہ ہو اولاد میت ای پسر اس کو دختر یا پسر ل بند ہو زن کو دینا آٹھواں حصہ کہے	ربع بیوی کو ملے لا ریب فیہ یا پسر سے اس کے تین فرزند ہو وارثان لینا ہے جو باقی رہے

مسئلہ

نادر ہے فرزند میت کو اگر اس کی جگہ پسر سے فرزند پسر پوتری دختر کی [illegible] اگر ہو [illegible] جب پسر میں [illegible] چہ پر ہے [illegible] ہیں فرزندان پسر کے [illegible]

ششم از اصحاب فرائض [illegible]

[illegible]

مسئلہ

[illegible]

در بیان عصبات

[illegible]

نہم از اصحاب فرائض خواہر مادری و پدری است

کوئی اسکی دختر سی جب میت کو نہیں
خوب جانو اسکو آدھا مال ہے
گر دو خواہر مادری پدری رہے
تین حصے کرکے دینا ان کو دو
ہیں دو حصے جان بھائیونکے نصیب

بہن پدری مادری ہو اسکے نہیں
جوں سگی دختر کے اسکا حال ہے
یا زیادہ دو سے ہووے یوں کہے
بھائیوں سے یا اگر کوئی انکے ہو
ایک حصہ ہو و بہنوں کو نصیب

دہم از اصحاب فرائض خواہر پدری است

بہن پدری ایک میت کو ہو
بہن پدری مادری ہوئے اور پر
بہن پدری مادری جب دو رہے

اسکی نسبت پوتی کی ہی کہو
چھ سے اک حصہ ہوا ہے بے خطر
بہن پدری کو نہیں حصہ کہے

مسئلہ

جب رہی میت کو دختر یا پسر
خواہران ہوتی ہیں عصبہ بھائی جان

یا پسر سے اسکو دختر ہو اگر
اسطرح سے لکھ گئے ہیں عالمان

یازدہم و دوازدہم از اصحاب فرائض خواہر و برادر مادری است

مادری ہو بہن میت کی اگر
اک برادر مادری گر اسکو ہو
دو اگر ہوں یا زیادہ اسے نصیب

چھ سے اک حصہ ہوا ہے عالی گہر
ان کو چھ سے ایک ہی حصہ کہو
تیسرا حصہ ہوا [illegible]

[illegible]

ذو رحم میں آوے اول اسکے تو
جو قرابت میں ہے نزدیک تر
اور پھر نواسی تو نسب میں اول بھائی جان
اصل وارث جب ہوا ہو مستحق ہے بعد ازاں
پانچ فرزند ہوویں جو صاحب فرض کا ہو حکم
جان اولی نسب میں پر نواسی
ہست نواسی کی پسر پہ بہتری
پانچ لوگوں سے کہ تین حصے ایک حصہ ماں طرف کا جو کہ ہو دو

جو رہے باقی کے سارے دوستدار	ہے اسی ترتیب پر تفصیل وار

مسئلہ

ایک پسر کا حصہ رکھنا مت بسر	حاملہ عورت ہو میت کی اگر
یا دو حصے تین حصے ہیں سے ہیں	ہووے آدھا مال جس عورت کے تین
غیر ازیں کوئی نہ ہووے نیک ذات	ہوئے عصبہ اور ہمشیرہ بھائی سات

مسئلہ

یا کہ گئے ہوویں فرزندان لعان	ہووے فرزندان زنا سے بھائی جان
باپ سے محروم رہتے ہیں مدام	ماں سے وہ میراث پاتے ہیں تمام

نکتہ

مرد اک اولاد ہو بھی اسکے تین	ایک زن اور اسکے تین اولاد ہیں
اس سے پیدا ہوویں فرزندان گر	اور نکاح اس مرد و زن میں ہو اگر
حال ان دونوں کے سن اے نیکنام	یہ آپس میں مادری پدری تمام
ماں طرف کے مادری ہے انکی تین	باپ کی اولاد پدری ان کو ہیں

در بیان ذوی الارحام

مختصر انکا بیان سن بھائی جاں	ہیں ذوی الارحام تیسرے وارثاں
کچھ نہیں ملتا ذوی الارحام کو	ہوتے اصحاب فرائض جان تو
جسطرح عصبات کی ہے بیگماں	ذو رحم کی ہے وہی ترتیب جان

اسقدر ہے تفصیل مختصر سات
بھائی جان تاج الفرائض ہوئی تمام
مصطفی پر ہوں درود اور سلام

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
در بیان علم

علم جائے سیکھنے جو ہر قدم	آسپہ رحمت میں کرونگا دمبدم
کہہ گئے ہیں صاف ختم المرسلین	جو کیے تحصیل جاکر علم دین
وہ خدا کا دوست ہے میں اسکا ہیں	دوستوں سے دوست تر کوئی نہیں
اے برادر سخت بد ہے جاہلی	علم کر تو یاد مت کر کاہلی
علم سیکھ جاکر خدا کیواسطے	علم سیکھ تو مصطفیٰ کیواسطے
علم سیکھ ہو دو جہاں میں نیکنام	ہو تجھے جنت میں بالاتر مقام
ہے خدا بھی اس سے خوش اور مصطفیٰ	اس سے زیادہ کیا کہوں آبا صفا

دربیان محبت

دیکھ قرآن میں ہے فرماتا خدا	ہیں محبت کے لیے پیدا کیا
تو عدم تھا میں دیا تجھکو وجود	اور فرشتوں سے کرایا ہے سجود
کیسا کیسا تجھ پہ میں احساں کیا	ایک دل ہو کر تجھے انسان کیا
ایک دل میں ہے تجھے اک دوست بس	دل مجھے دے غیر کی مت کر ہوس
دے مجھے دل اور سیکھو دو نہ تو	غیر کی الفت کو ہرگز نے نہ تو
جائے دل میں ایک بن جائے دو	تا رہوں میں غیر اس کے بیچ ہو
اب مجھے تو چھوڑ کر مت جا کہیں	دونوں عالم میں اماں ملتا نہیں
ایک دن آنا ہے میرے روبرو	تا نہ تو اس وقت پچھتائے درو
مصطفیٰ ایسا کہے اے نیکنام	جز خدا کے ہے محبت سب حرام

شکر حق کا فرض ہے سب کی وجود
دیکھ قرآن بیچ آیا واشکروا
بھی محمد مصطفیٰ ایسا کہے
رات دن جو شکر میں حق کے رہے
وہ ہے میرا دوست مقبول خدا
نار سے گا شکر وہ قسم میں لے
بھائی جان کرتا شکر حق کا دمبدم
وہ کیا موجود ہم سب کے عدم
جان دی اور دل دیا اور تن دیا
ہمیشہ اس نے کفر در احسان کیا
شکر کر تو پائیگا دولت مدام
خاصگان ہیں شکر میں ہر صبح شام
شکر کر جنت کے اندر جائیگا
نعمت دیدار حق تو پائیگا

دربیان ذکر حق

یاد حق کی فرض ہے قرآن میں	فاذکرونی آیا ہے قرآن میں
اللہ اللہ یاد کر اے باصفا	آپ فرمایا محمد مصطفیٰ
جو خدا کی یاد میں مشغول ہے	وہ خدا کا دوست تو مقبول ہے
اللہ اللہ یاد کر تو دمبدم	اللہ اللہ بول تو ہر ہر قدم
اللہ اللہ بولتا تو سو رہو	اللہ اللہ جاگتے میں بھی کہو
اللہ اللہ خاصگوں کی بندگی	اللہ اللہ واصلوں کی زندگی
اللہ اللہ با خفی و با جلی	اللہ اللہ جو کہے گا ہے ولی
اللہ سے تجھے دیدار ہو	مصطفیٰ کا خاص تو دلدار ہو
اللہ اللہ بول تو ہر صبح شام	آخرت میں پائیگا دار السلام

دربیان رضائے حق

فرض ہے حق کی رضا سب دوستاں میں	دیکھ لے حق نے کہا قرآن میں
بھی رضا میں آپ فرمایا رسول	دوستوں سے حق کری اسکو قبول
ہے رضا سے جان و دلکی زندگی	ہے رضا سے عارفوں کو بندگی
لے رضا ہو تجھ کو دیدار خدا	دو جہاں میں پائیگا تو مرحبا
جو رضا میں ہے خدا کی صبح و شام	اسکو جنت بیچ ہے بالا مقام

دربیان شکر حق

دربیان شرم و غیرت

شرم و غیرت فرض ہے جان من سنو
بھائی جان قرآن میں جا دیکھ لو
مصطفیٰ نے اسکو بس فرما دیا

[illegible]

لن تنالوا البر حتی تنفقوا

شفیع المذنبین [illegible]

در بیان سخاوت

[illegible]

تو وفا کے پیچ دے تن کو جلا	جان و دل کو تو وفا ہی میں گلا
بیوفائی نہیں تجھے ہے سازوار	یاد کر حق سے کیا ہے کیا قرار
باوفا ہو پائے گا جنت مقام	باوفا پر نار دوزخ ہے حرام
باوفا ہو باوفا ہو باوفا	تجھ سے راضی ہو خدا اور مصطفےٰ

در بیان احسان

ہے کہا قرآن میں حق نے بھائی جان	محسنان ہیں خاص میرے دوستان
ہے کلام حق یحب المحسنین	رات دن احسان کر اے نیک بین
مصطفےٰ احسان میں ایسا کہے	رات دن احسان جو کرتا رہے
ہے وہ مقبول خدا اور دوستدار	دوست میرا اسکو ہے دار القرار
لطف و احسان اولیا کا کام ہے	دو جہاں میں نیک ان کا نام ہے
ناتواں پر جو کرے احسان ایک	وہ گنہ سے پاک اور ہوتا ہے پاک
بھائی جاں احسان کر احسان کر	ہو خدا اور مصطفےٰ کا دوست تر

در بیان حسن نیت

حق نے یہ فرمایا ہے اے پیمبر	نیتوں پر سب کی ہے میری نظر
جس کی نیت نیک ہے مقبول ہے مدام	دوست میرا اسکو ہے جنت مقام
خبر فرماتے ہیں حضرت مصطفےٰ	نیک نیت جو ہو مرد پارسا

وہ مقرب بارگاہ خاص ہے

صاحب ایمان ہے با اخلاص ہے

در بیان اخلاص

[illegible]

در بیان تواضع

[illegible]

در بیان قناعت

[illegible]

جب شکم سے ہوا پیدا ہوا
دیکھ تو رزاق تھا روزی رساں
دودھ تیرے واسطے ماں کو دیا
رحم میں تھا جبکہ مضغہ ناتواں
کھول آنکھیں دیکھ اپنی ابتدا
ہے کہ رب ہے وہی خیر الرازقین
کیوں فراموش اسکو کیا خدا
کر توکل اسپہ تجھے پورا یقین
کر توکل ہو خدا کا تو حبیب
ہو توکل جسکے تئیں ہی اسکو دین
کر توکل ہو تجھے جنت نصیب
نبی کہلاتے رحمۃ للعالمین
کر توکل ہو تو مقبول رسول
قابضوں کا اسکی میں ضامن ہوا
کر توکل جسکہ سو ہو مقبول
جس توکل دل سے میرے کیا
انبیا کو تھا توکل صبح شام

حق کہا رکھنا ہے جسکو دوست تر	بھیجتا ہوں میں قناعت اس اوپر
کہتے ہیں یوں خاتم پیغمبراں	ہے قناعت سو نصیب دوستاں
کیا قناعت نعمت حق خاص ہے	اس کو وہ جانے جو با اخلاص ہے
جسکے تئیں ہووے قناعت دمبدم	خاصگاں میں وہ ہوا ثابت قدم
بھائی جان جس کو قناعت ہو اگر	اسکو ہے یاقوت کا جنت میں گھر
رات اور دن ہو قناعت جسکے تئیں	ناز و نعمت آخرت میں اسکو ہیں
انبیا کو تھی قناعت صبح و شام	اولیا کو ہے قناعت والسلام

دربیان صبوری

دیکھ قرآن میں میں کہتا ہوں	قول حق ہے صابروں کیساتھ ہوں
نیز قرآن میں حق ہے کہتا بار بار	صابراں میں خاص ہیں کے دوستدار
کر صبوری رات دن اے اہل دین	رب کہے ہے نعم اجر الصابرین
مصطفیٰ ایسا کہے اے دوستاں	پاس میرے دوست ہیں صابراں
کر صبوری پائے گا تو مال و زر	کر صبوری پائے گا جنت میں گھر
خاصگاں کو ہے صبوری صبح و شام	صابروں پر رحمت حق ہے مدام
بھائی جان کر تو صبر کو اختیار	ہو خدا کا اور نبی کا دوستدار

دربیان توکل

کہتا ہے قرآن میں رب جلیل	بندہ کی حاجت کا میں ہوں کفیل

[illegible]

دربیان دروغ

[illegible]

حق کہے قرآن میں اے دوستان	ظالموں پر لعنتیں ہیں بیگمان
ظالموں کے حق میں فرمائے رسول	ظالماں ہیں لعنتی اور بوالفضول
سر کسی کا ظلم سے پالا ہوا	دو جہاں میں اسکا منہ کالا ہوا
اس بلا کو تب دل میں ڈر نہ تو	بد بلا ہے ساتھ اپنے لے نہ تو
جو رکھے ہے عدل اور انصاف پر	دوست حق کا وہ ہوا ہے نامور

دربیان کینہ

بھائی وہاں تو صاف کر اپنا سینہ تو	دل میں مت رکھ تو کسی سے کینہ تو
جس نے کینہ دل میں رکھا خوار ہے	آخرت میں سخت خوار و زار ہے
جس نے رکھا دل میں کینہ اور دغا	اس سے اللہ اور محمد ہیں خفا
تا کسی کا دل میں جو کینہ نہ رکھیں	تب ملا قات سے مصطفےٰ سے نیک بیں
جس نے رکھا اپنا سینہ پاک کر	ہے خدا کا اور نبی کا دوست تر

دربیان غیبت

جس نے کی غیبت کسی کی اے فتا	گوشت کھایا گویا اپنے بھائی کا
آپ فرماتے ہیں یہ خیر البشر	کیا غیبت ہے زنا سے سخت تر
سن نا غیبت تو کسی کی ناصواب	آخرت میں پائے گا رنج و عذاب
زندگی غیبت میں ہرگز ہو نہ تو	آخرت میں سخت رسوا ہو نہ تو
اب کسی غیبت میں ہاں مت کھول لب	ہے یہ رہ جانی بلا مت ہول سب

دربیان طمع

[illegible]

دربیان محبت دنیا

[illegible]

ناکریں توبہ سے بیک دن دنیا میں پاویں
بھائی جان اب وقت ہے غیر از توبہ کام
آہ توبہ سے رکھے ہم نا ہم یاد
مردگان ہیں گور میں بس ہو کر غریب
کر سکے حسرت گور میں رو دیکھا کو
وقت اب سے زادگان اسکو
حق کیا توبہ سے اپنا دل صفا
ہے وہ مقبول خدا اور مصطفیٰ

نار سے اگر ہیہات توبہ ہاتھ سے
اس بیان طول کو بس کر حیات
بولدہ باقی رہی ہے ایکبات
شرک دو ہیں اک خفی اور اک جلی
جب ہوا تو دور اس سے ہے ولی
جز خدا کوئی نہیں معبود ہے
دو جہاں نابود حق موجود ہے
ہو گئی تاج الفضل کی اب تمام
مصطفیٰ پر ہوں درود اور صد سلام

دیکھہ فرماتے ہیں خود خیر البشر
انبیا سے کی نہ دنیا نے وفا
کیسے کیسے لوگوں کو چھپایا مارکر
آہ کیسے کیسے بادشاہان وامیر
آہ کیسے دلبران اور گلرخان
نے کسی کو نام سے اُن کے خبر
آہ دنیا کیا بلا ہے کیا بلا
اس بلا کو چھوڑ دے اے نیک دین

ہے بلا مردار دنیا جیفہ گر ...
اور بیا پر سو گئے اُس نے بچھا ...
دیکھہ جا تو اُن کے گورستان پہ ...
آہ کیسے نوجوان و طفل و پیر
ہوگئے دنیا کے ہاتوں بے نشان
نے جہاں میں حال کا اُن کے اثر
اس بلا پر ہو نہ ہرگز مبتلا
جب کہیں گے مصطفیٰ سو آفرین

در بیان توبہ

جان توبہ فرض ہے کر دمبدم
حق کہے قرآن میں کئی جائے پر
میں عفو کرتا ہوں اُسکے سب گناہ
بھی رسول ہاشمی ایسا کہے
دوست اپنا جانتا ہوں اُسکے تئیں
کیا ہے توبہ دل میں ہو شرمندگی
دل سے جو توبہ کرے گا رات دن
ہے وظیفہ جسکو توبہ صبح و شام

نور کھے اسوقت جنت میں قدم
جس نے توبہ کی گنہ کو دیکھہ کر
دو جہاں میں اُسکے تئیں عز ...
جو گنہہ کو دیکھہ کر روتا ہے ...
ناز و نعمت اسکو جنت بیچ ہیں
خاصگان کو خاص ہے یہ بندگی
بھائی جان توبہ اصلو نہیں اسکا ...
آخرت میں ہے اُسے دار السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
تاج الفضل [illegible]
پھر بھی پاک پیمبر ...
... واسطے ...
مصطفیٰ کے اور توفیق ادب
بیک نیت اور مصطفیٰ ...
بیان میری اصحاب آل ...
در بیان فضیلت آل و اصحاب
... ایک بھائی ... عجب
... اسکا ... [illegible]

دربیان آداب [illegible] علیہم السلام

[illegible]

باادب حق سے ہوا آدم صفیؑ ۔ حق تعالیٰ نے جب کیا اسکو نبی
کہتے ہیں ختم الرسل فخر عرب ۔ حق نے سب مجکو سکھائے ہیں ادب
سب پہ واجب یاد رکھنا ہو ادب ۔ بے ادب پر نا کبہی ہو لطف رب
سن ادب سے انبیا اور اولیا ۔ ہیں مقرب بارگاہ کبریا
ہو ادب سے دوستدار مصطفیٰ ۔ ہو ادب سے راز دار مصطفیٰ
بہائی جاں سن باادب ہے بانصیب ۔ اسکو جنت ہے خدا کا وہ حبیب
کیا ادب ہے نور ایمان و یقین ۔ کیا ادب ہے نور جان و نور دین
جس نے اپنے ہاتھ ادب کو کر لیا ۔ بہائی جان سن ہو گیا وہ اولیا
بے ادب ہے دو جہاں میں خوار و زار ۔ باپ ماں بہی اسکی ہوں بے اعتبار
بہائی جان انسان اور حیوان میں ۔ فرق ہے آداب کا رکہ جان میں
ہے خصوصاً بات یہ ماں باپ پر ۔ ہوش میں جس وقت پر آوے پسر
یہ ادب اسکو سکہانا ہے مدام ۔ باپ ماں اسکو رہیں گے نیکنام
بہائی جان بچوں کو لازم جسقدر ۔ اس قدر آداب ہیں یہ مختصر

دربیان آداب حق تعالیٰ

بہائی جان سن ہے یہ آداب خدا ۔ یاد رکھنا فرض ہر اک پر سدا
دو جہان سے ہو جو کچھ حمد و ثنا ۔ جز خدا کے نے کسی کو جانتا
حق تعالیٰ پاک ہے اور باشرف ۔ عیب نقصان بوجھنا اپنی طرف

دربیان آداب [illegible] علیہم السلام

[illegible]

ذکر دربیان آداب اصحاب

[illegible]

ہے یہی آداب مرشد سن تمام
اس سے اول یاد رکھ اے نیکنام
حق تعالیٰ نے اُسے عالم کیا
جس نے کی استاد کی دل سے دعا
صدق دل سے تو دعا سے بخیر کر
کر ہمیشہ حق میں اس کے روبرو
لاکے رکھ نعلین اس کے روبرو
ہمقدم جانے نکا کر کے استاد کو
تو کبھی اس کے سامنے ظاہر نہ کر
عیب اُس کا یا خطا اُس کی نظر

دربیان آداب پدر و بزرگان دیگر

ہے پدر کا حق قرآن میں اے نیکنام
دل سے کر ماں باپ کی خدمت تمام
انسے ہرگز نہ تو سختی کی بات
انکو خوش رکھ پاویگا جنت نجات
ہو وے گا تو پیغمبر اُن سے ملول

اپنے حق میں بدگماں ہرگز نہ ہو	اُن کے حق میں خیر سے کر گفتگو
ان کے حق میں اک زباں ہوا یک دل	جب قیامت میں نہ ہووے تو خجل
ہے یہی چاروں اماموں کا ادب	بعد اس آداب کے رکھ یاد اب

دربیان آداب استاد صوری و معنوی

بھائی جان تو دیکھ لے قرآن میں	کیا بیاں استاد کی ہے شان میں
حرف اک سیکھا کسی کے پاس ہو	ہے نبی کے قول سے استاد وہ
یوں کہا استاد کے حق میں رسول	جس نے کی استاد کی خاطر ملول
حق سے آوینگی یہ تین اُسپر بلا	ان بلاؤں میں وہ رہیگا مبتلا
جو ہے سیکھا وہ بسر جائیگا	اور جوانی بیچ وہ مر جائیگا
تیسری یہ ہے بلا سے نیک خو	جائیگا دنیا سے بے ایمان ہو
اب ادب استاد کا سن اے پسر	کہتا ہوں میں تجھ سے اب مختصر
باپ ماں سے اسکو بہتر جان تو	تن کو پالے باپ ماں وہ ہوش
جان او استاد کے تب روبرو	کر سلام اور ہاتھ اپنے باندھ لو
تما ابانہ روبرو ہو بے زبان	بیچ و غم میں ہو شریک اے بھائی
کوئی کام استاد فرمائے اگر	چھوڑ کر سب کام کو وہ کام
جبکہ ہوا استاد کو اپنے ملال	بے اجازت کر نہ اُن سے کچھ سوال
مال و تن سے اُسکی کر خدمتگری	آخرت میں پائیگا تو بہتر

دربیان آداب زوجہ بر زوج

تجھکو حاصل ہو جو کچھ لا انکو دے — بھائی جان انکی دعا کو دل سے لے
کام وہ کر جس میں ہو ان کی رضا — حق میں ان کے دل سے اپنے کر دعا
جس نے لی ماں باپکی ویسی دعا — بھائی جان سن ہو گیا وہ اولیا
ساس سسرے اور بزرگوں کا ادب — بھائی اسکے ہے یہی رکھ یاد اب

دربیان آداب زوج برزوجہ

صاف ہے قرآن میں قول خدا — ہیں سے شوہر کو بزرگی کی عطا
بھی محمد مصطفیٰ ایسا کہے — جو رضا میں اپنے شوہر کی رہے
اس سے راضی ہو خدا ہر صبح و شام — آخرت میں ہے اسے جنت مقام
اپنے شوہر کی رضا میں جو نہیں — ہے ہزاروں سال دوزخ اسکے تئیں
جب کرے شوہر گناہ اس کے عفو — جائیگی جنت میں وہ تب سرخرو
خوب سن آداب شوہر مختصر — تو خلاف مرضی شوہر نہ کر
رنج و راحت میں اس کے ساتھ ہو — اسکی غمخواری میں تو دن رات ہو
کوئی شے بے اذن شوہر سے نہ لو — تنگ خاطر ہو اس کے لئے نہ تو
اور کہے جو کچھ کر دل سے بجا — کام کر ہو جس میں شوہر کی رضا
گھر میں آئے جبکہ وہ اے خوبرو — چھوڑ کر سب کام کو جا روبرو
چہرہ پر ظاہر نہ کر اسکی خطا — تو بتا کر آپ کو اس کو جتا
رات اور دن حق میں اسکے کر دعا — سب کہیں تجھ کو آفریں اور مرحبا

دربیان آداب سلطان و وزیران و امیران

ظالموں کا بھی ہے سلطاں اور پیر
اُنکے ہر ادر بھول مت رکھیو ادب

در بیان آداب ہمسایہ

بھائی جاں تو دیکھ جا قرآن میں

جب کرے گا شاہ تیرے پر نظر — گر ثنا اسکی ہو لیکن مختصر
جب کریگا بادشاہ تجھپر خطاب — دے جواب مختصر ہو با صواب
ویر ترمت بیٹھ تو اسکا ن ہو — ہاں مگر سلطان کا فرمان ہو
دیکھ چلنے میں نہ مڑ کر اے پسر — جو نہاں گذرے اُسے ظاہر نہ کر
بھی وزیروں اور امیروں کا ادب — بعد اس کے ہے یہی رکھ یاد اب

در بیان آداب آشنا و علما

یوں کہے قرآن میں پروردگار — بد کی صحبت جسکو ہے ہو وہ خوار
مصطفےٰ اس باب میں ایسا کہے — صحبت بد جسکو ہو رسوا رہے
بیٹھا بد صحبت جو بیٹا نوح کا — خانداں پاک اپنا اس نے گم کیا
کا ادب و بد خلق و جاہل بے وفا — آشنائی ان سے مت کر ہے جفا
بھائی جاں ہو آشنا ایسے کے سات — ہو تجھے اُس سے بزرگی اور نجات
آشنائی کا ادب سُن اے پسر — میں بیان کرتا ہوں اُسکو مختصر
کام اسکا رکھ مقدم کام پر — دوستوں سے جان اُسکو دوست تر
آخرت کے کام میں تو یار ہو — اور دنیا بیچ تو غمخوار ہو
ایک دل ہو غائبانہ اور حضور — بدگمانی عیب جوئی سے ہو دور
کام جو کچھ اوس کو نا منظور ہو — بھائی جاں اُس کام سے تو دور ہو
گر خطا اس سے کبھی ہو در گذر — حق میں اس کے تو دعا سے خیر کر

باندھ مت دو ہاتھ اپنے پیٹ پر	بھی کمر پہ ہاتھ مت رکھا ای پسر
گر جماعت ساتھ تیرے کوئی ہو	ہوں بزرگاں اُسکے آگے جا نہ تو
چار زانو یا دو زانو بیٹھ تو	اوٹھ نہ تو رکھ کر زمیں پر ہاتھ تو
بول اللہ ہر قدم پر بھائی جان	آخرت میں پائے گا جنت مکان

دربیان آداب رفتن مجلس

ہے یہ مجلس کا ادب ای حق شناس	پہنکر مجلس کو جا وہ سر لباس
دور سے مجلس پہ اوّل کر نظر	دوست اپنے جا سے خالی ہے کدہر
ہیں بزرگاں جسطرف جاوے سلام	دوست کے نزدیک جا کر لے مقام
گر نہ ہو کوئی آشنا اُس جلسے پر	بھائی جان اندازہ اپنا کر نظر
ہنس نہ تو اُس جا پہ مت مسکرا	چو طرف بھی اپنے سر کو مت جھکا
گر کسی سے عیب تجھ آئے نظر	بھائی جان تو عیب پوشی اُس سے کر
تہنیت کی جب ہے مجلس میں تمام	تعزیت کا کر نہ تو اُس جا کلام

دربیان آداب سلام

یاد رکھ اے بھائی آداب سلام	دیکھ کر مومن کے تئیں تو ہیں سلام
جب کہ مومن کی پڑے تجھ پر نظر	بھائی جان کینہ سے دل کو پاک کر
روبرو تو اُس کے جا کر دے سلام	اور دعا سے پائے گا جنت مقام

دربیان آداب گفتار

دربیان آداب تہنیت

تہنیت کے ہیں یہ آداب اے علیم

رب کرے اُس کے گناہاں سب عفو ۔ وہ رہے جنّت میں تیرے روبرو
یاد رکھ آداب پیارے بھائی جاں ۔ جبکہ آوے گھر کو تیرے میہماں
تو خوشی سے اُسکے آگے چل کے جا ۔ عزّت و تعظیم سے تو اُس کو لا
جس قدر مقدور ہے کھانا پکا ۔ آرزو سے مل کے اُس کے ساتھ کیا
چھوڑ کر تنہا کہیں اُسکو نہ جا ۔ مت بیان کر رنج اور افلاس کا
جبکہ جاوے اُسکو پہونچا اے گدا ۔ شکر یہ کر اُس کے آنے کا ادا

دربیان آداب یکہ بر مہمان ست

یاد یہ آداب رکھ اے بھائی جان ۔ ہووے گا جب تو کسی کا میہمان
وقت پر جا اے برادر اُسکے گھر ۔ جس جگہ بٹھلا وے بیٹھ اُس جا پر
لا رکھے جو کچھ کہ آگے میزباں ۔ بافراغت کھا اُسے اے میہماں
عیب کھانے پیچ ہرگز لے نہ تو ۔ اُس کے تئیں تکلیف ہرگز دے نہ تو
مت منگا کچھ چیز جز آب و نمک ۔ بے لئے رخصت نہ جانا یک بیک
میزبان سے ہو خطا کوئی اگر ۔ اُس خطا سے اُس کو آزردہ نہ کر

دربیان آداب طعام خوردن

خوب سن اب ہوش سے اے نیکنام ۔ مختصر کہتا ہوں آداب طعام
جب غذا جو کچھ کہ آوے روبرو ۔ ہے خدا سے جاننا اے خوبرو
دل میں نیّت جو رکھے اے نیکخو ۔ اُس کی قدرت بندگی میں خرچ ہو

دربیان آداب عیادت مریض

کچھ خطا ہمارے سے ہووے اگر	دل سے اپنے اُس خطا سے درگذر

در بیان آداب تعزیت

تعزیت کا یہ ادب ہے سن تمام	دو پہر اور شب کو مت جا نیکنام
اور نہ جا تو پہن کر رنگین لباس	دے نہ تو جانے کو خوشبوئی کے پاس
آگے اُس کے کر برہنہ سر نہ تو	ہنس نہ تو ہرگز تبسم کر نہ تو
پوچھ اُس سے حال سب ہی ممکنات	کر نہ تو ہرگز خوشی کی کوئی بات
تو صبوری اور رضا کا کر بیان	دے تسلی اُسکے تئیں اے بھائی جان
فاتحہ جب پڑھ چکے اے باصفا	دل سے کر تو حق میں میت کے دعا
کی تھی میت نے اگر تیری خطا	درگذر کر اُس سے لے رو رو بیا

در بیان آداب خفتن

بھائی جان آداب سونیکے سنو	با وضو سو یا تیمم کر کے سو
اپنے سب اعمال پہ پھر کر نظر	رکھ ندامت اور تو افسوس کر
بھائی جان کینہ نہ رکھ تو دلکو پاک	آخرت کے خوف سے ہو دردناک
صدق دل سے پڑھ شہادتین بار بار	ذکر کر [illegible]

در بیان آداب بیدار شدن

سن تو بیداری کے آداب اے پسر	جاگ تو ہو رات باقی دو پہر
صدق دل سے پڑھ شہادت بھائی جان	بول بھی الحمد للہ بعد ازاں

آخرت میں اسکو ہے جنت مقام	آگ ہو دوزخ کی اسپہ وہ حرام
رنج اور تکلیف اسکی دور ہو	اس کا سینہ نور سے معمور ہو

دربیان فضائل محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرتے ہیں سب جہاں کے نبی بندا	حق نے دی قرآن میں ایسی خبر
نعتا کتابوں میں محمد کا بیاں	ہیں نکالے اس بیاں کو کافراں
جن محمد کی اطاعت کبھی نہ کی	ہو گئے کافر سبھی وہ اشقی
ہے محمد خاص تر سب انبیا	امتی کو اس کے جنت ہے نصیب

دربیان مراتب محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ قرآن اور حدیثوں میں بیاں	عیسی اور موسی ہیں ان کے ثنا خواں
عالم ارواح میں بھی خط لکھے	مصطفی سے بھی اقراری ہوگئے
ہم رہیں گے جیتے تم آؤگے اگر	ہم چلیں گے سب تمہارے دین پر

دربیان معراج محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ جا قرآن میں آدم وہ سردار	موسی اور عیسی بھی ایسے ہیں زار
مصطفی کے امتی ہوتے اگر	کہا نبوت سے وہ ہم کو نہ بہتر
حکم حق ان کو ہوا ہے رحمتی	رب وہ امت احمد کے ہو ہم امتی

ہیں صفاتیں بے نہایت بے قصور — سب جہاں کی ذات پر اُن کا ظہور
تھا ازل میں حق تعالےٰ بے نشان — جب ارادہ یہ کیا ہوں میں عیاں
تب تجلی ایک کی اپنے اُپر — اور کی تفصیل سے اُسنے نظر
نور احمد اُس تجلی کا ہے نام — دو جہاں تفصیل ہے اُسکی تمام

دربیان ظہور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جبکہ احمد کا ہوا ظاہر میں نور — رب کیا اُس نور سے سب کا ظہور
اُس حقیقت دو جہاں کی ہے عدم — آئینہ اس کو بنایا رب بہم
اُس میں دیکھا آپکے قدرت کے نور — کردیا غیرت سے اُسکو چور چور
نور ہر اک چیز میں ظاہر ہوا — راز پنہاں جو کہ تھا باہر ہوا
آئینوں میں عکس جب آیا نمود — تھا عدم سو آئینہ پایا وجود
وہ خدا کا نور ہے ای بھائی جان — اک تجلی ہے اُسی کی دو جہاں

دربیان تصرف نور محمدی علیہ السلام

حق نے فرمایا ہے خود لے شک یقین — ہے محمد رحمۃ للعالمین
ہیں محمد روح کل اور اسم کل — ہیں محمد عقل اور جسم کل
انبیا کا جسم و جاں اور خاص و عام — ہیں مظاہر روح اعظم کے تمام

جب کہ گزرے نو مہینے اس اوپر
کہتا سب حوراں سے آفتاب ہونیہ سحر

کئی ہزاراں عورتیں تھیں اسکے حضور
تھے فرشتے صف بصف نزدیک و دور

وقت جب آیا تولد کا قریب
اک تجلی نور کی ہوئی ای حبیب

ڈوب گئے تھے روشنی ہیں دو جہاں
ہو گیا تھا سیر معنی خود عیاں

صبح دم ظاہر ہوا وہ بے نظیر
تھی ربیع اول کی دوازدہم بہ دیر

بعد ازاں حضرت حلیمہؓ نیک نام
دودھ انہیں دیتی رہیں ہر صبح و شام

دربیان انتقال مادر و پدر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

باپ حضرت مصطفےٰ کے مر گئے
دو مہینے کے حمل ہیں جبکہ تھے

جبکہ گزرے مصطفےٰ اوپر چار سال
مر گئیں بی آمنہؓ بھی انتقال

بعد ازاں اسطرح آیا ہے سنو
آپ کے دادا نے پالا آپ کو

مصطفےٰ پر جبکہ گزرے آٹھ سال
مر گئے دادا بھی ان کے انتقال

پھر چچا نے کی کفالت آپ کی
یعنی ابوطالبؓ نے حق سے ملی

عمر جب پچیس کی وہ پائے ہیں
تب خدیجہؓ کو نکاح میں لائے ہیں

ان پہ گزرے تھیں برس جب پانچ سال
رکھا تب سودہؓ کو وہ نیک فال

دربیان علامات نبوت نبی علیہ السلام

[illegible]

تم تھے سب نابود اب موجود ہو	جز خدا کوئی نہیں تم سب سنو

در بیان معراج نبی علیہ السلام

یہ بیان معراج کا ہے باصفا	چھہ اوپر چالیس کے تھے مصطفیٰ
حکم حق سے آئے جبریل امین	ساتھ لائے اک براق نازنین
مصطفیٰ سن حکم رب کا شاد ہو	گئے بدن سے رات کو کعبے سے دو
مسجد اقصیٰ کو پہنچے با وقار	واں براق نازنیں پر ہو سوار
طے کئے اک دم میں ساتوں آسمان	عرش و کرسی چھوڑ کر گئے لامکان
چشم سر سے رب کو دیکھے مصطفیٰ	پھر کے آئے گھر کو اپنے باصفا

در بیان غزوات نبی علیہ السلام

مصطفیٰ کو حکم ہجرت جب ہوا	کافروں سے پہنچے صدمے جب ہوا
حکم رب کا یوں ہوا سالار پر	اے محمد کافروں سے جنگ کر
جنگ کی اسوقت حضرت مصطفیٰ	بائیس پر ہیں سات جنگ آ باصفا

در بیان جمال نبی علیہ السلام

تھا جمال پاک حضرت بے مثال	قدرت حق جس سے تھی ظاہر کمال

در بیان خلق حسن نبی علیہ السلام

مصطفیٰ کا خلق حسن [illegible]

تھا موافق حکم قرآن کے تمام
با عمل با حیا اور باوفا
با قناعت شکر با صبر و رضا
سخی اور تقی تھا عرب با کمال
وصف ہر [illegible] آپ میں با اعتدال

در بیان عبادت و اسماء نبی علیہ السلام

[illegible]

نام ہیں ننانوے وہ بیگماں

در بیان

مصطفیٰ کے نانا کا وہب
آمنہ ماں انکی ہیں عالی نسب
انکی نانی ہیں برہ ... بیٹی عبد العزیٰ
انکی دادی فاطمہ ام عمرو

دربیان ازواج نبی علیہ السلام

بیان اب مختصر یاد و سنو
مصطفیٰ کی عورتیں آئی ہیں نو
عائشہ صدیق کی جان و جگر
حفصہ بیٹی ہیں عمر کی ...
زینب اور ام حبیبہ ...
ام سلمہ بھی خدیجہ ...
سودہ میمونہ صفیہ ...
مومنوں کی ہیں یہ ماں سب کا نام

دربیان اولاد نبی علیہ السلام

تین فرزندان نبی کے تھے نام
قاسم ابراہیم عبداللہ نام

دربیان معجزات نبی علیہ السلام

انبیاء کے معجزوں کا ہے شمار
مصطفیٰ کے معجزے ہیں بے شمار

بولتا ہوں میں تجھے اب ایک دو
کردیا دو ٹکڑے ماہ خسروج کو

کئی ہزاراں دل کے تئیں زندہ کیا
کئی ہزاراں جان کو بندہ کیا

نہیں نہ جنکی آنکھیں اور پاؤں تھا
ایسے لاکھوں ہی کو دی اُسنے نجات

مصطفیٰ کا معجزہ قرآن ہے
تا قیامت اُس کے تئیں آمان ہے

نہر انگلی سے ہوئی اونکی روان
سیر ہیں سیری سی کھایا کئی جوان

آکے رویا نخل خرما زار زار
ہوئی گواہی نخل بن سے آشکار

آگئے ہیں اُنکے تئیں سجدہ بتاں
ہوئی گواہی سنگریزہ سی عیان

دربیان نسب نامہ نبی علیہ السلام

مصطفیٰ تھے ہاشمی اور تھے قریش
تھے قریشوں سے ہی تھے سب انکے خویش

ہے خلیل اللہ سے انکا حسب
ہے ذبیح اللہ سے انکا نسب

سن ابو القاسم محمد کا ہی نام
باپ عبد اللہ ان کے نیک نام

باپ عبد اللہ کی مطلب ہے جان
اُنکے تئیں فرزند ہاشم کے پہچان

نام اُنکے باپ کا عبد المناف
آمنہ کے سن نسب نامہ کو صاف

... البنات

سن حبیب سے سب اولاد ...
... ابراہیم
... مصطفیٰ ... جان ...
... عثمان ...
... رقیہ ...
... مصطفیٰ ...
... ام کلثوم ...
... رسول ...
... زینب ... ابو العاص ...
... اسد اللہ ...

دربیان اولاد فاطمہ

... فاطمہ ... ان ...
... حسن ... حسین ...
... زینب ... ام کلثوم ...

[illegible]

دید یا زینب کو عبداللہ کے تئیں — اب سناؤں حال فرزندوں کا میں
اک حسن ہیں دوسرے حضرت حسین — ہیں علی و فاطمہ کے نور عین
ہیں حسن کو زہر سے مارا یزید — کر دیا ہے بھائی کو ان کے شہید

دربیان اولاد جناب حسنین رضی اللہ عنہ

ہیں علی تک ایک کے اک نور عین — نو ہیں پشتہم فاطمہ حسن و حسین
عابدین اور باقر و جعفر ولی — کاظم و موسیٰ رضا حضرت نقی
ہیں نقی اور عسکری مہدی امام — ہیں ابو القاسم محمد ان کا نام

دربیان اعمام و عمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں چچا تھے سب نبی کے نامدار — حارث و عباس حمزہ بھی ضرار
بولہب عیداق و ابوطالب زبیر — قثم کعبہ بھی حجل مقسوم بغیر
پھوپھیاں تھیں آپ کی چھ اے سلیم — ہے صفیہ عاتکہ ام حکیم
بھائی جان مبرہ امیمہ اور اروی — دین کی رکھتی تھیں یہ سب پیروی

دربیان وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب ہوئے بیمار حضرت مصطفیٰ — عرض یہ جبریل نے آکر کیا

[illegible]

دربیان [illegible]

در بیان خلفائے نبی علیہ السلام

سُن خلیفہ مصطفٰے کے چار ہیں	مصطفٰے کے خاص وہ دلدار ہیں
اُنکے حق میں ربّ کے قرآن ہیں	کئی حدیثیں بھی ہیں انکی شان میں
سبسے اوّل ہیں خلیفہ نامور	بوبکر ہیں بو قحافہ کے پسر
جو خلیفہ دوسرے ہیں کامیاب	نام اُن کا ہے عمرؓ ابن خطاب
اور خلیفہ تیسرا عثمان ہے	نام اُن کے باپ کا عفان ہے
ہیں خلیفہ چوتھے برحق اور ولی	باشہ عنت با حیا حضرت علیؓ
آئی جنت کی بشارت دس کے تئیں	چار یہ تھے چھ بتاؤں اور ہیں
بوعبیدہؓ عبدرحمٰنؓ و سعیدؓ	ہیں زبیرؓ و سعدؓ و طلحہؓ ای حمید

در بیان تعظیم آل نبی علیہ السلام

دیکھ تو آل نبی کی شان میں	ربّ نے فرمایا ہے کیا قرآن میں
اے برادر ہے حدیثوں میں بیان	فرض تعظیم ان کی ہے پر مومنان
ہو گی جس کو الفتِ آلِ نبیؐ	سچ ہی جانو ہو گا بیشک وہ ولی

در بیان تعظیم ازواج نبی علیہ السلام

عورتیں حضرت نبی کی ہیں جو نام	مومنوں کی مائیں ہیں سُن تو تمام
اُن کی ہے تعظیم واجب بھائی جان	دیکھ تو قرآن میں اُن کا بیان

نام ہے مرشد کا ان کے بوسعید	بھائی بھاں اس خاندان میں ہو مرید
کیسے کیسے اولیا صاحب کرم	ہر سے کاندھے پر لئے ان کا قدم

دربیان فضیلت درود خواندن

یوں کہے قرآن میں رب الودود	کوئی بھیجے مصطفےٰ پر اک درود
اُسپہ رحمت میں کرونگا سو ہزار	دوں گا جنت وہ ہی میرا دوستدار
مصطفےٰ سے پلئے ہم سب نے وجود	فرض آیا بھیجنا اُن پر درود
پڑھ درود وال مصطفےٰ پر ای بشر	ہوئے تیرا خاتمہ ایمان پر
جو درود وال ان پہ بھیجے باصفا	اُس کے حامی ہوں محمد مصطفےٰ
اب یہ احوال النبیؐ ہیگا تمام	مصطفےٰ پر ہوں درود وال السلام

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی! یا الٰہی!! یا رحیم	یا حبیبی یا حلیمی یا کریم
اب بحق مصطفےٰ اور فاطمہؓ	تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ
مصطفےٰ پر جان میری ہو نثار	آل اور اصحابؓ پر بھی بار بار

دربیان ایمان

دل ہی یوں ایمان میں لایا ہوں ٹھیک	وہ ہے ایک اُسکا نہیں کوئی شریک

کام اپنے دیکھ کر ہو زار زار | جز خدا کوئی نہیں ہے دوستدار

کوئی نہیں ہے دوست اپنے ساتھ کا | عذر کر سب اپنی تقصیرات کا

کر و حیبت ہو و دل سے بات سے | کھو نہ تو وقت اپنا اپنے ہات سے

وقت آخر جبکہ آوے تجھ اوپر | پڑھ لے کلمہ دل سے رکھ سجدہ میں سر

بھول کر جو مر گئے اسبابت کو | مارتے ہیں سر پہ اپنے ہات کو

در بیان گفتن فرشتہ قریب وقت سکرات

وقت آجاتا ہے جب سکرات کا | اک فرشتہ اُس سے یہ کہتا ہے آ

چھوڑ کر جاتا ہے تو اب جہاں | اِس جہاں میں پھر آنا ہے کہاں

تو یہاں سے جائیگا کا ہے کے ساتھ | راحتیں ہیں اور تجھکو ہے نجات

آخرت کا ہو تجھے توشہ اگر | کام آوے آج تیرا ہے سفر

نیک تیرا ہے عمل سب خیر ہے | نعمتیں ہیں اور تجھکو سیر ہے

آج تو توبہ سے جاتا ہے اگر | ہے تجھے یاقوت کا جنت میں گھر

آج کے دن ہے تجھے آوارگی | ہے بدبختی بیکسی بیچارگی

آج کے دن کوئی نہیں تیرا کام | دیکھ لے اب حال اپنا والسلام

در بیان گفتن قابض ارواح پیش از قبض روح

قابض ارواح اوس میت کے تئیں | کہتا ہے تیرا آج تیرا کوئی نہیں

در بیان حالت سکرات

شیث روروکہتے تھے قرآن میں
کہتے تھے اسحاق بھی روروکے یوں
رات دن تھا ہود کو رونا مدام
حال کیا داؤد کا لکھوں تمام
آہ کرکے کہتے تھے حضرت لوط یوں
حال یحییٰ ذکریا کو تو سنئے
خوف سے سکرات کے ای نیکنام
حال اسمعیل بھی ہے کچھ سنا
کہتے تھے یعقوب دل میں سوز سے
یاد کر سکرات کو بے اختیار
آہ کیا یعقوب کی زاری کہوں
آہ و زاری تھی یہی یونس کے تئیں
تھا سلیمان کو یہ غم دن رات کا
کیا کہوں میں حال موسیٰ بھائی جان
کہتے تھے الیاس دن کمبخت ہے
کہتے تھے رو رو کے ہارون سربسر
حال شعیب اب کروں میں کیا بیان

خوف کیا سکرات کا ہے جانیں
ہائے کیسا وقت وہ ہے کیا کروں
تھا سوا رونے کے کوئی اور کام
خوف سے روتا ہی کرتے صبح شام
سخت دن سکرات کا ہے کیا کروں
خوف سے سکرات کے روتے رہے
تھے خلیل اللہ گریاں صبح و شام
رات دن کہتے تھے وہ یا ربنا
ہائے کیا سکرات کا یہ روز ہے
رات دن روتے تھے یوسف زار زار
رات دن جاری رہا آنکھوں سے خوں
ہائے ایسے وقت کا کوئی نہیں
ہائے مجھکو خوف ہے سکرات کا
رات دن آنکھوں سے آنسو تھے رواں
ہائے دن سکرات کا کیا سخت ہے
ہائے کیسا روز ہے وہ سخت تر
آنکھ سے تھا رات دن پانی رواں

دربیان ندا کردن روح وقت خروج از بدن

روح جب جاتی ہے تن کو چھوڑ کر	کہتی ہے تن سے کہ سن اے بے خبر
ہائے کیا دے گا خدا کو تو جواب	ہائے کیا دے گا خدا کو تو حساب
مال و زر کی آرزو میں تو جیا	آج تو پاتا ہے سب اپنا کیا
مجھکو سمجھاتا تھا میں اسوقت پر	تو خدا کی راہ میں کچھ خیر کر
ہائے اب کیونکر تجھے ہووے نجات	گور میں کب مال و زر جاتا ہے ساتھ

دربیان نالیدن میت برحال خود

دیکھ میت آپکو روتی ہے زار	کہتی ہے ہاتھ اپنے سر پہ مار مار
ہائے ہائے اب کیا کروں میں کیا کروں	گور میں تنہا میں کیونکر سو رہوں
تن پہ میرے پیرہن ہے سو کفن	ہائے ہائے آج میں ہوں بے وطن
ہائے کیا شام غریباں آج ہے	ہائے کیا صبح یتیماں آج ہے
ہائے ہائے گور اب خانہ ہوا	جائے میری ہائے ویرانہ ہوا
کیا گزرتا گور میں ہے حال آج	سر پہ میرے ہے عجب جنجال آج
دوست میرے ہو گئے مجھسے جدا	اب نہیں کوئی وسیلہ جز خدا
حیف ہے اب میں ہوا مسکین غریب	ہے یتیمی بیکسی میرے نصیب
نا کریں گے یاد مجھکو دوستاں	نا رہے گا گور کا میری نشان

آچکے دن ہیں ہوا تم سے جُدا	تم رہو خوش اب تمہارا ہے خدا
ہائے تمکو چھوڑ کے اب جاتا ہوں میں	بولنے کو پھر نہیں آتا ہوں میں
اے پیارے حال میرا دیکھکر	ہو تم اپنے حال سے اب بیخبر
رات دن رب کی کرو تم بندگی	مت کرو اپنی اکارت زندگی

دربیان وداع نمودن میّت بہ فرزندان

اے یتیموں میں ہوا تم سے جُدا	تم ڈرو مت ہے تمہارا اب خدا
آہ جلدی سے ملو میرے گلے	وقت ایسا پھر نہیں تمکو ملے
الوداع کا وقت آیا الوداع	اب ہوا والی تمہارا الوداع
ہائے ہائے اے میرے پیارے وداع	ہائے ہائے میرے دکھیارے وداع
پھر کے اب ملنا کہاں ہے الوداع	دیکھ لو صورت مری اب الوداع
ہائے کیسی ہے جُدائی الوداع	کیا جدائی آج آئی الوداع
آج تم پر بیکسی ہے الوداع	نہیں تمہارا کوئی وصی ہو الوداع
ہائے ہائے اے غریباں الوداع	ہائے ہائے بے نصیباں الوداع
ہو چکا ہے وقت رخصت الوداع	بس کرو تم مجکو رخصت الوداع

دربیان آمدن ندا از آسمان بہ میّت

آسمان سے اُسکو آتی ہے ندا	اب ترا کوئی نہیں ہے جز خدا

دربیان پیام کردن میّت دوستانرا

چاند سورج کی ہزاروں آفتاب
بادشاہاں اور امیراں بیحساب
حیف ہے لاکھوں ہزاروں خوبرو
تھی انہوں کے دل میں کیا کیا آرزو
کیسے کیسے نوجواں اور سرو قد
پالی ان کو ہموں نے ان سب کو لحد
کیا سبب تو جان کر انجان تھا
یہوں خطا کی ایسی کیا نادان تھا

دربیان ندا کردن گور بہ میت

گور اس سے کہتی ہے یہ حال
کاہے کو روتا ہے یہ محل
کاہے کو ہے اپنا ہاتھ مل
[illegible] فائدہ رونا ہے تو
[illegible] بیٹھا وقت ہے [illegible]
نہیں گیا تھا ہائے گورستان
کی نہ تھی تم نے ہزاروں پر نظر
نہیں خبر تھی انبیا اور اولیا
اور شاہاں نامور بے انتہا

[illegible]

کر کے میت دفن جب اے بھائی جاں	اپنے اپنے جاتے ہیں گھر دوستاں
کہتا ہے یہ حیف ہاے اے دوستاں	کیوں چلے تم چھوڑ کر تنہا یہاں
ہاے کیسا گو رہیں بیکس ہوں آج	بیکس و بے مونس و غمگیں ہوں آج
سب جگر پارے یتیماں ہو گئے	ہاے کیسے وہ غریباں ہو گئے
نہیں ہے والی انکا کوئی اور وصی	ہے غریبی ہے یتیمی بیکسی
زن وہ دکھیا آج بیوہ ہو گئی	راحت اسکی زندگی کی کھو گئی
وہ سناوے حال اپنا کس کے تئیں	کیا کرو نہیں ہاے اسکا کوئی نہیں
تم خدا کے واسطے اے دوستاں	مصطفےٰ کے واسطے اے دوستاں
اسکو دو جا کر دلاسا دلبری	کیا ہوا ہے حال کیسی تھی پری
تم کہاؤ جا کے سمجھا بوجھا	ہے وہ دکھیا چاہیے شفقت ذرا
جا کہو تم ان غریبوں کو سلام	اور کہو بخشو گنہ میرے تمام
اب یہی ہے آرزو اے دوستو	فاتحہ سے تم مجھے مت بھولیو

دربیان گفتن موت بہ میت

موت جا کہتی ہے میت کے ساتھ	کیا سبب رونا ہے تو مل ملکے ہاتھ
کیا نہیں تھی آج کے دن کی خبر	آہ و زاری آج کی ہے بے اثر
انبیاؤ اولیا کی موت کا	تجھ پہ کیا احوال کچھ ظاہر نہ تھا

[illegible]

دربیان [illegible]

[illegible]

یہ خطائیں تو نے کیں میں کیا کہوں ‎ نیک ہوں یا بد ہوں تیرا سایہ ہوں

در بیان سوال منکر و نکیر

دو فرشتے پوچھتے ہیں پاس آ کر ‎ کون ہے تیرا خدا اور پیشوا

کیا ترا ایمان اور اسلام ہے ‎ بول دے اسبات میں آرام ہے

صاف گر انکا نہ تو دے گا جواب ‎ کسی طرح کے دو سکیں تجکو عذاب

اسکا رونا گر سنیں گے انس و جن ‎ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں یکدن

ہائے ایسے وقت میں بیں رہ نہ تو ‎ با خبر ہو وقت اپنا کھو نہ تو

در بیان حمایت فرمودن حق تعالی میت را

کہتی ہے میت یہ رو کر زار زار ‎ ہائے میرا کوئی نہیں ہے دوستدار

ہائے بیٹھے ہوں اکیلا میں یہاں ‎ سب خبر لیتے ہیں میرے دوستاں

حق تعالی اسکو تب کہتا ہے یوں ‎ اے مرے بندے کیا سبب تو ہے کیوں

رو نہ تو بیکس آج ایسا زار زار ‎ ہو نہ تمگین ہیں ہم ہی تیرا دوستدار

دوست ہوں میں غمزدہ ایسے نہ تو ‎ اے مرے بندے نہ تو بیکس رو نہ تو

میں نے تجکو جان دی تن دیا ایمان دیا ‎ میں نے تجھ پر کس قدر احسان کیا

کتنا سلام میں نے دیا تجھکو وجود ‎ دیکھا کیا تو نے [illegible]

کیا ہے تو اور کیا ہوا ہے تجکو یاد ‎ مہربانی لاکھ ماں سے ہے زیادہ

جبکہ ہوگا حشر کا دن آشکار
انبیاء لرزینگے ہوکر بیقرار

اولیا کی آہ و زاری کیا کہے
ہانپتے اور کانپتے روتے رہے

دوسروں کا حال کیا ہوگا وہاں
تو ذرا انصاف کرلے بھائی جاں

بے نمازی سب وہیں رسوا ہو رہے
حال اپنا دیکھہ رو رو یوں کہے

ہائے ہائے آج میں رسوا ہوا
ہائے ہائے ہیں یہ کیسی کی خطا

حق تعالیٰ ہوگا جب انصاف پر
ہوویگا ہر اک کا ظاہر خیر و شر

سب سے لیگا ذرہ ذرہ کا حساب
دیگا راحت نیک کو بد کو عذاب

اور بدی نیکی کو تولے بعد ازاں
اُسکو راحت جسکی نیکی ہے گراں

نامۂ اعمال ہوگا سب کے پاس
ہے دو عالم میں یہی وقت ہراس

حق رکھے گا پل کو دوزخ کے اوپر
ہائے ہوگا اسپہ ہر اک کا گذر

اُسپہ ہیں انواع کے رنج و عذاب
ڈر نہیں ہے اسکو جسکو ہے ثواب

گر لکھوں میں رنج دوزخ کا بیاں
زندگی دشوار ہو وے بھائی جاں

بھائی جاں اب وقت ہے توبہ کرو
دیکھکر کاموں کو اپنے خوب رو

در بیان شفاعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

ساری اُمت مصطفیٰ کے پاس جا
یوں کرے گی آہ و زاری و پکار

تو ہمارا ہے وسیلہ ہمکو بس
کون ہے تیرے سوا فریاد رس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ اللہ ہے تو رحمٰن و رحیم — تو عطا کر ہمکو راہِ مستقیم
ہیں محمد خاتم پیغمبران — ہیں محمد عذر خواہِ امتاں
جان میری ہے محمد پر نثار — آل اور اصحاب پر بھی بار بار

در بیانِ خصوصیت شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ تو قرآن میں اے بھائی جان — رب نے اکثر جا کیا ہے بیان
جا ہے اک محشر میں سب محمود نام — ہے محمد کی شفاعت کا مقام
کہتا ہے قرآن میں وہ بے نیاز — ہیں شفاعت کے محمد ہی مجاز
ہے اذن سے یہ اجازت آپ کو — غیر کو ہرگز نہیں اے نیک خو
آئیں آئیں کئی اس شان میں — ہے اگر شک دیکھ لے قرآن میں

در بیان اثبات شفاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے حدیثوں اور کتابوں میں بیان — کہتے ہیں یوں خاتم پیغمبراں
حق نے وہ درجے ہے مجکو دیئے — جو نہیں ہیں اور نبیوں کیلئے
ایک تو معراج ہے اسکا نام — دوسرا ہے شفاعت کا مقام

در بیان نصب لوائے حمد رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہے محمد کے علم کا حمد نام — دیکھ کر محشر میں اسکو خاص و عام

یوں کہیں گے سخت دن ہے آج کا
اب پریشاں حال ہو اپنا سوا
اے بیچارو جاؤ تم اب نوح پاس
دل جلے سب غمزدہ ہو کر اداس
یوں کہیں گے حال اپنا رو کے زار
چو طرف ہے آہ و ماتم کا ہجوم
آہ وزاری چار دن جانب ہے مچی
نوح سنکر اُن کی خواری ابتری
یوں کہیں گے آج کا دن سخت ہے
خوف سے رونا ہو نہیں ہم ہو بیحواس
سب پریشاں ہاتھ ملتے بیحواس
یوں کہیں گے اُن سے کیجے اک نظر
ہم ہیں بیچارے غریب و بے وطن
آج اپنا کوئی نہیں دلسوز ہے
ہو گئے ہم بیکس و خوار و ذلیل
وہ بھی رو کر یوں کہیں گے کیا کروں
ہائے کیسا آج دن ہے میں بیحواس

روتے ہیں آنکھوں سے سب آنسو بہا
کہتا ہوں میں ربنا یا ربنا
چین ہوگا اور شفاعت بے ہراس
آئینگے روتے ہوئے سب نوح پاس
جز ترے کوئی نہیں ہے غمگسار
مچ گئی ہے ہر طرف زاری کی دھوم
اب سوا تیرے نہیں جا امن کی
سب کے تئیں دیکر دلاسا دلبری
وقت کیسا آہ یہ کم بخت ہے
جاؤ روتے اب خلیل اللہ پاس
آئیں گے روتے خلیل اللہ پاس
اب ہماری آنکھ کی برسات پہ
غمزدے ہیں بے وسیلہ پر محن
ہائے کیسا سخت تر یہ روز ہے
نے وسیلہ کوئی تجھ بن اے خلیل
ہیں سوا تم سے پریشاں حال ہوں
جاؤ تم روتے ہوئے موسیٰ کے پاس

آہ موسیٰ یوں کہیں گے [illegible]
آہ و زاری کی مچی ہے دھوم آج
آہ کرتے ہیں [illegible] ہم تمام
آہ و زاری [illegible] سامان ہیں
[illegible]
نالہ و فریاد کرتے سب اداس
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیکس و بے یار بے ساماں ہیں ۔ ہم ہیں دکھیا بے وطن حیران ہیں
سینہ زخمی اور گریباں چاک ہے ۔ رنج و غم سے دل ہر اک غمناک ہے
اے محمدؐ ہم کو اب سائے ہیں لے ۔ ہم ہیں دکھیا دے اماں تو ہمکو دے
اب نہیں ہے کوئی والی یا رسولؐ ۔ اس چمن کا تو ہے مالی یا رسولؐ
ہم عدم سے تھے اور نہ تھی ہمکو نمود ۔ تیرے باعث پایا ہم سب نے وجود
انبیا پر تجھکو لائق سروری ۔ مرسلاں پر تجھکو فائق بہتری
ہے نہ تجھ بن رحمۃ للعالمین ۔ کر شفاعت یا شفیع المذنبین
تب وہ امت پاس رونے آئینگے ۔ سب کو ان کی طرح پر سمجھائیں گے
سب کو چھاتی سے لگا کر بار بار ۔ مصطفیٰ بھی روئینگے بے اختیار
سب کو سمجھا اور سنا کر جھڑکی ۔ یوں کہینگے امتی یا امتی
امتی دکھیارے اب بس ہو نہ تم ۔ میں وسیلہ ہوں تمہارا رو نہ تم
مصطفیٰ رب کی ثنا کر بے شمار ۔ پھر کرینگے چار سجدے چار بار
سب گنہگاروں کے تئیں بخشائینگے ۔ سب کے تئیں کوثر کے اوپر لائینگے
اپنے ہاتھوں سے دھلا دینگے رسولؐ ۔ اپنے ہاتھوں سے پلا دینگے رسولؐ
امت اپنی ساتھ لے وہ باصفا ۔ آئینگے جنت کے اندر مصطفیٰ
جسقدر ہے علم اور جیسا ہی کام ۔ اسکا جنت میں ہے ویسا ہی مقام
دی وہ نعمت جو جسے درکار ہے ۔ سب سے بہتر نعمت دیدار ہے

در بیان اثبات رویت دیدار

در بیان احوال جنت

اللہ اللہ سب رہیں گے جا بجا
حق تعالے یوں کرے گا جب ندا
مومنوں میں ہوں تمہارا میزبان
آج ہو تم سب ہمارے میہمان
اور پلا دینگے ملایک ان کے ہاتھ
لاویں کھانے نعمتیں رحمت کے ساتھ
لاویں گے کھانے کو میوے فاکہ تب تمام
پہنے خلعت وہاں ہر خاص و عام
یوں کریگا بعد ازاں پھر عطا سب کو عطر
پہنے خلعت پھر عطا ہو سب کو غفر
ایسا ہو گا بعد ازاں ان کو نظر
مستغرق ہوا یہ سب دیدار کے

سیر ہے اور نعمتیں ہر اک کو گنج	غیر راحت کے نہو وے ہی بوے رنج
دل جو کچھ چاہے سو حاضر ہو تمام	حور و غلمان ان کے ہیں باندی غلام

دربیان مراتب اہل جنت

اہل جنت کے سنو طبقے ہیں چار	عالموں نے یوں کہا تفصیل وار
پہلے اُن میں انبیا ہے نیکنام	منبروں پر انبیا کا ہے مقام
دوسرا اولیوں کا طبقہ سربسر	جا ہے اُنکی تخت پر یا فرش پر
عالموں کا تیسرا طبقہ وہاں	کرسیوں پر ہے سب جلوہ کناں
مومنوں کا ہے جو طبقہ چار ہیں	ہے جگہ اُن سبکی باقی سب زمیں

دربیان احوال یوم المزید

اب بیان دیدار کا سن اے حمید	روز ہے دیدار کا یوم المزید
پاکے اُس دن حکم اللہ الجلیل	اہل جنت سے کہیں گے جبرئیل
اپنے رب کو دیکھ لے خاص و عام	اور تم داخل عدن میں ہو تمام
اللہ اللہ سب خوشی سو جائینگے	جاکے لائق مرتبے کے پائینگے
ہے رہے خاطر میں ہر اک کے کلام	سب کے اوپر ہے جیسے بالا مقام

دربیان ضیافت فرمودن حق تعالے

دربیان تجلی فرمودن

رب کریگا اک تجلی کا ظہور
ہو ویگا ہر ایک تن اک جسم نور
جب کریگا نور ہر تن میں اثر
بلکہ ہر اک ہو یہ ہوا سکا گزر

دیدار

[illegible]

دربیان

[illegible]

دربیان دیدار دادن حق تعالیٰ

الغرض الله ہووے گا جب آشکار
دیکھنے کی اب نہیں ہے ہمکو تاب
دور کر پردوں کو ای رب جلیل
سکے ہیہ رب ہوگا بے پردہ نمود
اُس مقدس نور سکے ہیں شوق سے

یوں کہیں گے مومناں اے کردگار
دور کر دے جو کہ حائل ہیں حجاب
ایک رکھ پردہ جو ہے نعم الوکیل
دیکھ کر رب کو گریں گے سب سجود
ہو رہیں گے مست و بیخود ذوق سے

دربیان کیفیت تجلّی عام

اک تجلی پھر کرے گا سب پہ عام
یعنی جیسا جس کا ہووے اعتقاد
ہے عقیدہ اس لئے لانا ضرور
واقف ہر دو جہاں ہے پاک ذات
الغرض دیدار کی لذت کا جوش
پھر ملا ایک حکم رب سے آتمام
جو ہوا یاں تک بیان آنکا تمام
خاص بندوں کی لکھا ہے شان ہیں
مختصر اسکو لکھا سید حیات

اُس میں پائی جائیں گی شکلیں تمام
اُس تجلی میں وہ دیکھے اور ہو شاد
صورتوں میں اُسکے تئیں پانا ضرور
ہے ظہور نور اسما اور صفات
یوں کریگا سب کے تئیں مستقل بیہوش
سب کو پہونچا دینگے سر اک کے مقام
کہتے ہیں اُسکے تئیں دیدار عام
اُنکے تئیں دیدار ہے ہر آن میں
اُسکے حق میں کر دعا تو دل کے سات

در بیان ایمان

پاک ہے وہ عیبوں اور نقصان سے
اور صفتیں اسکی ہیں بے نشان سے
ہیں محمد رب کے فرستادہ رسول
سب نبی آئے رسالت ہے قبول

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ
صدق دل سے ہونا ہوں میں

حوض و جنت دوزخ اور نامہ عمل
اور میزان پل صراط جو ہو نہ حل

واں کرینگے بس شفاعت مصطفےٰ
پاک مکے جنت ہیں و دیدار خدا

مصطفےٰ کے یار افضل سب ولی
بوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و علیؓ

ہو گیا ایمان کا یاں سے بیان
اب بیان اسلام کا سن بھائی جان

ہیں فرائض اور واجب حکم سب
ہیں نبی کی سنتیں اور مستحب

ہیں فرائض پانچ یہ اسلام کے
پڑھ تو کلمہ اور سچی جان کے

پانچ وقتوں کی نمازیں کر ادا
اور رکھ رمضان کے روزے سدا

مال تیرے پاس ہو تو دے زکوٰۃ
حج کو جانا فرض ہے با استطاعت

اور فرائض ہیں وضو کے بیچ چار
فرض پہلا منہ کو دھونا تین بار

بعد دونوں ہاتھ دھولے نیک خو
پاؤ سر کا مسح کر اور پاؤں دھو

حیض ہووے یا جنابت احتلام
غسل میں ہیں فرض تین اے نیک نام

غرغرہ کر ناک دھو اور ...
کر رواں پانی کو تن پر تین بار

فرض تیرہ ہیں نمازوں بیچ تمام
سات احکام اور چھ ارکان نام

چاردہ واجب ہیں بارہ سنتیں
یاد رکھ تفصیل سے کہتا ہوں میں

پاک ہووے جو کوئی ہو باوضو
کہہ کے تو اللہ اکبر فرض کر

ختم ہے تاج الدین یہ اب ہوا
مصطفےٰ پر پڑھ سلام و الصلوٰۃ

فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق اللہ تعالے اور فرشتہ اس کے درود بھیجتے ہیں اوپر محمد کے اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود اور سلام بھیجو تم اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل فضیلت اور شان میں اہل بیت کے مراد اہل بیت سے علی و فاطمہ رض و حسن اور حسین اور ازواج طاہرہ پیغمبر علیہ السلام کے ہیں ای عزیز اہل بیت کی ثنا میں پینتالیس آئتیں اور دو سو چار مشہور حدیثیں ہیں۔ اُن میں سے دو تین آیت اور دو چار حدیثیں بیان کرتا ہوں قولہ تعالے

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فرمایا اللہ تعالے نے چاہتا ہے اللہ تعالی جو دور کرے تمہارے سے گناہوں کے تئیں اے اہل بیت پیغمبر کے اور پاک کرے تمہارے تئیں جیسا کہ پاک کرتا ہے۔ خدا تعالی پیغمبر کے تئیں فقط قولہ تعالے

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فرمایا خدا تعالے نے کہو اے محمد لوگوں سے نہیں چاہتا ہوں میں اوپر تبلیغ رسالت کے اجر کے تئیں مگر دوستی میرے اہل بیت کی قولہ تعالے

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ فرمایا اللہ تعالی نے مومنین تمام اہل بیت کی محبت سے پوچھے جائیں گے حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ دوستی میرے

حدیث هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا بِنْتِی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا یہ دونوں میرے فرزند اور میری فاطمہ کے فرزند ہیں خداوندا میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں کو اور ان دونوں کے دوستداروں کو دوست رکھ **حدیث** مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو حسنؓ اور حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہؓ کو دوست رکھتا ہے جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ **حدیث** حُبُّ ابْنَایَ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوستی حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی واجب ہے اوپر امت میری کے

فصل اے عزیز جمہور صحابہ کی فضیلت اور ثنا میں ستر پر دو آیت ہیں اور دو سو پندرہ حدیثیں مشہور ہیں۔ ان میں سے دو تین آیت اور دو چار حدیثیں بیان کرتا ہوں۔ قولہ تعالیٰ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سبقت کرنیوالے وہ لوگ جو اول ہیں مہاجرین اور انصار سے وہ لوگ متابعت کی انہوں نے خوبی کے ساتھ خوش ہوا خدا ان سے اور وہ خوش ہوئے خدا سے قولہ تعالیٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ

امت سے میری خوشی چاہتا ہے۔ محبت میرے اصحاب کی اس کے دل میں ڈالتا ہے۔ **حدیث** حُبُّ اَصْحَابِیْ اِیْمَانٌ وَّبُغْضُهُمْ کُفْرٌ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا دوستی میرے اصحابوں کی ایمان ہے اور بغض رکھنا ان سے کفر ہے

فصل اے عزیز مخصوص فضیلت میں حضرت ابوبکرؓ صدیق کی نوے پر چار آیات اور ایک سوگیارہ حدیثیں بیان کرتا ہوں قولہ تعالیٰ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے محمدؐ دور رہیگا آتش دوزخ سے ابوبکرؓ جو دیتا مال اپنا واسطے پاکی اور نیکنامی کے قولہ تعالےٰ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ نازل کی اللہ تعالےٰ نے تسلی دل پر ابوبکرؓ کے قولہ تعالےٰ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دونوں یعنی محمدؐ اور ابوبکر صدیقؓ غار میں تھے تو سکے الحدیث مَا صَبَّ اللّٰهُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَقَدْ صَبَبْتُهٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دونوں جو کہ سینے میرے میں ڈالدیا اللہ تعالےٰ نے وہ تمام میں نے سینے میں ابوبکر کے ڈالا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ تَجَلّٰی لِلنَّاسِ عَامَّةً وَّلِاَبِیْ بَکْرٍ خَاصَّةً پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے واسطے عالم کے تجلّی عام کی ہے اور واسطے ابوبکر کے تجلّی خاص کی ہے۔ **حدیث** اَبُوْبَکْرٍ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ابوبکرؓ مجھ سے ہے اور میں ابوبکرؓ سے ہوں **حدیث** اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا پیشوا اپنا کرو تم بعد میرے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو **حدیث**

کو خاک سے اے عزیز اس آیت کو سنکر حضرت عمر رضؓ نے فرمایا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ
اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اللہ تعالیٰ نے موافق رائے حضرت عمر رضؓ کے پھر وہی آیت
نازل فرمائی ۔ ایعزیز حضرت عمر رضؓ نے رسول علیہ السلام سے عرض کیا کہ واسطے
مصلے کے مقام ابراہیم بہتر ہے ۔ اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى حدیث لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب
ہوتا ۔ حدیث عُمَرُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا عمر رضؓ اہل
جنت کا چراغ ہے ۔ حدیث اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ پیغمبر
علیہ السلام نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے جاری کیا حق کو اوپر زبان عمر رضؓ کے
حدیث اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ يَا عُمَرُ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم
نے فرمایا اے عمر رضؓ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں حدیث حُبُّ
عُمَرَ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهٗ كُفْرٌ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر
رضی اللہ کی محبت ایمان ہے ۔ اور اسکی دشمنی کفر ہے ۔ **فصل** اے عزیز
مخصوص فضیلت میں حضرت عثمانؓ کے ایک سو گیارہ آیات اور چھیانوے
حدیثیں مشہور ہیں ۔ اُن میں سے ایک دو آیت اور چار حدیثیں بیان
کرتا ہوں ۔ قولہ تعالیٰ فَلَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ فرمایا اللہ تعالےٰ نے واسطے
عثمانؓ کے اجر عظیم ہے ۔ قولہ تعالےٰ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِيْنَ اللہ تعالیٰ دوست اُسکا ہے ۔ اور جبرئیل اور مومنین دوست اسکے

حدیث لکل نبی رفیق ورفیقی فی الجنۃ عثمان پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہر نبی کے رفیق ہوا اور رفیق میرا جنت میں عثمان ہوگا حدیث عثمان منی وانا من عثمان پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا عثمان میرے ساتھ ہے میں عثمان کے ساتھ ہوں ۔ حدیث عثمان بن عفان ولیی فی الدنیا وولیی فی الآخرۃ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا عثمان بن عفان دوست میرا ہے دنیا اور آخرت میں حدیث لیدخلن بشفاعۃ عثمان بن عفان سبعون الفا کلھم قد استوجبوا النار

سابقون کا سابق محبت اور ایمان میں رسول کے علی بن ابیطالب ہیں
قولہ تعالیٰ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ ۵ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے دوست تمہارا اللہ ہے۔ اور رسول اُسکا ہے۔ اور وہ شخص
یعنی علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب جسنے فقیر کو صدقہ دیا حدیث
عَلِیٌّ بَابُ حِطَّۃٍ مَنْ دَخَلَ مِنْہُ کَانَ مُؤْمِنًا وَّمَنْ خَرَجَ مِنْہُ
کَانَ کَافِرًا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا علیؓ دروازہ مغفرت کا ہے جو کوئی دروازہ
کے اندر آیا اور متابعت کی مومن ہے اور جو کوئی کہ اس دروازے سے باہر گیا
اور نافرمانی کی کافر ہے۔ حدیث نَظَرٌ عَلٰی عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
دیکھنا علیؓ کے تئیں عبادت ہے۔ حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا میں جسکا مولا ہوں علی مولا اُسکا ہے۔ جو کوئی
میرے تئیں دوست رکھے وہ علیؓ کے تئیں دوست رکھے۔ یعنی محبت علیؓ
کی فرض ہے۔ جیسے محبت پیغمبر کی فرض ہے دشمنی اُن کی حرام ہے جیسی
دشمنی پیغمبر کی حرام ہے۔ حدیث عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ۔
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا علیؓ بمرتبہ سر کے ہے بدن سے میرے حدیث
عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا علیؓ
قرآن کیساتھ ہے۔ اور قرآن علیؓ کے ساتھ۔ حدیث حُبُّ عَلِیٍّ
وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا دوستی علیؓ کی واجب
ہے اوپر اُمت میری کے فصل اے عزیز بزرگوں کے واسطے جو لوگ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیدار خدا کا بہ حق ہے۔ حضرت محمد کے اصحابوں سے افضل ابوبکر ہیں اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ الغرض شرطیں اسلام کی تین ہیں عقل اور بلوغ اور ایمان۔ ارکان اسلام کے پانچ ہیں کلمہ پڑھنا۔ نماز ادا کرنا۔ روزہ رکھنا۔ زکوۃ دینا۔ حج کرنا۔ الغرض فرمان خدا کا فرض اور واجب۔ فرمان محمد کا سنت اور مستحب۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرزند عبد اللہ کے وہ فرزند عبد المطلب کے وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند عبد المناف کے ہیں۔ چار مذہب سنت جماعت ہیں۔

وَمَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اُس نے مجکو گالی دی۔ اور جس نے مجکو گالی دی اُسنے اللہ تعالیٰ کو گالی دی ؛

یہ حدیثیں صحیح ہیں مشہور شرف الایمان ہے جو اسکا نام	لکھا اسکو حیات سنے ہے ضرور ہونی پہ درود اور سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

معنی کلمہ کے یہ ہیں تحقیق میں گواہی دیتا ہوں کہ عبادت اللہ کو سزاوار ہے وہ ایک ہے اسکا شریک نہیں ہے اور محمد پیغمبر برحق ہیں شرطیں ایمان کی دو ہیں عقل اور بلوغ اور ارکان ایمان کے دو ہیں دل سے سچ جاننا اور زبان سے اقرار کرنا کہ اللہ ایک بے شریک ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہیں اور صفتیں ایمان کی یہ ہیں کہ دل سے کہنا ایمان لایا میں اللہ پر جو عیب اور نقصان سے پاک ہے اور صفتیں اُس کی ذات کی بے مانند و بے عیب ہیں۔ اور فرشتے اور کتابیں اور رسول اُسکے بیشمار ہیں سب کتابوں میں افضل قرآن ہے پیغمبروں میں افضل محمد ہیں اور روز قیامت اور حشر برحق ہے۔ نیکی اور بدی حق سے ہے اللہ راضی نیکی سے ہے اور بدی سے نہیں ہے۔ سوال جواب گور کا اور عملنامہ اور حساب اور میزان اور پلصراط اور جنت و دوزخ اور کوثر اور شفاعت

بیان وضو

حنفی شافعی مالکی حنبلی [illegible] فرض [illegible] وضو [illegible] فرائض [illegible] منہ دھونا [illegible] ہاتھ [illegible] مسح [illegible] پاؤں دھونا [illegible] نیت [illegible]

[illegible]

اے عزیز غسل چار سبب سے فرض ہوتا ہے۔ جنابت۔ احتلام حیض نفاس غسل میں تین فرض ہیں۔ غرغرہ کرنا۔ ناک میں پانی لینا۔ تمام بدن تر کرنا۔ ترتیب غسل کی یہ ہے اوّل پیشاب کرنا نجاست دھونا۔ وضو کرکے تمام بدن پر پانی بہانا

اے عزیز پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز فرض عین ہے جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے واجب نماز وتر کی اور نماز عیدین کی سنت نماز تراویح کی ہے۔ اے عزیز نمازیں فجر کے اوّل دو رکعت سنت ہیں بعد دو رکعت فرض ہیں وقت فجر کی نماز کا صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے تک ہے ظہر میں اوّل چار رکعت سنت ہیں۔ بعد چار رکعت فرض بعد دو رکعت سنت ظہر کا وقت دوپہر ڈھلے بعد ہر چیز کی چھاؤں دو مثل ہونے تک عصر کی نماز میں چار رکعت فرض ہیں وقت عصر کا بعد ظہر کے آفتاب غروب ہونے تک ہے مغرب کی نماز میں اوّل تین رکعت فرض ہیں۔ بعد دو رکعت سنت وقت مغرب کا غروب آفتاب سے شفق غروب ہونے تک ہے عشا کی نماز میں اوّل چار رکعت فرض ہیں۔ بعد دو رکعت سنت بعد تین رکعت واجب الوتر وقت عشا کا غروب شفق سے صبح صادق تک ہے

اے عزیز نماز میں تیرہ فرض ہیں اوّل سات احکام یہ ہیں کہ بدن اور کپڑا اور جگہ پاک رکھنا۔ مردوں کو ناف سے لیکر زانو تک چھپانا۔ عورتوں کو تمام بدن چھپانا اور نیت نماز کی کرنا۔ اور وقت نماز کا جاننا اور منہ طرف قبلہ کے کرنا چھ ارکان یہ ہیں تکبیر تحریمہ قیام قرأت رکوع سجدہ قعدہ اخیر کا ہے اے عزیز نماز میں چھ

وقت کی نماز فرض نماز پڑھنے کی ترتیب یہ ہے اول بار باوضو اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی
الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا بعد اسکے
اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ ط کہنا بعد اس کے دو رکعت نماز فرض فجر کی پڑھتا ہوں واسطے
اللہ کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ہاتھ باندھنا اگر ظہر کے فرض ہیں۔ تو چار رکعت
فرض ظہر کی پڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر کہنا تمام وقتوں کے فرض پڑھنے
کا یہی دستور ہے۔ اللہ اکبر کیساتھ ہاتھوں کو اٹھا کر انگوٹھے کانوں کی لو سے لگا کر اللہ
اکبر کیساتھ نیچے ناف کے بائیں ہاتھ پر سیدھا ہاتھ باندھکر بعد اسکے سُبْحَانَکَ
اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ کہکر سورہ الحمد
پڑھنا۔ آمین آہستہ کہکر اُسکے ساتھ دوسری سورہ پڑھکے رکوع میں جانا
تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہنا رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھ کر اللہ اکبر کہکر سجدہ کرنا تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی کہنا پھر اللہ اکبر سر اٹھا کر اللہ اکبر کہکر سجدہ کرنا پھر تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

تین بار کہکر سر اٹھانا سیدھا پاؤں
کھڑا رکھکے بائیں پر بیٹھنا
اللہ اکبر کہکے سجدہ کرنا سبحان ربی الاعلی
تین بار کہنا اللہ اکبر کہکر پھر سر اٹھانا
اللہ اکبر کہکر سجدہ کرنا سبحان ربی الاعلی
تین دفعہ ہر ایک سجدہ میں پڑھکر اٹھنا
کہنا سر اٹھاتے وقت سمع اللہ
میں جانا تین بار سبحان ربی العظیم
دوسری پڑھکر اللہ اکبر کہکے رکوع
ایک بار سورہ الحمد کا اور ایک سورہ
کھڑے ہونا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر

بعد دو سجدوں کے بیٹھنا پوری التحیات
پڑھکر دائیں طرف السلام
علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں
طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ
کہنا اگر تین رکعتیں فرض ہیں تو
بعد دو رکعت کے التحیات عبدہ
ورسولہ تک پڑھکر کھڑے ہونا

بیان [illegible]

[illegible]

[illegible]

باندھ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا اسکو ثنا کہتے ہیں اسکے بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم پڑھنا اس کے بعد ایکبار الحمد اور ایکبار دوسری سورہ پڑھکر موافق دستور
کے جو فرض نماز میں بیان کر چکا ہوں رکوع اور سجود کرنا پھر کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر
ایکبار الحمد اور دوسری سورہ پڑھ کر موافق دستور کے رکوع اور سجود کرنا اور بیٹھنا اگر دو
رکعت سنت کی نیت ہی تو پوری التحیات پڑھ کر سلام دینا اگر چار رکعت کی نیت ہی
تو دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا التحیات عبدہ و رسولہ تک پڑھ کر کھڑے ہونا بسم اللہ پڑھ کر ایکبار
الحمد اور ایک سورہ پڑھکر رکوع اور سجود کرکے پھر کھڑے ہونا بسم اللہ پڑھ کر ایکبار
الحمد اور دوسری سورۃ پڑھنا رکوع اور سجود کرکے بیٹھنا پوری التحیات پڑھکر
سلام دینا۔ الغرض جیسی سنت نماز کی ترتیب ہے۔ ویسی ہی تین رکعت واجب الوتر
کی یہ ترتیب ہی کہ دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھکر اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہونا
اور تیسری رکعت میں بسم اللہ اور الحمد اور ایک سورۃ تمام پڑھکر اللہ اکبر کہکر
دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھنا دعائے قنوت پڑھ کر موافق دستور کے
رکوع اور سجود کرکے بیٹھنا پوری التحیات پڑھکر سلام دینا دعائے قنوت یہ ہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ
وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ

پڑھنا بعد اس کے چار رکعت سنت اور دو رکعت سنت موافق دستور کے ادا کرنا
اے عزیز ترتیب رکھنے روزے کی یہ ہے نیت روزے کی کرنا پانچ گھڑی رات باقی رہے
تب سحری کھانا صبح سے شام تک کھانے اور پینے اور جماع سے دور رہنا مغرب کی
اذان کے وقت افطار کرنا۔ اے عزیز عید الفطر کی ترتیب یہ ہے دو رکعت واجب عید الفطر
کی پڑھتا ہوں میں چھ تکبیر کے ساتھ واسطے خدا کے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھنا بعد اسکی
ثنا پڑھکر اللہ اکبر کہکر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑنا دوسری بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ
اٹھا کر چھوڑنا تیسری بار اللہ اکبر کہکر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھنا
بعد اس کے بسم اللہ پڑھکر الحمد اور ایک سورہ پڑھنا رکوع اور سجود موافق دستور
کے کر کے کھڑے ہونا اور بسم اللہ پڑھکر ایک بار الحمد اور ایک سورہ پڑھکر اول کے
طرح تین بار اللہ اکبر کہنا ہر بار میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑنا چوتھی بار اللہ اکبر کہکر
رکوع میں جانا موافق دستور کے ادا کرنا اور خطبہ سننا اے عزیز عید الضحی کی بھی نماز
کی یہی ترتیب ہے لیکن نیت باندھتے وقت عید الفطر کے بجائے عید الضحی کا
نام لینا ہے۔ فطرہ ہر ایک آدمی سے دو سیر گندم دینا ہے عید الضحی میں قربانی
ہر ایک آدمی کو ایک بکرا دینا اور صبح سے روز عرفہ کے تئیس نماز تک
ہر ایک فرض نماز کے بعد ایک بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھنا اے عزیز نماز تراویح کی بیس رکعت ہیں رمضان
میں بعد نماز عشا کے پہلے واجب وتر کے پڑھنا ہے جیسا سنت نماز کی

چوٹی کو سرے دونوں بازو و پیر ڈالنا اے عزیز جنازے کی نماز کی نیت
اور ترتیب یہ ہے جنازے کی نماز پڑھتا ہوں چار تکبیر کے ساتھ واسطے
خدا کے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھنا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھکر اللہ اکبر
کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ
بَارَكْتَ وَتَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پڑھکر اللہ اکبر کہنا اگر میت بالغ ہووے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا
اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ
عَلَى الْاِيْمَانِ اگر میت نابالغ ہووے تو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر دختر ہووے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا
لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً رَبَّنَا
اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھکر اللہ
اکبر کہکے سلام دینا اے عزیز نیت عقیقہ کی یہ ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ ابْنِيْ
فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ
وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِّابْنِيْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
الرَّحِيْمِ اے عزیز نکاح میں تین فرض ہیں۔ ایجاب قبول اور مہر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقیر عرض کرتا ہے کہ جسقدر حدیثیں سیکھنا اور سکھانا ہر ایک مومن پر لازم اور واجب ہے اسقدر اختصار کیا ہے کہ مومن راہ ہدایت کی لیویں اور امید نجات کی پاویں۔ قولہ تعالیٰ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا فرمایا ایمان لاؤ تم اللہ پر اور رسول پر اسکے اور ایمان لاؤ تم قرآن پر جو نازل کیا ہمنے اوپر حضرت محمد کے الحدیث حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں جو جبرئیل علیہ السلام نے آگے رسول علیہ السلام کے آکر کہا یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ اے محمد خبر دو تم ایمان سے کہ ایمان کیا ہے فَقَالَ اَلْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ دل میں تحقیق جانو کہ اللہ ایک ہے۔ بے شریک ہے اور فرشتے اور کتابیں اور رسول اور روز قیامت یہ سب برحق ہیں نیکی اور بدی اللہ سے ہے فَقَالَ صَدَقْتَ جبرئیل علیہ السلام بولے راست کہا تمنے ای محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ خبر دو تم اے محمد اسلام سے کہ اسلام کیا ہے۔ فَقَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ

تصدیق دل سے وہ داخل ہوتا ہی جنت میں حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذَنْبَہٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ پڑھے کلمہ ایک بار اللہ تعالیٰ بخشتا ہی گناہ اُس کے اگرچہ ہوں گناہ مثل کف دریا کے یعنی بیشمار **فصل** ایمان کے بیان میں قولہ تعالیٰ کَتَبَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ نے دلوں میں اُنکے ایمان کے تئیں یعنی صاحب ایمان وہ لوگ ہیں جو وحدانیت پر اللہ کی اور رسالت پر رسول کی دل سے تصدیق کرتے ہیں۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے۔ ایمان اسکو جو امانت دار نہیں ہے یعنی پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتا ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نہیں درست ہوتا ہے ایمان کسی ایک کا تم لوگوں میں سے جب تک دوست نہ رکھو تم بھائی مومن کے لئے جو دوست رکھتے ہو تم اپنے لئے۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ سِرٌّ فِیْ صَدْرِ مُؤْمِنٍ وَالْاِسْلَامُ عَلَانِیَۃٌ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ایمان راز ہے سینے میں مومن کے اور اسلام ظاہر ہے اس راز کا۔

فصل وضو کے بیان میں قولہ تعالیٰ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا الخ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ کرو تم نماز پڑھنے کا وضو کرو۔

حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّہُوْرُ ...

فصل بیان میں غسل کے قولہ تعالیٰ اِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّہَّرُوْا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر ہو تم حالت میں ... غسل کرو ... حدیث ...

فصل بیان میں نماز ...

قوله تعالیٰ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رکوع کرو تم یعنی نماز ادا کرو تم ساتھ نماز ادا کرنے والوں کے حدیث قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ بِجَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلٰى صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ مِائَةً وَعِشْرِينَ صَلٰوةً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مرد کی ساتھ جماعت کے زیادہ ہے یعنی زیادہ ثواب ہے۔ تنہا پڑھنے پر ایک سو بیس نماز کے حدیث قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اَلْجَمَاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت سے پڑھنا رحمت ہے اور بہتر ہے۔ دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے

فصل بیان میں روز جمعہ کے

قوله تعالیٰ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اللہ تعالیٰ نے فرمایا روز جمعہ کا بہتر ہے۔ واسطے تمہارے اگر ہو جاننے والے۔ حدیث سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اور بہتر روز جمعہ کا ہے روز دن میں حدیث قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پاوے نماز جمعہ کی تیئں واسطے اسکے ثواب سو شہید کا ہے۔

فصل بیان میں روزے کے

قوله تعالیٰ وَاَنْ تَصُومُوا فرمایا اللہ تعالیٰ نے روزے رکھو تم۔ حدیث قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلصَّوْمُ لِي وَاَنَا اَجْزِي بِهٖ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے

فرمایا اللہ تعالے نے دو تم زکوٰۃ کے بیچ میں حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلزَّکٰوۃُ طُھُوْرُ الْاِیْمَانِ حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا زکوٰۃ دینا پاکی اور درستی ایمان کی ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا زَکٰوۃَ لَہٗ پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ایمان اسکو جو نماز نہیں پڑھتا ہے۔ اور نہیں ہے
نماز اسکی جو زکوٰۃ مال کی نہیں دیتا ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ وَجَبَتْ عَلَیْہِ الزَّکٰوۃُ فَلَمْ یَدْفَعْ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ فِی النَّارِ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر زکوٰۃ واجب ہو اگر ادا نکرے وہ ملعون ہے
دوزخ میں ہے۔ فصل زنا اور حرام کے بیان میں قولہ تعالے اَلزَّانِیَۃُ
وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ فرمایا اللہ تعالے نے
کہ اگر عورت یا مرد زنا کرے تو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو درّے مارو
حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّظَرُ اِلَی النِّسَاءِ الْاَجْنَبِیَّۃِ
مِنْ ذُنُوْبِ الْکَبَائِرِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھنا بیگانی عورت کو گناہ
کبیرہ ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زِنَا وَاحِدٌ یُحْبِطُ
عَمَلَ سَبْعِیْنَ سَنَۃً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زنا ستر برس کی
عبادت کو خراب کر دیتا ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَرْکُ الزِّنَاءِ یَجُرُّ الرِّزْقَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا زنا چھوڑنا رزق زیادہ

فصل بیان میں متفرقات احادیث کے

جو کوئی ناخوش رکھتا ہے ماں اور باپ کو اپنے اللہ تعالیٰ نہیں داخل کرتا اسکو جنت میں اور

کے قولہ تعالیٰ احل اللہ البیع وحرم الربوٰ فرمایا اللہ تعالیٰ نے خدا نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور بیاج کا کھانا حرام کیا ہے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن آکل الربوٰ وموکلہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا بیاج کا ملعون ہے یعنی

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنیوالا اُس شخص جیسا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی چیز دوست بہت نزدیک اللہ تعالیٰ کے جوان توبہ کرنیوالے سے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرو تم طرف پروردگار اپنے کے پہلے مرنے کے

فصل نیکی میں ساتھ والدین کے قولہ تعالیٰ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیکی کرو تم ماں اور باپ کے حق میں حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِضَی اللّٰہِ فِیْ رِضَی الْوَالِدَیْنِ وَسَخَطُ اللّٰہِ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشنودی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ماں اور باپ میں ہے۔ اور ناخوشی اللہ تعالیٰ کی ناخوشی میں ماں باپ کے ہے۔ یعنی جس فرزند سے ماں باپ خوش ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہے۔ اور جس فرزند سے ماں باپ خوش نہیں ہیں اللہ تعالیٰ اس سے خوش نہیں ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰی وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدَھُمَا یَدْخُلُ النَّارَ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی ایذا دیوے باپ اور ماں کو اپنے یا ایک کو ان دونوں سے اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے اسکو دوزخ میں۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حدیث اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی پھر جاوے میری سنت سے پس وہ میری امت سے نہیں ہے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاجزی کرے واسطے خدا کے بلند کرتا ہے اسکو اللہ تعالی اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہے اسکو خدا

عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم
کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسی میری بزرگی میری امت پر حدیث
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ حَرْفًا فَهُوَ مَوْلَاهُ پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے سکھایا ایک حرف پس وہ مولی اسکا
ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ تَرُدُّ الْبَلَاءَ
وَتَزِیْدُ الْعُمُرَ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات دینا بلا کے تئیں دور کرتا
ہے اور عمر بڑھاتا ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ
الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفَرَاعِنَةِ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھنا فقیر کو اخلاق سے پیغمبروں کے
ہے اور دشمنی رکھنا فقیر سے اخلاق سے فرعونوں کے ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فقیری
سے فخر یعنی بزرگی ہے۔ حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِیْبَةُ
اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت کرنا بدتر ہے زنا سے
حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَغْفَرَ بَعْدَ الذَّنْبِ غَفَرَ
اللّٰهُ لَهٗ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی استغفار پڑھے بعد گناہ کے
بخشتا ہے اللہ تعالی اسکے تئیں حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
صَبْرُ سَاعَةٍ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا صبوری ایک ساعت کی بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے

باب السلام

حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَءَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ اَوْلٰی بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی آواز کرے ساتھ سلام کے پس وہ بہتر ہے ساتھ رحمت اللہ تعالی کے اور شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

نظم

ہو کی اب بیان حدیث شریف
لکھ چکا اسکو ایسا جیسا تحفہ
نور الاسلام ہے ہوا اسکا نام
اگر تیری پیروی ہو اور سلام
تمام شد

ہدایت نامہ عام

سوالات عیسائیوں کے اور جوابات اہل اسلام کے
ہیں حوالہ سطر اور کتاب کا بسبب اختصار کے ترک کیا گیا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک روز عیسائی اور محمدی ایک جگہہ بیٹھے تھے گفتگو میں عیسائی نے محمدی
سے کہا میرے چند سوال ہیں۔ اگر انکا جواب دیے تو میں تمہارا دین برحق جانونگا لیکن
جواب مختصر ہو محمدی نے کہا میں حاضر ہوں سوال کرو عیسائی نے سوال کیا
کہ تم لوگوں نے محمد کو نبی کیونکر جانا اور اُن کی نبوّت پر دلیل کیا ہے۔
جواب محمدؐ نے دعوی پیغمبری کا کیا اور موافق دعوے کے اپنے معجزے
دکھائے جو دعوے پیغمبری کا کرے اور موافق دعوے کے معجزے بتلاوے
تو وہ پیغمبر برحق ہے۔ سوال محمدؐ نے کون کون سے معجزے دکھلائے بیان
کرو جواب محمدؐ کے معجزے بیشمار ہیں ان میں سے دو چار بیان کرتا ہوں
اُن کی انگلی کے اشارے سے چاند آسمان پر دو ٹکڑا ہوا اور سنگریزوں
نے اُنکی رسالت پر گواہی دی اور انگلیوں سے اُن کی نہر جاری ہوئی کہ
ہزاروں آدمی اور جانور سیراب ہوئے اور درخت خرما آپکے بلانے سے چلا آیا
اور آپکی رسالت کی گواہی دی اور ایک سیر آٹا انکی دعا کی برکت سے بارہ ہزار
آدمی کو کافی ہوا ہے۔ ازانجملہ بہت سے کور مادرزاد کو بینائی دی ہے۔

کہا تھا کہ میرے پیچھے فارقلیط آویگا - فارقلیط مراد محمد سے ہے تم روح قدس سے
مراد رکھتے ہو یہ غیر تحقیق ہے . سوال حقتعالی نے ہر ایک نبی کو ایک عورت
مقرر کی ہو جیسا کہ آدم نے سوائے ایک عورت کے دوسری نہیں کی ہو تمہارے
نبی کی نو عورتیں تھیں اسلیئے ان کی پاکیزگی ثابت نہیں ہوتی ہے جواب
چشم انصاف سے نظر کرو . جو تمہاری کتاب میں لکھا ہو کہ داود پیغمبر کی ننانوے
عورتیں تھیں اور سلیمان پیغمبر کی تین سو عورتیں تھیں وہ عیسے کے دادا تے
ہیں سبحان اللہ جب انہون کے (بلکہ ہزار) اتنی عورتیں کرنے سے پاکیزگی انکی
ثابت ہی پاکیزگی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نو عورتیں کرنے سے
ثابت نہووے یہ بات بہت نادر ہے - سوال خدا تعالی نے ہر ایک
نبی کو ایک عورت کرنے کو فرمایا ہے اور امتوں کو پیروی اپنے نبی کی
لازم کی ہے جیسا پیغمبر نے تمہارے نو عورتیں کی ہیں . اور امتوں کو چار
عورتیں کرنے کا حکم پہونچایا ہے یہ کیا بات ہے جواب ہر امت الو
تمہارے سوال سے معلوم ہوتا ہے ایک ایک عورت کرنا ہر ایک نبی پر
فرض ہے اور تمہارے نبی نے باوجود فرض ہونے کے عورت نہیں کی اور تم
پر پیروی ان کی لازم ہے پس تم ایک ایک عورت جو کرتے ہو یہ بہت
نادر ہے - سوال تمہارے نبی لے پالک کی عورت کو اپنے نکاح میں لاتے
ہیں یہ کیا بات ہے جواب اہل قریش ایام جہالت میں لے پالک کو اپنے
مال کا وارث کرتے تھے اور فرزندوں کو اپنے محروم الارث رکھتے تھے

کہو ایسا کون ہو لے ہے جواب حمید الدین ایک شخص کی امت سے تھے جب مرکر چالیس دن گذرے ایک بڑھیا اُن کی قبر پر پہونچکر بولی کہ ایسا کامل آدمی جمعہ کو چھوڑ کر اتوار کو مرا ہے حمید الدین نے قبر سے نکل کر اُس بڑھیا سے کہا سچ کہا ہے جمعہ کو مرونگا یہاں تھوڑا غور کرنا چاہئے۔

سوال عیسے نے کہوائے ہیں سوال و جواب کیا ہے یہ مرتبہ دوسرے کو کہاں ہے جواب حضرت محمدؐ کی اولاد سے حضرت امام حسینؑ ہیں مخالفوں نے کربلا میں سر اُنکا تن سے جدا کیا اور نیزے پر چڑھا کر چالیس روز تک شہر بشہر پھیرا یا وہ سر چالیس روز تک تلاوت قرآن با آواز بلند کرتا تھا اور ہر دیان شہر کو حق تعالے کی تعلیم فرماتا تھا جب فرزند محمدؐ کے سبب جنیت کے ایسے مرتبے کو پہونچے مرتبہ کل کا کیا ہوگا۔ تھوڑا انصاف سے غور کیجئے سوال محمدؐ نے اپنے دین کیلئے جہان میں تلوار چلائی ہے اور کسی نبی نے تلوار نہیں چلائی ہے جواب اگلی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ موسیٰؑ اور داؤدؑ نے حکم خدا سے جنگ کی ہے محمدؐ بھی فرمان خدا بجا لائے ہیں غور کرو جب موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام کا تلوار چلانا اُن کی نبوت میں خلل انداز نہیں ہوا ہے محمدؐ کا تلوار چلانا موجب خلل کا کیونکر ہوگا۔ سوال کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے آسمانوں پر گئے آسمانوں کے دروازے نہیں کیونکر گئے۔ جواب عیسیٰ علیہ السلام جس طرح آسمان پر گئے ہیں ویسی ہی وہ گئے ہیں سوال کہتے ہیں جب محمدؐ تمہارے آسمانوں کی

بیمار کے حکیم کرتا ہے تمام کو ایک غذا اور ایک دوا دیتا نہیں تھوڑا تھوڑا کرنا چاہیے سوال راست کہو قرآن کے احکام اگلی کتابوں کے برابر نہیں ہیں لیکن اعتدال کس شرع کے احکام کو ہے جواب موسی کی شرع میں حکم ہے کہ اگر کوئی کسی کو ایک طمانچہ آہستہ مارا اسکے بدلے میں کھینچکر مارنا اور تمہاری شرع میں یہ ہے کہ جو کوئی ایک رخسارے پر طمانچہ مارے تو دوسرا رخسارہ اسے دینا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں یہ ہے ایک طمانچہ جس قوت سے کوئی مارے بدلے میں اس کے ویسی قوت سے مارو انصاف سے اب کہو اعتدال کسکو ہے سوال عیسی کا باپ کون ہے اسے جانتے ہو جواب تمہاری ایک انجیل میں لکھا ہے کہ عیسی بیٹا روح قدس کا ہے دوسری انجیل میں لکھا ہے یوسف کا بیٹا ہے اور ایک انجیل میں لکھا ہے خدا کا بیٹا ہے سبحان اللہ یہ عجب بیٹا ہے اے عزیز اللہ تعالی نے پیغمبروں اور کتابوں کو اسلئے بھیجا ہے تا بندگان تمیز پاویں وحدانیت پر اللہ کی اور رسالت پر رسول کی اقرار و تصدیق کرکے راہ نجات کی پاویں اے عزیز تم بھلے آدمی ہو انصاف سے مت گذرو کہ یہودی عیسی سے اور انجیل سے منکر تھے اس سے زیادہ باتیں کرتے تھے تم لوگوں نے عیسی کی نبوت اور انجیل کی صحت پر جو کچھ کہ دلیلیں بیان کی ہیں اور جواب ہماری طرف سے دئے گئے سمجھ تو عین مہربانی ہے عیسائی نے مسلمان سے جواب باصواب سنکر کہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کروں میں نام اللہ کے جو معبود ہے دونوں جہان کا

وہی مقصود اور مشہود ہے وہ
جہان نابود سے موجود ہے وہ
وہی اول وہی آخر وہی ہے
وہی باطن وہی ظاہر وہی ہے
دو عالم کو اسی کن سے بنایا
قدم سے کھینچ کر ہستی میں لایا

اوّل علم ایمان بر عاقل و بالغ فرض است و بدون درستی ایمان ہیچ طاعت سود مند نبود

[illegible] تم خدا پر لاؤ ایمان [illegible]

کر دو [illegible] پر لاؤ ایمان ہیں یہ فعل وہ فاعل ہے تحقیق قولہ تعالےٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قولہ تعالےٰ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ محمدؐ کی رسالت پر بھی لاؤ تصدیق دل اور منہ سے اقرار

محمدؐ نور اوّل ذات کا جان	محمدؐ مظہر کل ذات کا مان
جو سب اس کے نور سے جگ فیض پائے	عدم کو چھوڑ کر ہستی میں آئے
محمدؐ عقل کل اور اسم ہے کل	محمدؐ نفس کل اور جسم ہے کل
دو عالم کے دل و جان جسم ظاہر	ہیں اس سالار دیں کے سب مظاہر
محمدؐ رحمۃ للعالمین ہے	کہ بر حق وہ شفیع المذنبین ہے
وہی سالار ختم المرسلین ہے	وہی محبوب رب العالمین ہے
محمدؐ مصطفےٰ سالار کونین	مقام ادنیٰ ہی اسکا قاب قوسین
محمدؐ انبیا کے جان و سرتاج	ہے اسکو نزد حق اس تن سے معراج
محمدؐ نے جہان کو کی ہدایت	نہیں اسکی ہدایت کو نہایت
درود دین ہو دیں پر سالار عالم	ازل سے تا ابد سو بار ہر دم
بھی اس سے آل و اصحاب پیو	بھی اس کے دین کے احباب پیو

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

الٰہی ہے تجھے دو جگ کی شاہی	محبت اپنی دے اور آشنائی
بحق شاہ عالم یا الٰہی	قبول اس روسیہ کی عذر خواہی
صفائی دے مرے دل کو الٰہی	بنا اس میں حقایق کو کماہی

بحق مصطفےٰ اور آل حضرت
اٹھانا تو مجھے ایمان کے سات

فصل [illegible] الایمان

[illegible] اس سے [illegible]

[illegible] فرض اول [illegible] انسان [illegible] ایمان [illegible] مسلمان [illegible]

بدانکہ ایمان اقرار و تصدیق ست بر وحدانیت او تعالیٰ ورسالت رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد سے ہے ایماں ہمنے پایا
ہمیں اسلام بھی اُسنے بتایا

محمد نے خدا سے پا کے فرمان
سکھایا سبکو اُس نے دین ایمان

خبر اُسکی خدا نے خود ہی دی ہے
صفت قرآن میں اُسکی لکھی ہے

محمد نے جو کی اوّل ہدایت
عمر رض نے یوں کیا اسکو روایت

کہا حضرت سے اک انجان نے آ
خبر دو مجکو ہے ایمان شے کیا

تو فرمانے لگے سالار عالم
خدا کو جان دل میں ایک ہر دم

ملائک اور کتابیں اُسکی سچ جان
ہوئے نازل رسول اسکو بھی سچ جان

ہے نیکی اور بدی کی حق سے تقدیر
ہے قدرت سے اوسیکی سبکی تدبیر

پس از مردن اوٹھینگے جان تحقیق
تو کر اس بات پر اقرار و تصدیق

کہا اُسنے محمد سے ہو آگے
خبر اسلام سے بھی اب مجھے دے

محمد نے کہا سن اے برادر
کہ لا کلمہ شہادت کا زباں پہ

گواہی صدق دل سے دے تو اے یار
نہیں غیر از خدا ہے کوئی کرتار

نہیں کوئی عبادت کے ہے لائق
مگر خالق یگانہ پاک برحق

شریک اسکا نہیں ہے پاک بےعیب
محمد ہے رسول اللہ لاریب

ایمان مجمل

دربیان طریق ایمان مجمل
ایمان اور دین ہر مومن
مسلمان فرض ست

در بیان اثبات حق سبحانہ و تعالےٰ

فہمیدن فرض است

پڑھو کلمہ سنو اُس کے معانی	کرو تصدیق دل سے بھائی جانی
نہیں کوئی حق مگر برحق خدا ہے	عبادت کے لیئے لائق خدا ہے
محمدؐ عبد اُسکا اور نبی ہے	وہی خاص خدا سب کا نبی ہے
سنو تم لا الٰہ میں نیست ہیں چار	ہے اول ماسوی اللہ جان ای یار
بجز حق کے مؤثر ہو جہاں کا	بجز رب کے قدم بھی ممکناں کا
دیا صانع شریک حق اگر ہو	بجز حق خالق افعال پر ہو
بھی الا اللہ میں اثبات ہیں چار	وجود و ہستی حق ہے سنو یار
خدا کی پاکیوں پر اور قدم پر	سنو وحدانیت پہ لے برادر
وہی موجود ہے ہستی جسے ہے	قیام اللہ کے غیر از کسے ہے

حقائق الاشیا در نفس الامر ثابت اند

سمجھ تحقیق تو ہرگز لب مت	کہ ہر چیز کی ثابت حقیقت
کبھی بدلیں نہ آپس بیچ ہر یک	نہیں ہے عارفوں کے قول میں شک
اگر کوئی آگ کو پانی ہے بوجھے	دیا پانی کے تئیں کوئی آگ سوجھے
نہ پانی آگ ہونا آگ پانی	نہ بدلیں گے کبھی اے بھائی جانی
کرے گر قصد اسمیں کوئی بیجا	کہ دینی قوم سے تو دور ہو جا

یہ جانو خوب سا عالم بنایا ہے
ہے آن و مبدم نقصان ہمدم
سنو عالم سے اول حق کی تھی ذات
دو عالم اُس نے قدرت سے بنایا
جگت ہو جائیں گے آخر کو نابود
ثنا اور حمد ہے حق کو سزاوار

نہ اوّل تھا وہ پیدا ہوا ہے
کبھو ہوتے زیادہ اور کبھی کم
جگت سے کوئی یک حق کی نہ تھی بات
یکایک نیست کو ہستی میں لایا
رہیگا حق تعالےٰ آپ موجود
کیا خواب عدم سے ہمکو بیدار

دربیان وحدت اوسبحانہ تعالیٰ

شریک اُسکا نہیں وہ ہے یگانہ
نہ وہ کل ہے نہ جز نہ خاص نہ عام
وجود اُسکا اُسیکی ذات سے ہے
نہیں ضد اسکا ہے وہ پاک بے عیب
وہ اوّل ہے نہ اُسکی ابتدا ہے
وہ ظاہر ہے نہ اُسکو کوئی پاوے
نہیں تھا اس سے پہلے کوئی زنہار
نہیں شے کوئی اُس بن ای برادر
ازل سے تھا وہ اب ہے آج بھی وہ
سدا ہیں ذات میں اُسکی کمالات

ہے لائق حمد رب کو جاودانہ
وہی ہر قید سے ہے پاک انجام
نہ جسم و جان و دل کے ساتھ ہے
سدا وہ فرد ہے ذات اُسکی لاریب
وہ آخر ہے نہ اُسکی انتہا ہے
وہ باطن ہے نہ واں تک عقل جاوے
وہی وہ تھا فقط اک پاک ستار
نہ اسپر کوئی شے رکھ یاد از بر
وہی یکساں رہے گا واقعی وہ
صفت اُسکی کہ جیسی اُسکی ہو ذات

قوله تعالیٰ
ویحذرکم اللّٰه نفسه
واللّٰه

قیاس اسکا ... ذات میں اسکی ... [illegible]
بہر صورت ہر اک اسکو نہ آوے
نہ اس سے کوئی شبیہ اور مثل نہ جان
[illegible]

او تعالی را ہیچ صورت و مثال ... قیاس [illegible]

[illegible]

ہے عالم کے خیال و وہم سے دور	زمین و آسمان سب اسکے ہیں نور

او سبحانہ تعالی از صفات بشر پاک است

صفاتوں سے بشر کی پاک ہے وہ	سدا ہر عیب سے بیباک ہے وہ
نہ اسکو شکل ہے نہ اسکی صورت	نہ اسکے جسم ہے نہ اسکے مورت
نہ حد ہے اسکے تئیں نہ ہی نہایت	نہ ہے اسکے جہت نہ اسکی غایت
نہ ہے معدود جو گنتی میں آوے	نہ ہے محدود جو حد اسکی پاوے
نہ اسکو نیند ہے نہ اسکو حرکت	نہ ہے فرزند نہ ہے اسکی عورت
جنا ہے نہ کسی کے تئیں نہ اسکو	نہ اسکے رنگ ہے نہ اسکے ہے بو
نہ اسکو پیاس ہے نہ اسکو ہے بھوک	نہ اس کے کام میں آوے کبھی چوک
نہ جاما ہے اسے اور نہ بچھانا	بری ہے چیز سے ہر وہ یگانہ
مرکب وہ نہیں ہر چیز سے یاں	نہ اسکو فن کہا جاتا ہے نہ جان

او تعالی نہ جوہر چیز است نہ بر چیز است و نہ تحت چیز است

نہ ہے وہ چیز پر نہ چیز اسپر	نہ رہتا ہے کسی کے ساتھ مل کر
نہ اسمیں چیز ہے نہ چیز میں وہ	نہ ہے مانند کسی کے خوب لو سمجھ
نہ وہ باندھ اوپر کسی چیز کے ہو	نہ آگے پیچھے اسکے ہے کوئی شے

او تعالی نہ در زمان و در مکان است
ولے از قدرت خود در ہر جا عیان
نہیں اسکی جگہ کوئی ... [illegible]
نہ اسکے ... پاؤں نہ سر [illegible]

فصل ... الایمان

[illegible]

او تعالی ... مساوی ... است

[illegible]

احاطہ علم سے نہیں کوئی خالی دوئی کو دور کر تو ایک ہی جان	رگ گردن ہی سے نزدیک والی کہ جب کامل ترا ہووے گا ایمان

او تعالیٰ از تشریک و تعطیل و تشبیہ و تعلیل منزہ است

سنو تم ہے خدا تعطیل سے پاک منزہ ہے ہی تشبیہ سے جان نہیں تشریک ہے تدبیر میں سن	سدا رہتا ہے وہ تعلیل سے پاک بہت تشریک سے ہے پاک سبحان نکل الحاد سے اور نیک کر گن

او تعالیٰ در غیر فرو نمی آید و متحد نمی شود و غیر لامس و ملموس نمیگردد

کبھو واجب نہیں ہوتا ہے ممکن نہیں رہتا وہ مل کر غیر سے خیر نہ اترے غیر میں ہرگز کبھی حق نہ ہووے متحد اور غیر سے مل	نہ ممکن ہووے گا واجب سدا گن نہ چھوئے غیر کو وہ نہ اسے غیر اترنا غیر میں نہیں اسکو لائق سدا لامس ہوں کو جان باطل

او تعالیٰ در ذات و صفات مانند کسی نیست و کسی مانند او ست

صفت اور ذات میں ای نیک اختر صفت اور ذات سے ہے گونہ گونہ	نہیں ہوتا کوئی کے حق برابر نہیں کونین میں اس کا نمونہ

بھی اُسکے نام ہیں سب نیک ایجاد
ہے اِک اِک نام سے ہر ایک کو کام
رکھو مت نام اِک اپنی طرف سے
شریعت میں ہے اُسکا نام جو آو

شریعت پر ہیں سب موقوف بیان
شریعت سے ہوئے معلوم سب نام
ڈرو تم بھائی جان ایسے حرف سے
سخی مت رکھو تو اسکو یاد رکھو یاد

در بیان صفات حیات او سبحانہ تعالیٰ

صفاتیں اسکی ذاتی سات پہچان
وہ زندہ ہے خود اپنی زندگی سے
نہ ہے جینے کو اسکو جان درکار
سدا جیتا وہ آپی آپ آیا
اُسی کے جینے سے جیتے ہیں عالم

حیات اوّل صفت ہے اسکی پہچان
نہیں حاجت اُسے کوئی کسی سے
حیات اُسکی سدا ہیست ہی پایہ
کہ اِک دم میں دو عالم کو جلایا
کٹے دن موت کے زندہ ہوئے ہم

صفت علم او سبحانہ تعالیٰ

صفت ہے دوسری علم جو دوسری یکسا
محیط ہے علم اسکا دو جہاں پہ
جہاں کا حال باطن اور ظاہر
جہاں میں جس کو ہستی کا اثر ہے

ہمیشہ جہل سے ہے پاک وہ ایک
نہیں باہر کوئی اس سے برادر
ہر ایک شے علم میں ہے اس کے ظاہر
سراسر علم میں اس کے خبر ہے

کلام اسکا صفت ہے ساتویں جان [illegible]

[illegible]

دربیان صفت سمع او سبحانہ تعالی

صفت ہی سمع اسکی پانچویں جان ۔ نہ سننے کو اسے درکار ہے کان
خدا سنتا خود اپنی ذات سے ہے ۔ نہ کانوں سے کوئی بات سنتا ہے
سنے عالم کے دل رمز اور راز ۔ نہ پہونچے جو زبان تک حرف آواز
اگر اک آن میں یکسر دو عالم ۔ پکاریں رکھ مرادیں دلمیں ہر دم
سنے اس آن میں وہ سبکی آواز ۔ بجز آواز کے جو کچھ رکھیں راز
سماعت میں نہیں فرق اسکی ۔ سلامت ہے وہ بہرے پن سے بھائی

دربیان صفت بصر او سبحانہ تعا

بصر چھٹویں صفت ہی جان اے یار ۔ نہ اوسکے دیکھنے کو آنکھ درکار
خدا بینا خود اپنی ذات سے ہے ۔ نہ آنکھوں اور نہ کوئی بات سے ہے
ہے یکساں دیکھنا نزدیک اور دور ۔ برابر ہے اسے تاریکی اور نور
اندھیری رات اور سنگ سیہ پر ۔ چلے گر کوئی چیونٹی اک قدم پر
سنے آواز اسکے پاؤں کی صاف ۔ چھپا اسسے دلمیں کیا ہو انصاف
دو عالم ہیں نظر میں اسکی اک تار ۔ نظر سے پاک اسکی عیب سے پار

دربیان صفت او سبحانہ تعالی

صفت افعال

جلانا مارنا دینا دلانا ۔ کھلانا پالنا جگ کا بنانا
محبت اور کرم اور مہربانی ۔ یہ افعال صفت کی جانی جانی
ظہور افعال کا ہر دم نیا ہے ۔ اگرچہ اسکی قدرت سے ہوا ہے
ولیکن ایسی قدیمی اسکی صفت ۔ نہیں نقصان اسمیں اسکی ذات

دربیان اسمای [illegible] الله اکبر [illegible]

[illegible]

عمل بندوں کے ہیں سب اختیاری	ہوئے ظاہر لیاقت پر ہماری
ہے انکے اختیاری سب بد و نیک	نہ اس صورت سے وہ مخلوق ہیں ایک
اگرچہ نیک و بد تقدیر سے ہے	پر اس خالق کی سب تدبیر سے ہے
نہیں اسکی رضا ہے فعل بد پر	ہے نیکی پر رضا اسکی سراسر
جو اپنے کام کا بندہ ہے مختار	نہیں مختار ایسا جیسے جبار
نہیں مجبور ایسا جان بیہمان	کہ ہیں جس طور سے سارے جمادات
کیا انسان پر احسان اس نے	کیا ہے کام او سطے جو لیے
عطا کی قدرت اسکو جب خدا نے	دیئے فعل اختیاری تب خدا نے
عذاب اور ہے ثواب اسواسطے جان	کہ ہے مختار ہوکر کام انسان

جمیع حسنات از وی تعالی است جمیع سیئات از نفس خود است

سدا اس راز کو رکھ جان کے بیچ	خدا نے جو کہا قرآن کے بیچ
جو تجھسے ہوسکیں حسنات کے کام	خدا سے جان تو ان کا سرانجام
جو تجھ سے کار بد ظاہر ہوں ای جان	انہیں بس نفس بد سے اپنے پہچان

حکمت قادر چون بہ کن فیکون عالم را بحسب استعداد ازکونی بعینی در مقام ہستی آوردہ و مقاصد حسن سوال کہ اقتضاے لیاقت آنہاست عطا فرمودہ

ارادے سے کرے ہر فعل باری	ہے اسکا فعل ہر اک اختیاری
جو کچھ چاہے کرے ہر آن ہر دم	نہیں ہوتا زیادہ اور نہ کچھ کم
غرض سے پاک ہے ہر کام اسکا	غنی ہے دو جہان میں نام اسکا
ولیکن ہے کام اسکا مصلحت پر	نہیں حکمت سے خالی ای برادر

بر وے تعالیٰ ہیچ چیزے واجب نیست ہر کہ کند
فضل اوست و حکم بر ہر چیز مر اورا است

حکومت فرمان پر اسکا ہی سن اے پور	نہیں شے کوئی اسکے حکم سے دور
سنو اسپر نہیں کوئی چیز لازم	دو عالم میں نہیں کوئی اسپہ حاکم
جو کچھ کرتا ہے وہ فضل و کرم ہے	جو کچھ وے اسکا وہ لطف اتم ہے
جہاں پہ حکم اسکو ہے سزاوار	دل و جاں سب ہیں اسکے حکم بردار

معرفت و شریعت و ایمان ہر آن بر ہمہ مومنان فرض است

شریعت پر عمل ہے فرض پہچان	شریعت کے اوپر لا دل سے ایمان
بتا لو خوب تم وہ ہے شریعت	کہ جسکو کتاب اور اسکو سنت

جو کچھ شان پیغمبر میں ہے نازل
ہوا جو کچھ خدا سے اسکو حاصل

از روے ارشاد انبیا علیہم السلام ثابت بشرع است اصل

ایمان

ایمان بر امر و نہی او تعالیٰ فرض است

تو امر و نہی پہ اب کان دھرلے	یہ دونوں حکم اُن کو وہ بیان کرلے
کہا ہے حق نے اسے اولاد آدم	رہو تم امر حق پر خوب قائم
در رکھو تم اپنے دل کو نہی سو دور	نہ ہونا اس عمل کے بیچ مقصور

اگر کسی پرسد انت مؤمنٌ در جواب بگو انا مؤمنٌ حقًّا

جو پوچھے کوئی مومن تو کہا کر	کہ مومن ہوں میں بیچ بیچ ای برادر
اگرچاہے خدا ہرگز نہ تو بول	نہ تو اس بات میں اپنی زبان کھول
ولیکن شافعی مذہب میں ایمان	اگرچاہے خدا کہتے ہیں اس آن

دربیان آنکہ ایمان یاس غیر مقبول است

سنو سکرات میں ایمان لاتا	نہیں مقبول ہے کہتے ہیں دانا
ہے کافر کی اگر سکرات میں جان	ہوا اُس وقت وہ دل سے مسلمان
نہ اسکو فائدہ ایمان کا ہے	ہمیشہ درد اور غم میں رہے وہ

کرو توبہ کو ہرگز مت فراموش
فنا کے پہلے تم ای صاحب ہوش

دربیان آنکہ وعدہ و وعید حق سبحانہ تعالیٰ حق است

در بیان آنکہ حسن نیت بر ہر مومن لازم است

ہے لازم نیک نیت مومنوں پر — یہ فرمایا ہے قرآن میں خدا اکبر
نظر بندوں کے کاموں پہ نہ کرونگا — کبھی صورت کو انکی میں نہ دیکھوں
نظر کرتا ہوں میں سب کے دلوں پر — کہ دیکھوں کیا ہے نیت دل کے اندر
نہ ہرگز بھول تو اے بھائی مومن — کہ نیت نیک رکھ تو رات اور دن

در بیان آنکہ ایمان بر ہر یک ملائک فرض است

ملائک ہیں گنہ سے پاک معصوم — مقرر ہے ہر اک کی جائے معلوم
فرشتے سب خدا کے پاک ہیں نور — کبھی فرمان سے وہ ہٹتے نہیں دور
ہے طاعت میں خدا کی انکو آرام — بجز حکم خدا کرتے نہیں کام
خدا کی بندگی انکی غذا ہے — اسی میں ان کو کچھ ملتا مزا ہے
نہ سوتا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا — ہمیشہ یاد حق میں ان کو جینا
نہ ان کو درد ہے نہ انکو ہے رنج — نہ سستی نہ فراموشی نہ ہے گنج
نہایت ان کے تئیں ہرگز نہیں ہے — شمار ان کا نہیں ہرگز ملا ہے

ملائک اعلیٰ دائم در مشاہدہ جمال حق تعالیٰ اند از خود خبر ندارند و نہ از دیگر

ملائک بعضے ہیں دیدار خدا میں — ہیں نہ خود سے بے خبر کا خدا میں

زبور آئی ہے بس داؤد پر جان
محمد پر ہوا نازل ہے قرآن
ہوئی موسیٰ پہ ہے توریت نازل
اور عیسیٰ کو ہوئی انجیل حاصل
قرآن رب ہیں بڑی ہیں چار مشہور
کتابیں پاک ہیں عیب سے دور

ملائک چار ہیں ہر آدمی پر | لکھا کرتے ہیں جو سب خیر اور شر
فرشتے دن کو دو اور رات کو دو | ہے اونکے بازوں پر جائے انکو
ملک جو داہنی جانب ہے نگہبان | لکھا کرتا ہے کار خیر انسان
ملک جو بائیں جانب ہے برا وہ | وہ ہے افعال بد لکھنا سراسر

در بیان آنکه ایمان بر کتابهای اوسبحانه فرض است

ہر اک پر فرض ہے اے بھائی دانا | کتاب دین پر ایمان لانا
ہو جو اس سے مراد عالم الغیب | تو لا ایمان سمجھکر اسکو لاریب
نہیں ہیں نئی کتابیں ہیں قدیمی | نہیں مخلوق ہے انہیں سے کوئی
کلام اسکا صفت قدیم اسکی جانو | صفت سب ذات کے مانند یا لو
مگر لفظ و عبارت حرف و آواز | کہ وہ مخلوق ہیں سب بوجھ لے راز
رسولوں پر انہیں نازل کیا ہے | مگر مضموں کو صرف اک اک پاہی
خبر میں ہیں کتابیں ایک سو چار | نہیں موقوف کچھ ان پر جی آیا ہے

جمیع کتب وی تعالی یکست از رو حقیقت و قرات و کتابت

حقیقت میں کتابیں ایک ہیں جان | نہیں ان میں تفاوت کچھ بھی ایمان
کلام اسکا صفت ہے اسکی ذاتی | شمار انکا نہیں اور ہے نہ گنتی

[illegible]

عقیدہ ایک رکھ ان دو کے اےجان
ہے ان کا جمع رکھنا عین ایمان

ایمان بر معانی ظاہر و بر معانی باطن دارد

ہیں دو معنی جو اک آیت کے اندر
ہے اول سے شریعت کی بشارت
تو اک کو چھوڑ کر اک سے نہ ہونا
تو ان سب پر عمل کر لے مری جان
عقیدہ ایک رکھ ان دو کے اوپر
ہے دوئم سے طریقت کی اشارت
نہ اپنی زندگی کو مفت کھونا
کہ ہے یہ عین ایمان عین عرفان

دربیان آنکہ ایمان بر رسولان وے تعالیٰ فرض است

نبی پر فرض ہے ایمان لانا
ہیں اول انبیا سے حضرت آدم
پیمبر ہو چکا ہے یوں وہ عالم الغیب
سدا معصوم ہیں اور ہیں وہ مقبول
مراد ان پر بھی ان کے بھائی ہیں سب
ملا ایک پر فضیلت انکو ہر دم
نبی سب پاک ہیں یہ قول ہے عجیب
نبوت سے نہیں ہوتے وہ معزول

انبیا علیہم السلام در معرفت الٰہیہ ہدایت و ارشاد انام آیات اند

نبی بھیجے ہر امت پر خدا نے
خدا کی معرفت میں ہیں کامل
ہوئے آئے حکیم خالق کو بتانے
ہوئی حکمت خدا سے انکو حاصل

[illegible]

برکات تعلق حق است

نعمت آن علم ورزیدم

کیا ہر قوم پر اُن کو روانہ
محمد انبیا میں رب کے یگانہ

نہیں کرسکتے زیادہ آپ اک دم دکھاتے ہیں ہر اک کو راہِ عرفان	کبھی حرف اُس اک نے نہیں کم سکھاتے ہیں ہر اک کو دینِ ایمان

اوتعالی انبیا بسوی بنی آدم فرستادہ تا ایشان را ہدایت کنند

ہوئے ہر قوم پر نازل پیمبر کریں اُن کے دلوں سے شرک کو دور انہیں وہ بت پرستی سے چھڑائیں پھرا دیویں انہیں سے راہِ لعنت	سکھاتے ہیں معرفت تا اُن کو جا کر کریں اُن کے بتوں کو توڑ کر چور سبھوں کو حق کی جانب پھرائیں بتا دیویں انہوں کو راہِ جنت

آئے انبیا علیہم السلام بر قوم دعوت می فرمودند حق را

خدا نے یوں کہا قرآن کے اندر کرو اسے قوم تم دل میں یہ فکر کرو اللہ کی عبادت وہ ہے خالق	ہر دعوت کی نبی نے قوم اوپر سوا رب کے نہیں کوئی خدا اور یہ سب نابود ہیں موجود ہے حق

اوتعالی معجزات را بر انبیا ظاہر کردہ ایشان را نشان نبوت نمودہ

و نبیوں کو معجزہ حق نے نبی کو نبی کی ہاتھ سے اک اُن دکھا کر کرایا معجزہ تھا اُن سے اظہار	کہ تا اُنکی نبوت پر یقین ہو کسی کو اور نہ ہو دے یہ قدرت ہوا ہر حال میں اُن کا مددگار

کیا اُن کو رسول دو جہاں کا
جہاں کا راج اسی کو سزاوار
دو عالم اسی امت کی خاطر
اسی کے واسطے اسکو بنایا
کہ اس کے واسطے عالم میں لایا

جو کوئی شیخ کا اک حکم دل پر	کرے اُس کی شریعت کے برابر
نہ اُسکی پیروی ہرگز روا ہے	کہ جائز اُس شریعت سے جُدا ہے

شریعت انتظام ہمہ امور دینی و دنیوی ظاہری و باطنی حق را است

شریعت میں جو کچھ ہیں جو احکام	کریں آراستہ سب دین کے کام
کریں آراستہ دنیا کے تیں وہ	سمجھ تو ہوش سے گر نیک ہے تو
کبھی دیوے فائدہ سکھ کو لگتے ہیں	کبھی دیوے فائدہ وہ آخرت میں

اختلاف در نبوت لقمان و سکندر و خضر مشہور است

لکھا ہے عالموں نے سن برادر	نہیں ثابت ہیں کوئی پیغمبر
یہی لقمان اور سکندر کی نبوت	نبوت میں ہیں ان کے اختلافات
ولایت میں نہیں شک ان کے کچھ بھی	تو رکھ اس بات کو خاطر میں یہی

در معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از حق و جہان بود شب
حالت بیداری بہ ہمراہ جسم خواستہ بار تعالیٰ حق ست

[illegible] بیدار وہ پاک تھا	کہ جسکی شان میں آیا سبحان الذی
خدا نے اُسکو [illegible] بلایا	[illegible] ساتھ لایا

مراتب فضیلت حسن و حسین و فاطمہ و مادرش عائشہ صدیقہ و خدیجہ رضی اللہ عنہم

خلافت چار پر موقوف ہے یقین

خلافت چار پر موقوف ہوئی

خلافت کے ہیں یہ باب

فضیلت ان کی اس ترتیب سے جان

ہوئی مشہور جن کی شجاعت

علیؓ کو بعد عثمانؓ کے خلافت

ابی عثمانؓ کو بعد ان کے خلافت

[illegible]

امت آن سرور عالم از ہمہ سابقہ افضل و اکرم اند

نبی ایسا کسی کو کب ملا ہے ۔ کہ جس کے حکم میں ہر دو سرا ہے
ہے امت اسکی ہر امت سے بہتر ۔ جو عارف ہیں وہ ہیں ان سب سے بہتر
خصوصاً آل اور اصحاب اول ۔ ہیں بعد از انبیا کے سب سے افضل

ترتیب فضیلت اصحاب آن سرور و مراتب اصحاب باصواب

جتنی اس کے آل اور اصحاب پیارے ۔ ہدایت کے فلک کے ہیں ستارے
تو سب ہی ہیں دس جن میں افضل ۔ ہے جنت کی بشارت ان کو اول
سنو ہیں ان دسوں سے چار بہتر ۔ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
جو ان کے بعد ان اہل بدر ہیں ۔ فضیلت میں وہ اک روشن جبیں ہیں
فضیلت ان کے بعد اک ہے حاصل ۔ صحابی جو احد کے ہیں سو فاضل
ہیں افضل بعد ان کے اہل بیعت ۔ خدا سے ہو مدام ان پر رحمت

در بیان ترتیب خلافت چہار اصحاب و فضیلت آن اصحاب حق پرست

محمد کے خلیفہ چار ہیں جان ۔ عقیدہ پاک رکھ یار و بہ ایمان
یقین صدیق کو پہنچی خلافت ۔ نہیں جنکے کمالوں کو نہایت
عمر کو پہنچی بعد اس کے خلافت ۔ ہے وہ جگ میں عیاں جسکی کرامت

[illegible]

سینہ اور صاف روشن تھا ... [illegible]
... [illegible] تھا ... زیادہ وہ ... [illegible]
... [illegible]

خاص و عام واجب ست

ہے واجب مومنوں پیارے برادر — کریں اک پیشوا اپنا مقرر
جو بالغ مرد ہو اور ہووے عاقل — شریعت میں ہو کامل اور عادل
ملے ہوئے قریشی قوم سے وہ — تو جائز بالضرورت اور کوئی ہو
کرے انسان کی حاجت روائی — رکھے وہ دور مردم سے تباہی
رہے ہر کام میں وہ استواری — شریعت کے کرے احکام جاری
سب اک دل ہو کے آپیں مسلمان — ہیں اسکی اطاعت بیچ قرآن

بدانکہ ایمان بر شبیہ رسول علیہ السلام واجب ست

رسالت پر محمد مصطفیٰ کی — گواہی دو کرو تصدیق بھائی
شبیہ پر اُن کی بھی ایمان لانا — ہے لازم تجھے اور ہر بھائی دانا
محمد کی شبیہ حضرت علیؑ نے — کہا ایسا بیان ... سمجھ لو [illegible]
رسول ہاشمی تھا اور قریشی — قریشیوں میں تھی پیمبر کی [illegible]
خلیل اللہ سے ان کا نسب ہے — ذبیح اللہ سے ان کا نسب ہے
وطن تھا ان کا بس مکہ مدینہ — تھی یاں تو آرستہ جا بیٹھ مدینہ
سفید سرخ رنگ کا نورانی تھا وہ بل — [illegible]
بھی ایسا جسم تھا ان کا منور — ہماری [illegible]

کشادہ تھا سو سرور کا سینہ
[illegible]

[illegible]

[illegible]

سنو اس نقش میں کلمہ لکھا تھا	یقین وہ غیب سے ظاہر ہوا تھا
ترے محبوب ہیں فرمائی رسالت	عدد سینے میں ہو گئے دو قوں قیمت

حق ست چہار کرسی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

محمد سے دو عالم کو تھا آرام	تھا عبد اللہ ان کے باپ کا نام
تھے عبد اللہ عبد المطلب سے	تھے عبد المطلب ہاشم سے
مناف ہے باپ ہاشم کا برادر	یہ کرسی چار ہیں رکھو انکو از بر

چہار مذہب اہل سنت و جماعت بالیقین کرامت حق ست

یقین سنت جماعت چار مذہب	رکھو تم اعتقاد ان چار پہ سب
حنیفہ شافعی مالک و حنبل	امام اعظم کو ان میں جان اوّل
اگر چاہے کہ پاوے طرف حق راہ	نہ ہو غفلت میں تو ایمان گمراہ
کسی مذہب کو ان چاروں لے تو	نہ اپنے دین کو برباد کرے تو

خانوادہ حضرت محی الدین افضل از ہمہ خانوادہائے یقین

ہے افضل خانوادوں سے زیادہ	محی الدین کا ہے خانوادہ
تو رکھ اپنا ارادہ پاک سے یار	اگر ہے تجھ کو دل میں شوق دیدار

[illegible]

دعا و صدقہ زندگان نافع ست در حق مردگان

تو کر دل سے دعا ہرگز نہ بھول	ہے مومن کی دعا ہر وقت مقبول
تو کر مردوں کے حق میں ختم قرآں	ہی دے خیرات انکے حق میں ایماں
دعا سے زندوں کی سن اے برادر	فراغت پاتے ہیں مردے سراسر
اگر خیرات دیں زندے کوئی شے	تو اس سے فائدہ مردوں کو پہنچے

در بیان آنکہ تکفیر اہل قبلہ در ہیچ گاہ جائز نیست

جو ہوتے ہیں اہل قبلہ اے برادر	انہوں کی تو کبھی تکفیر مت کر
نہ کہہ کافر کبھی مسلم کو اے یار	نہ ہووے تا کہ محشر میں گرفتار
کہ ہے کوئی طاعت میں خدا کی	بجز طاعت کہاں چین اسکو بھائی
ہو مشغول اسکو گم گشتہ کہ مت	نہ کہنا کچھ زباں سے چاہیے زینہار
کہ ہے ایک نام پر کچھ دل و شہادت	نہ کہہ تو دوزخی ہے اسکو ذات
نہ جانے کوئی حال وقت آخر	مگر ہے انبیا پر حال ظاہر

ہر کس رزق خود خورد اگرچہ رزاق مقرر کردہ وگاہی ترک نمیشود و نمیشود کم و زیادہ

دیا ہے حق نے سبکو رزق ایجاں	ہر اک کو رزق پہنچاتا ہے سبحاں

کہیں گے پھر ملک خوش ہو کے اسکو
سب اپنے بھول جاؤ درد اور غم
بنے گی گور اسکی سبز گلشن
جواب اسکا نہ دیگا جو کہ بدکار
فشار گور اسے ہر دم دیا ہے
سوئے دوزخ کھلیگی اسکے روزن
سہے گا رات دن وہ درد اور غم

رہو بے خوف اور اب جا کے سوؤ
خوشی کرتے رہو ہر آن ہر دم
کھلیں گے سوئے جنت اسکے روزن
ہزاروں گرز کی دینگے اسے مار
ڈسے سانپ اور بچھو اسکو کھا و
ہوا ہے حال اپنا صاف روشن
کرے گا گور میں وہ اپنا ماتم

اجزای مردہ در جائیکہ باشد مسئول ایشان میگردد حق

اگر مردے کو پانی میں بہا دے
جلا دے یا کوئی مٹی میں مٹی
پہنچتے ہیں وہاں جا کر ملائک

کوئی یا آگ میں اسکو جلا دے
اسکو کھا لے شیر اسکو یا کہ بھیڑی
کرینگے یا اسے پیش وہ بیشک

در بیان آنکہ علامت قیامت چیست

سبھی یہ جب ہیں سن چودہ کا آنا
ہوں گے سب ... جانکی
کریں گے اہل دنیا سب برے کام

علامات اسکی سن اے مرد دانا
نہ دنیا میں رہے گا کوئی عادل
رہینگے لیے نامی خاص اور عام

[illegible]

چلے گا صور کا جس وقت پہلے دم — مر جائیں گے آن میں اک بار عالم
جہاں ہو جائیگا نابود سارا — زمین و آسمان شمس و قمر کیا
پہاڑ ایسے اڑینگے جاں لے یاں — دھنکنے میں اڑیں جوں روئی کے تار
برس چالیس بعد از پاک سبحان — خدا کا یوں اُسے پہنچیگا فرمان
فرشتہ صور پہ ہے جو کہ مامور — کہ اب دیر اور پھر پھونکے صور
وہ پھونکے صور جب پھر دوسری بار — اٹھیگی خلق سب اک آن میں یار
مریں جس شان ویسے اٹھیں گے — اٹھیں جس شان سے ویسے رہیں گے

بحکم رب الغفور از دمیدن صور تن بے جان عنصری محشور شود

سمجھ حشر تن کا شفیق من — رہا جس حال سے دنیا میں یہ تن
خدا دانا ہے بینا اور توانا — کرے اک آن میں تن کو بنانا
کرے اس کو اس تن سے اچھل — اگر جنتی اس کو اس نہایت حاصل
رہے وہ جنتی تن شاد و خرم — رہے اس دوزخی تن کے تئیں غم

در بیان آگہ دادن حکم نامہ بر حق ست

رہے اس کے بعد پھر حشر کا میدان — رہینگے واں پہ سب عالم پریشان
رہے بیتاب سب اک بار عالم — کریں فریاد و زاری آہ و ماتم

[illegible]

حساب روز محشر حق ہے پہچان	کیا جو جس نے سب پوچھے گا رحمان
ہر اک ذرہ کو نیکی کی جزا ہے	ہر اک ذرے کے تئیں بد کی سزا ہے
ہے آسانی سنو نیکوں کو ہر آن	رہینگے بد سدا حیران پریشان

در روز قیامت لسان و دست و پای انسان در عمل کنند ایشان گواہی خواہند داد حق ست

یہ فرماتا ہے قرآں میں الٰہی	کہ اعضا دینگے اُنکے سب گواہی
زبانیں انکی اُنکے پاؤں اور ہاتھ	جو اُنکے کام ہیں ہر آن ہیں ساتھ
کہیں گے حال انکا صاف در صاف	کہ فردا ہوئیگا جب وقت انصاف
کیئے دنیا میں اُسنے جیسے کچھ کام	دیا جو کچھ جسے ہے رنج و آرام

در بیان آنکہ سوال حق ست

خدا پوچھے گا جو بندوں سے اپنے	وہ بس جبرئیل سے پوچھے گا پہلے
تو لے کر وحی کو کیونکر گیا ہے	اور جا کر انبیا سے کیا کہا ہے
کہے پھر انبیا سے بعد ازاں یوں	کی دعوت قوم کی کسطور اور کیوں
کہے پھر امتوں سے بعد ازاں رب	مجھے ظاہر میں کیا سمجھتے تھے تم سب
مجھے باطن میں تم نے کیا تھا جانا	سدا تھا دل سے تم نے کسکو مانا

چلینگے مثل برق و باد اکثر | پرندوں کی طرح اکثر ہوا پر
چلینگے تیز ساں کئی لوگ ایمن | ہو بعضے جلد اس سے سوار و زن
چلینگے جلد بعضے تیز ہو کر | چلینگے بعضے آہستہ اُسی پر
سنو چیونٹی کی طرح بعضے چلیں گے | وہ عاجز ہو کے ہاتھ اپنے ملینگے
وے آخر کے تئیں سب چھٹینگے پار | خدا ہر آن ہو اُن کا مددگار
مواقع سات ہیں اس پل کے اوپر | جسو اُن کو کہیں سن لے برادر
ہے اول میں سوال ایمان سبحان | سو خالص دل میں اپنے رکھ تو ایمان
کہ تا جاوے وہاں سے تو گزر کو | نہیں تو جائیگا دوزخ کے اندر
نماز و نکی ہو پرسش دوسرے میں | زکاتیں پوچھی جائیں تیسرے میں
چہارم میں ہیں روزے نیک فرجام | ہے پنجم میں یہ ذکر حج و اسلام
ششم میں ہے طہارت جان آ یار | طہارت سے نہ ہولے یار بیزار
بھی ہفتم میں ہے حسن ادا کر یاد از بر | ہے ذکر حق بہا یہ برادر
ادا جس سے نہ ہولی باتیں یہ ساری | ہے دوزخ میں اور ہو جاے ناری

در بیان آنکہ حوض کوثر آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حق ست

ہے بر حق مصطفےٰ کا حوض کوثر | جو ہو سب مومنوں کو بس میسر
ہے پانی اُسکا اجلا دودھ سے خوب | مزے میں شہد اور شکر سے مرغوب

بیان قیامت

وہ دن ایسا بڑا اور سخت تادیر
ہزاروں سال کی چالیس برس کی
پدر مادر بھی اور فرزندوں سے بیزار
بھلا دینگے محبت اور سب پیار
رہیگی خواہر اپنے بھائی سے دور
رہیگی ماں بھی اپنی جائی سے دور
رہینگے دوستوں سے دوست دور

کسی کے تو پسینا ہو گا ٹخنے تک
کسی کے کان تک آوے پسینا
سنو تم تخت رب کا ہے پرادر
بڑا ایک گھیر لیں گے سب کو بھائی
کرے گا دم بدم نعرہ جہنم
رہیں گے ہوش سب اپنے فراموش
اٹھے گا ہول ہر اک انبیا کو
رہیں گے ہر اک نفسا نفسی
کہیں گے سب کہ ہم جاویں کدھر بھاگ
چلو سب لوگ آدم پاس جاویں
ہر اک اسوقت آدم پاس جا کر
شفاعت کر ہماری آپکے روز
کرے تب نوح کا آدم حوالہ
ہر اک جاویگا اسدن نوح کے پاس
کہیگا نوح ان سے صاف یارو
خلیل اللہ کے نزدیک جاؤ
کریں گے واے ویلا آہ و ماتم

کسی کے ناک تک کوئی کے سر تک
کسی کے ران تک جاوے پسینا
رکھیں گے عرش کے نیچے ہیں لا کر
غم و اندوہ کی ہوگی چڑھائی
اور اسکے ہول سے لرزیگا عالم
کریگا واے ویلا جوش پر جوش
کٹھن کی آپ ہی سب اولیا کو
بہت بیتاب رو رو غل مچاتے
سنا کہتے ہیں جا ہر وکیل آدم تک
اور اپنا حال سب ان کو سناویں
کہیں گے حال کو اپنے سنا کر
بجز تیرے نہیں ہے کوئی واسطہ
پھریں گے لوگ سب با آہ و نالہ
شفاعت کی کریں گے ان سے آس
کرو دل میں خیال ہیں اپنے گر وہ سب
اور اپنے حال میں اپنے گرفتار
رکھیں گے سینہ پر غم چشم پر نم

[illegible]

محمد پاس تم سب جاؤ اب مل — تو ہو جائیے شفاعت تم کو حاصل

محمد انبیا کے شاہ معراج — دو عالم پر انہیں حاصل ہوا راج

شفاعت کا انہیں رتبہ دیا ہے — شفیع المذنبیں حق نے کہا ہے

دلوا ہیں پہ نکلی لو گے جب پاس — تو جائینگے محمد مصطفےٰ پاس

کرینگے لوگ رو رو کر یہ اظہار — نہیں تیرے سوا کوئی مددگار

کہینگے یار کر سب ان سے [illegible] — [illegible] تیرے نہیں والی ہمارا

کہینگے ہاں شفیع المذنبیں ہو — خدا سے رحمۃ للعالمیں ہو

ہمارا ہے شفیع تو آج کے دن — نہیں ہم کو وسیلہ اور تجھ بن

تیرے باعث ازل سے فیض پایا — گناہ میں چھوڑ کر ہستی میں آئے

تجھے اب چھوڑ کر جائیں کہاں ہم — ہمارا دور کر دے رنج او غم

[illegible] کے واسطے کیجے شفاعت — [illegible]

[illegible] دیکھ ان کا درد او غم — [illegible]

ثنا اور حمد خالق کی ادا کر — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — دیتے ہیں بخشش الٰہی سب گنہگار

[illegible]

سیہ ہونا اک دم دوزخ کے برابر
رہینگے ساتھ سے کافر انہیں جاکر
رہو ہم انکی غذا ہے رات اور دن
نہیں ہے آب جو پیپ کے بن
رہیں گے ساتھ سے کافر انہیں ہمیشہ
شفاعت ... آسودہ ... کو دیوے
اگر مومن کوئی دوزخ میں جاوے
گنہ مقدار اسے دوزخ جلاوے
خدا اسکو دوزخ سے چھڑاویں
خدا اسے پھر اُسے جنت دلاویں
کرینگے رحم اُس پر سب شفیعاں
دیا بخشے خدا اُسکا کرم ہاں

دربیان آنکہ جنت الآن مخلوق ست حق ست

سنو تم خوب یہ جنت کا بیان ہے
جو نعمت ہیں انہیں وہ سب عیاں ہے
ہیں وہ سے آٹھ جنت کے ...
... ایسی ... سے ...
ہر اک جنت کے اندر ہے برابر
... ... کے لاکھوں ...
وہ گھر یاقوت و ... ہیں
... ... لاکھوں ... ہیں
... ایک ... ہیں ...
... ... ہیں
مرصع ... ہیں ہر گھر میں لاکھوں
... ...
نہیں ... کی ... میں ...
... ...
ہیں نہریں چار جو جنت کے اندر
ہے پہلی نہر پانی کی برابر
کھلا ہے وہ ... دوسرا نہر دودھ ہیں
شراب پاک ہے نہر سوم میں

دربیان دین آنچه ختم المرسلین فرمود حق ست وایمان بآں برہمہ مومناں فرض است

نصیحت دین کی ہے سن مری جان ۔ کہ اک دن رہنمائے جن وانسان
لگے کرنے نصیحت دین کے سرور ۔ صحابی بولے ہاں حضرت بیان کر
ہوئے اُسوقت یوں گویا وہ سالار ۔ سنو تم ہوش سے اُسکا بیاں یار
سدا رکھنا خدا سے دل میں اخلاص ۔ کرے وحدانیت پر اُسکے یقیں خاص
نبی کا ہو رہے ہر آن غمخوار ۔ رسالت پر کرے تصدیق اقرار
محبت کا نبی کے یوں رکھے جوش ۔ کرے احباب سب اپنے فراموش
نبی اپنا کرے جو کچھ کہ فرمان ۔ بجا لا اُسے تم دل سے ہر آن
لکھا جو کچھ کہ ہے قرآن کے اندر ۔ تو حق اُس کا ادا کرنا برادر
منافع آخرت کے اور نقصان ۔ سکھانا مومنوں کو دل سے ایمان
وہ کرنا اُن کے حق میں بھی برادر ۔ جسے تو اپنے حق میں سمجھے بہتر

بقول سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بنی آدم را لازم است که ہر کاری که کنند محض برائے پروردگار خود کنند

ہر اک مومن کے اوپر فرض ہے کان ۔ کہا تاکید سے یوں شاہ عرفان

کیا اس سے پہلے مٹی سے پیدا
کیا یوں اصل کو اسکی ہویدا
رحم میں رکھا اسکو کرکے نطفہ
بنایا اسکو علقہ بعد مضغہ
اٹھی سے استخواں اسکے بنائے
اور اسپر گوشت کا پہر سا بنائے
خدا نے تن کو دی جو وقت پہچان
ہوئی جب اپنی صورت پہ وہ انسان
سکے احسان کیا کیا رب نے پھر
پھر مردہ تھا خدا نے بخشی جان
پھر بھوکا تھا عنایت کی اسی نان
برہنہ تھا لباس اس کو پہنایا
پیاسا تھا اسے پانی پلایا
پھر اندھا تھا دیے حق نے اسی کان
پھر جاہل بھی تھا اور بھی تھا وہ نادان
دیا علم اسکو حق نے تن مہربان

ہوا جب امتحاں میں وہ یگانہ — نبی ان پہ گئے اس دم روانہ
ہوا رب کا شناسا پھر یہ انسان — نمازیں تن پہ کیں پھر فرض رحمان
نمازیں تن نے لیں دل نے محبت — ملی تب روح کو خالق کی قرابت
جب آیا یوں اثر لے صاحب ہوش — ہے جانا اسطرح مت کر فراموش

روح بادشاہ ست بر مملکت تن جمیع قوتہا افواج اوست

نہ ہرگز بھول تو رکھ یاد ہر آن — یہ فرماتا ہے خود سالار عرفان
سدا تن کو تو اپنے اک نگہبان — ہمیشہ اس نگر پر روح سلطان
کہ ظاہر کا عمل ہے اسکی زینت — سمجھ تو علم باطن اسکی سیرت
ہیں تن میں قوتیں بھی موج در موج — سمجھ اس شہ کی ہیں وہ سبکی سب فوج
یہ ہیں اعضا رعیت اسکی ہر آن — انھوں سے اسکے تئیں پوچھیگا سبحان
جو کچھ حرکات ہیں اس تن کے اندر — ہیں اس سلطان کی سب سن اے برادر
دو عالم ہیں اسی میں بوجھ گیانی — ہے کبری اور صغری بھائی جانی

صفت مراتب خلقت آدمی بعجز و قصور منحصر ست

مراتب آدمی کے سن برادر — یہ فرماتا ہے حق قرآن کے اندر
سنو تم پہلے تھا انسان نابود — کیا حق نے اسے قدرت سے موجود

صفت الایمان

[illegible]

ذکر خالق انس و جان بہر مسلمان فرض ست

خدا نے یہ کہا قرآن کے اندر — رکھو دل بیچ میری یاد ازبر
ہے میری یاد سے تمکو سدا خیر — کہ میں موجود ہوں نابود ہے غیر
بھی فرمایا نبی سالار اکمل — ہے ذکر کلمۂ طیب کا افضل
ہے تن کے بیچ جبتک بار دودم — اِک آتا اور اِک جاتا ہے پیہم
تو اوّل لا الٰہ سے دم اور لا — سبھی عالم کے تئیں نابود کہنا
دم دوم کو یہ رکھ یاد محکم — تو اندر کھینچ الا اللہ سے دم
نظر رکھنا سدا اس پر برادر — سخن مت بھول یہ رکھ یاد ازبر
نورہ ذکر خدا میں خود فراموش — محبت کا خدا کی دلمیں رکھ جوش

اللہ تعالیٰ جن و انس را از برائی طاعت خود آفریدہ است حق است

لکھا قرآن میں ہے یوں پاک مومن — نہیں میں نے بنائے انس اور جن
مگر کی میں نے پیدا اسلئے جان — رہیں سب بندگی میں میری ہر آن
ہے اُن کے بیچ ہر اک چیز ایسی — کہ جو پہچانے قدرت اپنے رب کی
اُٹھیں گے اسطرح وہ روز محشر — جو خصلت اُنکی ہے دنیا کے اندر

بقول سرور عالم بنی آدم مرکب از عقل و شہوت است برحق است

سنو اس راز کو دل سے برادر — خبر دیتے ہیں یہ ہم کو پیمبر

سنو تم دو حقیقت سی بہری جان	کیا پیدا بنی آدم کو سبحان
ہے اوّل اسکو ظاہر بیچ صورت	ہے دوسری اسکو باطن بیچ سیرت
ہوئی ہے نیک سیرت جسکو حاصل	سمجھ لے اسکو تو انسان کامل

ہر کس کہ باین صفت موصوف شود مقبول پروردگار منظور احمد مختار میگردد حقیقت

سنو تم حسن سیرت اصل ہیں دس	ہیں باقی فرع سب اسکی سمجھ بس
ہیں اسکے بعد پہر یہ چار بہائی	قناعت شکر اور صدق و صفائی
حیا حلم و یقین علم و شجاعت	سخا عدل و وفا صبر و عبادت
ہیں جتنے کام سب اوسط ہیں بہتر	زیادہ اور کم دونوں ہیں بدتر
ہو ان صفتوں سی جو موصوف بہائی	تو اس کو جان مقبول الہی

کنندہ این اعمال بد از درگاہ ذوالجلال دور میشود حق است

کرے جو گناہانِ کبائر	رہے درگاہ حق سے دور ہوکر
رکھے سینے میں جو بغض و عداوت	بہی ظلم و کبر و کینہ اور غیبت
بخیلی بے صبوری بے وفائی	کرے گا کوئی گر یہ کام بہائی
ہے ظاہر میں تو وہ انسان انسان	مگر باطن میں ہے شیطان وہ شیطان

وصف مومنان ایمان آرند بظہور تجلی رب تعالی بصورت مملقہ آن و کیفیت حول نشاید بعلم الله تعالی

ہی سالہے مومنوں پہ فرض ہر آن	رکھیں اسبات پر دل بیچ ایمان

تو رکھ تصدیق اوّل دل کے اندر
عمل کر بعد از ان تن سے برادر
جو لوگ ان چار ارکان سے ہیں محروم
کرے کوئی زبان سے گرچہ اقرار
سدا دل سے منافق اسکے تئیں گن
جو کوئی اقرار اور تصدیق لاوے
سمجھ فاسق اُسے اے یار دو دو
جو کوئی اقرار اور تصدیق لایا
نہ ہو سنت کی گر وہ پیروی پر

ہر آن اقرار کر اپنی زبان پر
کرو تقلید سنت کی مقرر
سمجھ لے بھائی کافران کو او رشوم
نہ ہو پر صدق دل سے کچھ سرو کار
وہ ڈالا جائے گا دوزخ میں اکدن
مگر تن سے عمل کو چھوڑ دیوے
مقرر ہوگا وہ دوزخ میں رنجور
عمل میں تن کو خوب اپنے کھپایا
بنے وہ بدعتی دوزخ کا کوکر

ہر عاقل و بالغ را برین مسائل ایمان مجمل باید دانست

نہ ہو دنیا میں تو ہرگز گرفتار
تو ایمان غیب پر لا دل سے اے یار
کبھی حق کو حق سمجھ باطل کو باطل
حرام ہوئے حرام اسکو تو جان
کبھی نومید تو رب سے نہ ہونا
تو رکھ اپنا ہمیشہ پاک ایمان
دلیلوں اور حدیثوں کے معانی

تو اس اجمال پر ایمان لانا
خبر ہے غیب کی حق کو سزاوار
تیرا جب ہوئے گا ایمان کامل
حلال ہوئے حلال اسکو تو پہچان
سدا امید میں اپنی نہ کھونا
رجا اور خوف کے ہو درمیان جان
نہ کہہ تو عقل سے اے بھائی جانی

تو کر ہر کام کو دنیا کے اندر
خدا کو حاضر اور ناظر سمجھ تو
نہ کر نقصان کسی کا زر برادر

بھی ہو جا شرک سے ہر آن بیزار	قیامت بیچ جب ہووے گا دیدار
بس مت یہ سخن رکھ یاد ہر دم	خدا موجود ہے نابود عالم

بر ہر انسان شکر بر حصول ایمان در ہر آن واجب است

تجھے حاصل ہوا جسوقت ایمان	ہے واجب شکر اسکا کر تو ہر آن
بھی اپنے دل میں ہنا شاد ہو کر	بھی رکھنا نیک نیت سے برادر
تجھے ہوں نعمتیں جو کچھ کہ حاصل	خدا سے جان تو ہے شکر کامل

ترس از زوال ایمان بر ہمہ مومناں در ہر آن واجب است

ہمارا ہے سدا ابلیس دشمن	فریب اسکا نہ کھانا ہے یہ رہزن
یہ واجب تجھ پہ ہے ای پاک ملت	کہ ہو ایمان میں جس شئی سے فرقت
تو ان افعال سے ہو کر خبردار	ہمیشہ اُس سے رہ ہر وقت بیزار
طرف اللہ کی منہ پھیر اپنا	کہ ہووے خاتمہ بالخیر تیرا

دربیان موجبات کلمۂ کفر کہ احتراز از آن بر ہمہ مومناں در ہر آن فرض است

بیان ہیں موجبات کفر اے یار	رہو تم دور اُن سے ہو خبردار
کوئی شیطان کو جو دوست جانے	قدیمی یا جو کوئی عالم کو مانے
وہ یا بوجھے اگر رب کو بنا ہے	تو بیشک جان وہ کافر ہوا ہے
اگر جانے خدا ہے آسمان پر	وہ یا سمجھے زمین پر ہے مقرر
کہے گر عرش پر بیٹھا ہوا ہے	وہ یا کرسی پہ وہ لیٹا ہوا ہے

مفسدات الایمان

ویا اُسکا رکھے نقصان سے نام
کہے نہیں رنج و راحت گور میں ہے
ویا رحمت سے ناامید ہووے
ویا حکم خدا کو سہل جانے
زکوٰتوں سے کرے یا کوئی انکار
ویا جانے کوئی جنت کو نابود
شریعت کی کرے یا کوئی اہانت
کرے حج کی اہانت کوئی بدکار
اگر رمضان کے روزے سے اویار
نمازوں سے کوئی یا منہ کو پھیرے
کرے یا علم پر انکار ہیہات
ویا جانے خدا کو کوئی ظالم
تیمم سے کرے یا کوئی انکار
ویا جانے اگر کوئی خبیر کو شر
حرام ہووے حلال اُسکو کہے اگر
قسم کھاوے کسیکی کوئی گر جھوٹ
اگر کوئی ہاتھ سے بت کو بناوے
گواہی جھوٹ پہ یا کوئی دیوے

کرے شک اُسکے معنے میں کوئی خام
کہے نہیں کوئی نعمت گور میں ہے
عذاب رب کو دل سے اپنے وسوسے
ویا چھوٹے گنہ کو سہل جانے
ہو فرض و واجب و سنت سے بیزار
کہے گا یا نہیں دوزخ ہے موجود
طریقت کی کرے یا کوئی اہانت
کرے کوئی اگر کلمے سے انکار
رکھے گا دل میں اپنے کوئی انکار
ویا شرکے تئیں کوئی خیر جانے
گزارے یا نمازیں بے وضو سات
ویا کافر کو سمجھے کوئی عالم
وضو اور غسل سے بھی اے نکوکار
تو وہ کافر ہوا سن اے برادر
سنو اُن کی مثالیں تم برادر
ویا لیوے کسی کی آبرو لوٹ
کسی کی یا گواہی کو چھپاوے
تمنا کفر کی یا کوئی رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

حمد حق کے بعد سن اے [illegible]
باب اول ہے ہدایت مومنوں کو اے بھائی
ہے نصیحت کا جیب
باخبر ہو موت سے آئی عنقریب
دل سے نے کھوتی راہ بیدی [illegible]
سن اگلا دو بھائی جان انصاف سے
کام اپنے دیکھ کر روز شمار
کوئی جز حق کے نہیں ہے دوستدار
عمر گذری ہے بہت باقی ہے کم
تو غنیمت جان یہ باقی کے دم
تو جیا ہے جتنا جیتا ہے کیا
ظاہری [illegible]

گنہ کو دیکھ اپنے بھائی جانی	تو برسا آنکھ سے اسوقت پانی
تو رکھ کلمہ شہادت کو زبان پر	دم آخر سمجھ کر سو برادر
کہ ہووے صبح جب کلمے سے منہ کھول	یہ نیت نیک کہ دل میں یہ دو بول
کہ مومن فائدے کو مجھ سے پاوے	زبان سے ہو سکے یا جس طرح سے
بھی میرے دست پا سے ای میرے رب	نکل جاوے کسی مومن کا مطلب
رہے ہر ایک مومن مجھ سے دلشاد	بنا یہ کام مجھ سے میرے جواد
بحمد للہ کہ یہ مفتاح الایمان	ہوئی آخر بحق شاہ عرفان
سن ہجری پہ تھا اسوقت کے یار	ہزار و دو صد و چالیس پر چار

تتمہ حسب حال گوید

سنو اے بھائی جان لطف عطا سے	بنی آدم مرکب ہے خطا سے
کہ میں نادان تر ہوں اور گنہگار	گناہوں کا لئے ہوں سر پہ اک بار
نہ مجھکو لفظ و معنی کی خبر ہے	ردیف و قافیہ پر نا نظر ہے
کبھی میں نے نہ اردو شعر لکھا	ضرورت سے کیا ان سب کو یکجا
عوام الناس کی جو گفتگو تھی	کتاب اسمیں یہ میں نے بھائی لکھی
تکلف سے نہ رکھا ربط منظوم	کہ تا ہر اک کو ہووے صاف معلوم

تمت بالخیر

الٰہی کر مری خاطر کے تئیں شاد
دو عالم سے مرا دل کر تو آزاد

آب حیات

آب حیات باب اول

[illegible]

جابجا کرتے ندا با خاص و عام | یہ سُنو تم ہے سکندر کا پیام
ہفت کشور اُس کے تھا زیر نگین | بلکہ تھا وہ مالک روئے زمین
آج کے دن اُسکو ہے آوارگی | ہے غریبی بیکسی بیچارگی
مُلک و دولت مال و زر کچھ ہی نہ ساتھ | خاک سے اُسکے بھرے ہیں دونوں ہاتھ

دربیان بیوفائی دنیا و جفائے آن

آہ دنیا بے وفا ہے اور بلا | اِس بلا میں ہو نہ ہرگز مبتلا
بیوفا سے دل لگانا ہے بُرا | مکر و فن پر اُسکے جانا ہے بُرا
دور کرنا ہے یہاں سے مکر و فن | ہے پہننا ایک دن آخر کفن
ایک دن ہے دیکھنا سکرات کا | آہ وہ دن ہی بڑی بیہات کا
گور میں ہے جاکے سونا ایکدن | مال و زر سے ہاتھ دھونا ایکدن
ایک دن ہی جاکے سونا خاک میں | منھ چھپانا ہے کفن کے چاک میں
سب سے اکدن آہ ہونا ہی جُدا | گور میں تنہا ہی سونا ہے سدا
کر گذر اک روز گورستان پہ | کیسے کیسے دفن ہیں واں کر نظر
نوجواں تھے بادشہ تھے خوبرو | اُن کے دل میں کیا بھری تھی آرزو
چھپ گئے آخر کو وہ سب خاک میں | قید وہ سب گور کے ہیں چاک میں
کس طرح کی اُن پہ ہے آوارگی | ہے یتیمی بیکسی بیچارگی

الغرض تھا اسکو شاہی ملک و مال	گزرے اُسکے عیش میں ہفتاد سال
ہو کے فارغ ایک شب یارے	ملگیا خلوت میں اپنے یار سے
آنکھ کھولی ہو گیا جب احتلام	تب تو یوں رونے لگا وہ نیکنام
وا ویلا سلطنت پڑا لون خاک	اسکا حاصل تھا اب کیونکر ہون پاک
آہ پانی سر پہ ہے اور درد سر	ہووے گا کیونکر غسل ایسے وقت پر
اس بیان سے حال دنیا صاف ہے	گرچہ تجھ میں راستی انصاف ہے

دربیان مکارم اخلاق

ہے خلیفہ خاص تو سبحان کا	کیوں نہیں کرتا عمل اس شان کا
تو خدا سے دل میں رکھ شرم و حیا	رب نے تجکو کس لئے پیدا کیا
چھوڑ کر وہ کام تو کرتا ہے کیا	آرزو میں نفس کی مرتا ہے کیا
نفس سے کرنے لگے جب تو خلاف	ہووے دل کا آئینہ اسوقت صاف
راستی سیکھ اور قناعت با صفا	کر توکل اور تسلیم و رضا
تو جو چاہے ہو ترا جنت مقام	اے برادر کر نہ تو یہ پانچ کام
کبر و کینہ غیبت و بغض و حسد	کر نہ تو یہ کام ہیں سب سخت بد
گر تجھے دیدار کی ہے آرزو	آہ یہ دس کام کر لے نیک خو
صبر و تقوی علم اور شکر و وفا	طاعت و حلم و یقین عدل و علم
چاہیے اپنے سے رہے راضی خدا	اے برادر دل کسی کا مت دکھا

آدمی شیطان ہے

حکایت

در بیان صحبت نیک و صحبت بد

[illegible]

سن کسی کا دل دکھانا ہے برا	ہاتھ خالی یاں سے جانا ہے برا
تھا عدم رب نے دیا تجکو وجود	اور فرشتوں سے دلایا ہے سجود
نام اپنے سب بتائے ہیں تجھے	راز اپنے سب سکھائے ہیں تجھے
تو خلیفہ ہے ترا انسان ہے نام	تو ہے سب لائق عبادت کر مدام
جب کرے گا کام تو اس کام سے	متصف ہو جائے گا اس نام سے
ہے تو انساں کام کر انسان کے	کام کرتے ہیں بُرے حیوان کے

حکایت

پیر سے کہنے لگا یوں اک مرید	کہئے کس درجے میں ہوں میں ای حمید
شیخ نے اس سے کہا ای بھائی جان	پانچ درجے ہیں بنائے رب نے یاں
حال پانچوں کا سناتا ہوں تمام	دیکھ کس درجے میں ہے تیرا مقام
کھائے اور پیئے ملے عورت کے ساتھ	ہوں فقط جس شخص پہ تین بات
وہ ہے بس درجے میں حیوانات کے	تو سمجھ لے راز کو اس بات کے
اور ہوں جس شخص میں باتیں یہ دو	لیئے ہوں عادات اسکی جنگ جو
لوگوں کو آزار دیوے وہ شقی	وہ ہے درجے میں درندوں کے اخی
اور ہوں جس شخص میں یہ چار بات	مکر اور حیلہ کرے لوگوں سے سات
کام وہ جو بیٹھے کرے نقصان کے	درجے میں وہ شخص ہے شیطان کے

در بیان عدل و انصاف

[illegible]

دربیان فضیلت من عرف

رات دن اسکو ہے فرمان میں	بھی اُسے پہچانئے ہر اک شان میں
رزق حق کھایا ہے میں نے عمر بھر	چھوڑ کر پھرتا ہوں اسکو در بدر
رب کو پہچانا نہیں نے شان میں	میں رہا اُس کے نہیں فرمان میں
مجھ سے تو اچھا کہیں ہے لاکھ بار	کر نظر انصاف سے اے دوستدار

دربیان علم وفن ظاہری موجب حسرت آخرت ہے

دل سے کر تو مصطفیٰ کی پیروی	آخرت میں تاکہ پائے خسروی
سیکھ عقائد اسقدر عالی نہاد	ہوں ترے دلکو مذہب اعتقاد
مسئلے سیکھ اسقدر اے دلنواز	ہو درستی سے ترا روزہ نماز
من عرفا کا علم سیکھو بعد ازاں	عمر کو اپنی نہ کرنا رائگاں
وقت آخر علم و فن برباد ہے	جس نے سیکھا اسکا دل ناشاد ہے
جسنے کھوئی علم و فن میں زندگی	وقت آخر اُس کو ہے شرمندگی

حکایت

بوعلی تھا ماہر علم و فن	جان کنی اسکو ہوئی جب جان من
دوست اُسکے اُسکی شب بولے کہ ہاں	راز جو سینے میں ہے کر اب بیاں
بوعلی نے رو کے تب ایسا کہا	علم و فن سینے سے اب جاتا رہا
کر کے سمجھا تا زندگی میں یہ سخن	سیکھتا کیوں ہے تمامی علم و فن

علم وہ ہے جس سے آئے بیخودی
[illegible]

[illegible]

درد سے ہوتا ہے زنگ قلب دور | درد سے ہو نور کا دل میں ظہور
درد کی خاطر خدا نے دل دیا | درد دل کے واسطے پیدا کیا
درد سے خالی ہے دل جس خام کا | ایسے دل پر خاک ہے کس کام کا
درد جس دل میں ہو ہے خوب تکو | دل ظہور ذات کا آئینہ ہو
بس خلیفہ اور تو انسان ہے | اتنی کب کم ہمتی شایان ہے
آگ میں جلتی ہے زن ہمت سے بس | مرد کم ہمت جو ہو زن سے ہے بس
دیکھ لے تو بلبل اور پروانے کو | دل سے کیا مشتاق ہیں مر جانے کو
شرم پر قادر ہر اک حیوان ہے | آہ وہ حیوان تو انسان ہے
جان کو کب تک چھپاوے گا پسر | آہ آخر ایک دن جانا ہے مر
جان کو اپنی چھپانا ہے برا | رائگاں اک دن بھی جانا ہے برا
خوب ہے اب جان کا کرنا فدا | سر کوئے اور شاہ ہو جاوے گدا
شوق میں اس یار کے مستانہ ہو | شوق میں دیدار کے دیوانہ ہو
ظاہری کی ہے بڑی فرزانگی | خوب ہے اس راہ کی دیوانگی
دیدہ گریاں سینہ بریاں خوب ہے | جسم سوزاں چشم گریاں خوب ہے
سر پہ اپنے خاک اڑانا خوب ہے | دل کے تئیں اپنے جلانا خوب ہے
دل گنوانا یاد میں دلدار کے | سر گنوانا راہ میں اس یار کے
آہ کرنا ہاتھ ملنا خوب ہے | شب کو گلنا دن کو جلنا خوب ہے
خوب ہے اب سر کو دے پروانہ کر | شمع رو پر دل کے تئیں پروانہ کر

عاشقوں کی [illegible] زندگی
[illegible]

سوز و غم رکھتے عاشقوں کی زندگی
عاشقوں کو غیر حق نہیں کوئی کام
یہ وظیفہ ان کے تئیں ہے صبح و شام
ہے خدا موجود باقی سب عدم
در حقیقت ہے سوا اللہ کے عدم

حکایت

[illegible]

ہاتھ خالی جانا تو شتم کی طرف
وقت

در بیان شریعت و طریقت و حقیقت

وقت اب ہی ہاتھ خالی ہو نہ تو | ہاتھ خالی جا کے ہرگز رو نہ تو
باب اوّل ختم ہی پا لئے حیات | مصطفیٰ پر سو درود اور سو صلوٰۃ
باب دوم میں ہی کچھ ذکر سلوک | سالکوں کو جز خدا نہیں پیاس بھوک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوم

تجکو لائق ہے سدا حمد و ثنا | دے صفائی دل کے تئیں یا ربنا
ہے محمد مصطفیٰ نور ظہور | نیست عالم ہست ہی وہ خاص نور
باب دوم ہی یہ ہے اسمیں سلوک | سالکو نکو غیر حق نہیں پیاس بھوک
شغل کو کہتے ہیں جو بعضے سلیک | یہ نہیں ہے راہ اور اسمیں ہے چوک
کب مریداں کے پہنچے سیر کو | لیکے جاوے کس لئے کوئی غیر کو
صاف سیدھی راہ ہے راہ علی | جو چلے اس راہ پر ہووے ولی
ہیں وہ چودہ خانوادے چار پیر | خاص ان کے راہ ہے یہ بے نظیر
مصطفیٰ سی آجتک ہے یہ سلوک | سب نے پایا قرب حق نہیں اسمیں چوک
باقر و رضا کاظم جنیدؒ و بایزیدؒ | بوحنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ سعید
پایا ہے اس راہ سے موجود کو | پایا ہے اس راہ سے معبود کو
پہلے ہو کر پیر کامل کے مرید | بوجھے رب کو اور دیکھے اسمیں دید

[illegible]

حکایت

[illegible]

ہے نمازِ ظاہری آیا سجود	معنوی ہو نیست نابودی نمود
ظاہری روزے رکھے رمضان کے	معنوی ہو شوق میں سبحان کے
ظاہری میں مال کی دینی زکوٰۃ	معنوی میں خود ہی وہ اور اسکی ذات
حج ظاہر ہے سو کعبے کا طواف	معنوی حج سیر دل ہی بوجہ صاف
غسل کرنا پاک کرنا ہے بدن	معنوی رکھنا ہمیشہ پاک من
یہ وضو ہے غیر حق سے منہہ کو دھو	اور وہ ہو اینڈا دہی سے ہاتھ کو
ہے ندامت فعل بد کی مسح سر	پانوں دہوطوں امل سے مت سیر
کر عمل دونوں ملا کر ہو ولی	تفرقہ ہے ناقصی اور جاہلی

دربیان چہار طریق

ہے ثنا اور حمد رب کی شان میں	جسنے رکھا سترانا کو جان میں
دل میں اُسنے جان کو لا کر رکھا	تن میں اُسنے جان کو جلوہ دیا
عقل کا محکوم جب تن ہوگیا	انبیاء کو بھیجکر فرما دیا
جب ہُوا اس دید کا سبکو نیاز	تن پہ واجب ہوگیا روزہ نماز
تن نے جب احکام ظاہر کو لیا	دل نے لے لی الفت و مہر خدا
ڈھونڈ پایا روح نے قربت کے تئیں	دیکھ تو اس راز کی نسبت کے تئیں
ہے شریعت میں عبادت تن کیساتھ	ہے طریقت میں عبادت من کیساتھ

[illegible]

مال دنیا زیست میں کر دو سب | گر تجھے ہے اپنے رب کی کچھ طلب
رب کو تو ہر وقت اپنے یاد کر | پہلے دم اللہ کا اے جان بھر
جاگتے سوتے میں صبح و شام میں | یاد کر اللہ کو ہر کام میں
یاد میں جب بیخودی سنتی رہی | ہو گئی ناسوت کی منزل گہی

حکایت

شیخ سے اک نے کہا تجھ پر فدا | کس طرح ناسوت کی ہے ابتدا
بولا وہ فرماتے ہیں یوں بایزیدؒ | رات باقی جب پہر ہوئے مرید
اک دوگانہ کر ادا ہو با وضو | فاتحہ کر اور دعا زاری سے تو
اس بدن کو تن مثالی جانکر | مت سوا اللہ کے رکھنا نظر
یاد کر ہر دم میں یوں اللہ کو | پہلے اللہ دوسرا تن بیچ ہو
آئیگی خطرات کی اسوقت فوج | ذات سے دریا کی جوں آتی ہی موج
موج کو دریا اگر سمجھے حبیب | پار اس منزل سے ہووے عنقریب
تین اس منزل میں اے ہیں مقام | یاد رکھ تفصیل سے اے نیکنام

دربیان مقام توبہ

پہلا ہے سالک کے تئیں توبہ مقام | تین باتوں سے کرے توبہ مدام
تو شریعت کے گنہ سے تن کو دھو | ہیں زنا کی طرح ایسے کام جو

حکایت

عائشہ نے یوں نہیں دیکھا اول
آئے اک دن عائشہ کے گھر رسول ﷺ
دونوں نے چشم مبارک اشکبار
تھے بہت بیتاب اور تھے بیقرار
عائشہ بولیں نبی سے کیا سبب
ہے یہ کیوں مضطر ہوئے عالی نسب
عائشہ سے یوں نبی کہنے لگے
ہے پہ تو یہ رو رہا ہوں اسلئے
جب خودی میری مجھے آتی نظر
سچائی تو یہ حقیقی ذات ہے
اپنی ہستی سے گذر جانا تمام
تو سمجھ اس رمز کو اور کر مدام
در حقیقت ہے گنہ سب سے بڑا
[illegible]
رکھ طریقت کے گنہ سے دل کو صاف
[illegible]

بیان مقام [illegible]

[illegible]

دربیان [illegible]

[illegible]

حکایت

[illegible]

دربیان قسم اول عبادت

تجا دیہ حاصل ہوا کیونکہ مقام	یوں کہا زاہد نے سن اے نیکنام
کبر و کینہ غیبت و بغض و حسد	خو سے بد کیں ہیں تنے ہر اک و لیسے رو
ہو گیا علم و عمل کا جب ظہور	تب سے چمکا زاہدی کا مجھ پہ نور
زاہدی کا تو اگر چاہے مقام	جو کیا میں نے سو کر تو والسلام

دربیان مقام ذکر

اللہ اللہ زاہدی کا یہ مقام	یاد کر تو جا بجا سے تمام
ہو شریعت میں زباں یوں کہولنا	ہے سو اللہ میں سو عالم سے گیا
در طریقت یاد کرنا دل کی بات	حاضر و ناظر سمجھ صانعت کی ذات
در حقیقت یاد روحی ہے لکھی	دیکھنا لازم نہیں اپنی خودی

حکایت

ایک شاغل نزع کے تھا حال میں	یاد حق جاری تھی ہر ہر بال میں
اک نے پوچھا کیا کروں بولا خدا	دفن میں کس جا کروں بولا خدا
کیا ہے تیری آرزو بولا خدا	نام کیا رکھتا ہے تو بولا خدا
کر وصیت اب مجھے بولا خدا	کیا نظر آیا تجھے بولا خدا
روح تن سے جب ہوئی اسکی جدا	ہر رگ و ریشے میں تھا ذکر خدا

حکایت

ہے طریقت میں قناعت بھوک کا
رکھنا ہے روزہ ہمیشہ رات دن

ہے حقیقت میں قناعت بے گمان
ہو بس اک ذات دل رب کی طلب

حکایت

اسد اللہ کہ علی سلطان دین
بیٹا کہ مصطفیٰ کے جانشین
صبح مزدوری کو جاتے اک پہر
جو کچھ ملتا اُس کو وہ تقسیم کر
دیتے تھے اک دو سرا محتاج کو
ستو لیکر ایک اپنی خاطر کو
شام کو وہ اُس پہ روزہ کھولتے
سر کو رکھ سجدہ میں اور یہ بولتے
مجکو نعمت سے کیا ہے سرفراز
تو ہی بس ہے مجکو میرا کارساز

اسمیں اول ہے توکل کا مقام	کاملوں کو تفرقے سے کیا ہے کام
ہے شریعت میں توکل اے پسر	کام کرنا ہے خدا پر رکھ نظر
ہے طریقت میں توکل اسکا نام	رب کے کر دینا حوالے اپنا کام
سن حقیقت میں توکل ہے وہ چیز	مت نظر رکھ غیر پیارے باتمیز

حکایت

تھا فقیر اک اور نہیں تھے اسکے ہات	اک تھا خادم اُسنے جب پائی وفات
بولا وہ مجبور ہو کے بات سے	میں نہ کھاؤں گا کسی کے ہات سے
تھا عدم رب نے دیا مجھکو وجود	تن کو نطفے سے کیا اُس نے نمود
تھا رحم میں جبکہ میں خوار و ذلیل	تب تھا وہ روزی رسان رب جلیل
میں شکم سے ماں کے جب پیدا ہوا	دودھ میرے واسطے ان کو دیا
کیوں نہ اب مجھکو کھلاوے گا خدا	جب رہا ثابت توکل میں سدا
ہرنی اور زنبور دونوں وقت تھے	وہ پلاتے دودھ اور شہد اسکو لے
جب توکل پر رہا ثابت قدم	ہے خدا حاجت روا کیا اسکو غم

در بیان مقام قناعت

ہے شریعت میں قناعت اسکا نام	ہے قناعت جا بجنت کا مقام
جو ہو لا بد اسپہ ہو وہ شاد حال	اور نہ ہو حرص و ہوا کا کچھ خیال

در بیان مقام خلوت

حکایت

[illegible]

یہ تلاوت طاعتِ سبحان ہے
مجھ سے اب اسمیں ہوا نقصان ہے

ہیں نئی صحبت سے میری ہو خلل
پیر کی صحبت سے ہووے گیا زلل

بوئے پھر رونے لگے پھر زار زار
کی نہ پھر صحبت کسی کی اختیار

در بیان منزل جبروت

یہ بدن دونوں بدن کی جان ہے
دیکھنا دونوں کے تئیں ہر آن ہے

اسکی منزل تیسری جبروت نام
ذکر روحی ہے حقیقت کا مقام

چاہتا ہے تو جو ہو فقر و فنا
مت سوا حق کے کسیکی کر ثنا

پیر کی صورت کو رکھ کر روبرو
گفتگو اور ذکر رکھ اے نیک خو

جب نظر میں ہو وہی ہر شان میں
ذکر رکھ اسکا سدا ہر آن میں

یادِ حق میں دل سراپا ہو زبان
پھر نہ باقی ہو دوئی کا کچھ نشان

آپکی جب بیخودی حسرت مدام
ہو گی سب جبروت کی منزل تمام

حکایت

شاہ جیلانی سے بولا اک مرید
دیکھے مجھے جبروت کی منزل کی دید

اس سے یوں ارشاد وہ کرنے لگے
رات باقی اک پہر جب دم ہے

باطہارت پڑھ دوگانہ رکھ یقین
نیست ہے سب ہست رب العٰلمین

دیکھ روشن آئینے میں نظر
کہہ تو ہو حق آئینے میں دیکھ کر

در بیان مقام مراقبہ

[illegible]

در بیان مقام [illegible]

[illegible]

حکایت

[illegible]

در بیان مقام توجہ

[illegible] نام تھا حافظ کریم اللہ خاں [illegible] اور پکارا جوش میں بے اختیار [illegible]

دوسرا آیا توجہ کا مقام — ہے شریعت میں توجہ اسکا نام
رات دن کرنا عبادت باہیاز — رب کی خوشنودی پہ ہر روزہ نماز
ہے طریقت میں توجہ سر بسیر — غیر کے خطرے سے کو دل نے دور کر
ہے حقیقت میں توجہ یہ پسر — غیر پہ کرنا نہ جز حق کے نظر
وجہ دونوں چیز کی ہے یہ بیان تو — وجہ بندہ وجہ مولا مان تو
ہے تعین وجہ کا بندے کے نام — اور ہستی وجہ رب ہے والسلام

حکایت

تھے عبادت بیچ نعمان ایک روز — تھی توجہ اُنکے تئیں با درد و سوز
اژدہا اک اُن کے تن پر آن کر — لپٹا اور کی زہر آلودہ نظر
منہ سے اُنکے منہ لگا پھنکارنا — پھن کو اپنے منہ پہ اُنکے مارنا
وہ جو تھے مشغول اپنے حال میں — آئی اک حرکت نہ اُنکے بال میں
تھے جو وہ محو لقائے ذوالجلال — تھا نہ اُنکو غیر کا ہرگز خیال

در بیان منزل لاہوت

ہے بدن چوتھا اُسے سمجھو بسیط — یہ بدن تینوں بدن پر ہے محیط
منزل چارم کا ہے لاہوت نام — ذکر سری معرفت کا ہے مقام

ہے طریقت میں صبوری بوجھ صاف	رات دن ہو نفس سے کرنا خلاف
ہے حقیقت میں صبوری جان تو	غیر حق سے کچھ نہ رکھنا آرزو

حکایت

ہے پیمبر کو سنو بیٹے خاص و عام	اچھے کپڑے پہن کر کھا کر طعام
تین دن کا فاقہ تھا حسنینؓ پر	آ گئے تھے سیدہؓ انا پہن کر
دیکھ کر حسنینؓ کو عمارؓ نے	یوں لگے کہنے علیؑ آ مار نے
دی علیؑ حسنینؓ کا کیا حال ہے	لیجئے جو کچھ کہ بیت المال ہے
انکو اپنے پہیں آن پر ملال	حق مساکینوں کا ہے جو کچھ ہے مال
پھر کہا عمارؓ نے کچھ قرض لے	بولے وہ دم کا بھروسا ہی کسے
رب ہمیشہ صابروں کے ساتھ ہے	آج یہ دولت ہمارے ہاتھ ہے

در بیان مقام رضا

ہے رضا کا آخری آیا مقام	جامعیت کاملوں کو ہے تمام
ہے شریعت میں رضا اسکو کہا	رب سے راضی ہے جو سدا راضی رہا
ہے طریقت میں رضا سو اسکا نام	آرزو سے ہے نڈر جانا تمام
ہے حقیقت میں رضا جو بیک جو	زندگی میں اختیاری موت ہو

حکایت

در بیان سیر سالک

در بیان سیر سالک

مقام ہفتم

سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ

در بیان مقام ہفتم

ہے سیر اک ذرہ سے کے اوپر دو محیط
سیر فی اللہ ہے سیر اسما اور صفات
ہیں مقام ان سے پیچھے کا ئنات
سیر ایسی ہیں انہیں بے حد و شمار
کوئی انت اس سیر سے ہوتا ہی پار

حکایت

ایک جھلک ہو دو جہان کا ہے ظہور
ذات ہے اسکی عیاں از هر قصور
جو نہ دے سکے کیسا کیا جو
بولے وہ فوت ہے عدم بیش تجلی ہو
راز ان کا اک اشارے سے کہو
پیر الی اللہ اور فی اللہ سیر دو
پوچھا ان سے کیا اک عالم
سنت و عبد قطب حضرت عبد العزیز

در بیان مقام قرب

قرب صفت قرب ذاتی ہے سوم

یار اول سیر سے ہو جس گھڑی	صاف پھر اسکو نظر آوے وہی
کا ملاں اس سیر میں قائم رہے	واصلاں اس سیر میں دائم رہے

در بیان تجلیات

ایک دفتر ہے تجلی کا بیان	اسقدر لازم ہے پیش عارفاں
ہے تجلی نفس کی رنگ کبود	یا سیاہی دست چپ سے ہو نمود
پیٹھ سے جب ہو تجلی زرد رنگ	وہ ہی شیطان کچھ نہیں اسمیں درنگ
سیدھے بازو سے تجلی سرخ ہو	سبز ہو یا نور مرشد سے ہو جو
روبرو اجلی چمک ہو جان کی	جو چمک بے رنگ ہو رحمان کی

حکایت

تھے کہیں مجذوب سالک پاکباز	اک نے پوچھا ان میں ای دانائے راز
کسکو کہتے ہیں تجلی شی ہے کیا	راز اسکا اک اشارے سے بتا
شیخ نے اس سے کہا اے دوستدار	ہے تجلی نام عکس روئے یار
ہے تجلی کا ظہور اس شان میں	ہے تجلی تازہ تر ہر آن میں
شان کا حفظ مراتب ہے ظہور	عکس رب کی ہی تجلی بے قصور
شان کیا ہے آئینہ رب کا سدا	آئینہ ہستی سے کب ہے وہ جدا
آئینہ میں عکس کو دیکھو جدا	عکس رب مثل صدا مثل ندا

در بیان [illegible]

ہو نور حق میں کئے وہ پا لیا نہ سالکوں کا آخری ہے یہ مقام	اسپہ تھا ایسا نہیں روزہ نماز راہ اب آگے نہیں ہے والسلام

ختم کر اس باب کو یاں سے نجات
بھیج دل سے مصطفےٰ پر تو صلوٰۃ

باب سوئم میں ہیں اقوالِ صحیح یعنی ہے ارشاد کا اسمیں بیان	سمجھو اسکو دل سے ہے حالِ صحیح عارفوں پر راز ہے اسکا عیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سوم

حمد رب کے بعد ہو نعتِ نبیؐ	معرفت دے مومنوں کو یا رب تو
تیسرا یہ باب ہے ارشاد کا	من عرف اور قد عرف کی یاد کا
بات اسمیں ہے خدا کی راہ کی	معنوی دعوت رسول اللہ کی
لائے ہیں جو سرِّ مولیٰ مصطفےٰ	سینہ میں رکھتے ہیں خاصانِ خدا
ہیں وہ چودہ خانوادے چار پیر	معرفت کی راہ میں دستگیر
مصطفےٰ کے ان میں ہیں رازِ نہاں	اسمیں ہے ان رازوں کا یکسر بیان
یہ سمجھ پائی ہے جسنے پیر سے	باادب ہے اور وہی سمجھے اسے
ہو خبر مجذوب سالک سے یہ بات	ماخذ اپنا بھائی جان دے اسکے ہات

نفی [illegible] اثبات [illegible]
[illegible] نفی سب اثبات [illegible]
نفی سب اثبات وہ معبود [illegible]
نفی [illegible] سب پیشتر [illegible]

حکایت

ست و کمال [illegible]
ہے اسی طرح [illegible]

[illegible] پنجم

نفی سے کیا چیز اور اثبات کیا
اب کہو اس راز کی ہے بات کیا
شیخ سنکر اس سے یہ کہنے لگا
ہست کو ہے اور نہیں نہ جان [illegible]
[illegible] ہست و نیست میں ایمان [illegible]
نیست ناقص ہست کامل [illegible]

کیفیت [illegible]

[illegible] معرفت عیاں
[illegible] سب وہ [illegible]
[illegible] دریا سے [illegible] وحدت میں [illegible]
[illegible] علم اور عینی [illegible]
[illegible] نام [illegible]
[illegible] دریا میں [illegible]
[illegible] سے دریا میں [illegible]
تھا یہ [illegible] دریا سے [illegible]
ہو گئی [illegible] اسکو [illegible]

آپ کو اپنے میں اس نے دیکھ کر
یوں کہا میں ہوں حق اے بے خبر

آ گئی اسوقت علمی انتساب
نسبت کہ بہ ہست ہو حاصل نیاز

اس طرح سے ہو دوئی کی ابتدا
نسبت ممکن ہے جو واجب سے جدا

یوں ہوا واجب سے ممکن کا ظہور
نسبت پہچکانی کا خاص نور

تھا عدم مانند ہستی ایک ذات
سارے ہی کثرت ہو گئی نسبت کے سات

گرچہ کثرت عین ہے وہ ایک ہے
ایک سے جو کچھ کہ ہووے نیک ہے

سوچ و وہم سوچ سمجھو بھائی جان
دو تجلی سوچ کو ہے وہ جہان

اک تجلی عالم ملکوت ہے
اک تجلی عالم ناسوت ہے

اک تجلی سے دو عالم ہیں بنے
ہو کے باطن آپ ظاہر بیں ہے

وہ تجلی جب بنی اک شان ہے
ہو گیا نام اسکا انسان مشتہر

ظاہری ناسوت ہے انسان کی
باطنی ملکوت ہے انسان کی

ہست نے بخشا عدم کو ہے نمود
آئینے میں نیست کے عکس وجود

ہے کہ اللہ نہیں کو کہتے ہیں عدم
در حقیقت ہست اللہ نیست ہم

حکایت

ایک نے دریا سے جا کر یہ کہا
کیا حقیقت انکی ہے اور تھے کہاں

جانور لاکھوں ہیں تجھ میں ہیں یہ کیا
ہو گئی کثرت یہ کیونکر بیاں

ذات عالم کی ہے ظلمت اور عدم — عکس چمکا نور کا اُس پر بہم
یہ حقیقت ہے جہاں کی بھائی جاں — علم حق میں نسبتیں ثابت ہیں ہاں
ہر تعین کو ہے نسبت علم سات — جس طرح ہیں رب کے اسما و صفات
تو عدم سے رکھ خبر اسبات کی — روشنی ہے وہ ظہور ذات کی
آئینے میں اُسکے ہے ہستی نمود — ہے عدم کی ذات پر زاید وجود
سب میں ظاہر ہے خدا با اسم نور — ہے تجلی سے فقط اُس کا ظہور
یعنی ہے اُس ذات کو اصلی وجود — دو جہاں ہے اُس کے پرتو سے نمود
ہے سدا ظلی کا ظلی میں ظہور — نہیں جدا اصلی سے ظلی ہے فقط
دو جہاں ہے یہ ظلال ذات حق — لے رجال اللہ سے اسکا سبق

حکایت

اِک نے پوچھا ماہ سے اے شب چراغ — کس سبب سے ہے ترے سینے میں داغ
شب کو ہے تو روشنی بخش جہاں — دِن کو تو پوشیدہ کیوں ہے بھائی جان
مہ نے یہ سنکر کہا اُسکے تئیں — نور سورج کی طرح مجھ میں نہیں
ذات میری سر بسر بے نور ہے — عیب و نقصاں سا ہیں سب معمور ہے
صاف ہوں میں جس طرح آرا جو — آئینہ خورشید کا ہوتا ہے دو
اِک سراپا آئینے میں ہوں کثیف — عاریت اِک نور ہے مجھ میں لطیف
مجھ میں سورج کی چمک ہر آن ہے — جسطرح سے آئینے کی شان ہے

جب نظر سے یہ تعین دور ہو
ہے غیرت اوسکے نظر میں فرد و
اک تجلی سے خدا کی وہ جہاں
کہ عدم کی شان و صورت ہے عیاں
عیب اور نقصان جو ہیں بندہ کا مال
عکس رب کا آئینہ میں ہے سدا
بندہ ہوتے وہ نہیں ہوتا فقط
عکس رب کا ہے وہ یا تو وجود
یعنی ان سے آئینہ سا ہے نمود
عبد و رب کے درمیانی نسبتیں
اصطلاحی اور حقیقی دو ہیں
عینیت رکھتی ہیں یوں
عکس کی نسبت ہے جیسے شخص سات
عکس رب کا اسمیں پیدا ہے تمام

نور اور ظلمت کی یوں نسبت ہوئی	جیسے سورج کی زمین پر روشنی
جیسے سایہ ہو بدن کا دھوپ میں	نور و ظلمت دونوں میں آپس میں

حکایت

تھا کہیں درویش اک عالی مقام	پوچھا اُس سے ایک نے اے نیکنام
کِس طرح تھی ذات حق میں کائنات	ہے معیت کِس طرح سے سبکے سات
شیخ نے اُس سے کہا اے نیک فال	اِس بیان میں یاد رکھ تو یہ مثال
ہاتھ میں گولی بنالے موم کو	شکل چاہے سو بنالے اس سے تو
بعد ازاں تو شکل اوّل توڑ کر	شکل نو کو تو بنالے اے پسر
اِس طرح اُس موم سے تو بار بار	صورتیں تازہ بنالے بار بار
موم سے یہ صورتیں ہوکر عیاں	ہوگئیں جیسے ہوئیں ویسی نہاں
یوں ہی اسمیں صورتیں ہیں بیشمار	صورتوں کو اُسکی اُس سے ہی قرار
موم کی نسبت ہے جو صورت کیسات	یوں معیّت ذات کی با کائنات

عینیّت باعتبار وجود ست و غیریت باعتبار ذات

من عرف ہر دو جہاں جو ہے عدم	قد عرف موجود ربّ ہے اے نذم
ہے ہر اک بندہ میں ثابت دو جہت	ایک ہے غیریت اک ہی عینیت
غیریت تشخص تعین اُسکا ہو	کیوں سنگھاتا وہ اُسے ہستی کی بو
عینیت ہے عاریت اسکا وجود	درحقیقت عین حق ہے بے جحود

[illegible]

در بیان سوال و جواب عکس و آئینہ

آئینہ ہے عکس ہے اور شخص ہے
چونکہ اسمیں کچھ نہیں ہے اور شئے

عالم آئینہ نہیں ہے اسمیں شک
نور کی ہر آن ہے اسمیں چمک

عکس تو جان عالم کا وجود
شخص کو تو جان لے رب الودود

شخص کو تنزیہہ تشبیہہ عکس کو
نسبت اک دونوں میں ہے یہ جان لو

شخص جیسا عکس ویسا اسے پسر
یہ ہے تنزیہہ عکس تشبیہہ کر نظر

شخص خود ہی عکس سے ہے بر ظہور
ہے یہ تشبیہہ عین تنزیہہ بے قصور

شخص ہے اک آئینے میں بیشمار
شخص ہے اک عکس ہیں اسکے ہزار

شخص مطلق کو مقید عکس جان
شخص کامل عکس کو ناقص تو جان

شخص ہے سو بے جہت اور بیمثال
عیب و نقصان عکس کو ہے اور زوال

ہے دوئی کا ایک جہت اسمیں عیاں
بھیجے حق نے اس لئے پیغمبراں

حکایت

ایک شہ نے خوبصورت اک مکان
آئینوں کا تھا بنایا بھائی جان

اس محل میں جا کے بیٹھا بادشاہ
جبکہ آئینوں پہ کی شہ نے نگاہ

عکس دیکھے چند دیکھے چند رنگ
بولا یوں شہ ہو کے حیران اور دنگ

ہیں تو اک ہم اب ہزاروں صورتیں
تھیں کہاں پوشیدہ ہیں جو چشم میں

عکس نے شہ کو دیا ایسا جواب
آئینوں میں گرچہ ہیں ہم بیحساب

ایک ہم سب بھی ہیں تو بھی ایک ہے
فرق آئینوں سے ہے نہیں اور شئے

آئینے نے عکس سے پوچھا بتا — تو کہاں سے آیا اور کیا ہی بتا

عکس بولا میں ہوں پر تو ذات کا — درمیاں تجھکو کچھ نہیں اثبات کا

بیت ہے رخشاں آئینے کی شان میں — ہے چمک اک تازہ تر ہر آن میں

تجھسے سو نقصان ہیں مجھ میں عیب — میں سو مطلق ہوں تجلی ذات میں

لازمہ تیرا ہے جو کچھ دوستدار — ہو گیا ہے مجھ پہ وہ سب مستعار

در حقیقت وہ تجھے نہیں ہی مجھے — کیا خبر اس راز کی ہے نہیں تجھے

تو نہ مجھ سے میں نہ تجھسے ہوں سدا — در حقیقت ہوں سو میں نہیں تو سدا

یاد رکھ ہے کام میرا کارساز — ہو گیا وہ ذات پہ تیری مجاز

حکایت

ایک دن محمود شاہ غزنوی — دل میں لایا فکر اک ایسی نئی

شان میری نہیں مجھے آتی نظر — دیکھنا یہ شان ہے کس شان پر

یار حاضر تھا بلا کر اپنے پاس — عاریت پہنا دیا اپنا لباس

تخت پر بٹھلا کے اسکو خود اتر — شاہ نے زینت پہ اپنی کی نظر

شاہ بنکر تخت پر بیٹھا ایاز — ہو گیا محمود کب وہ دلنواز

شان اسکی عاریت اور مستعار — وہ سو وہ ہے یہ سو یہ ہی دوستدار

مواظبت مشاہدہ نظری

حکایت

ایک کامل تھا ایک حسن بایزید — طالب حق ہو گیا اسکا مرید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب چہارم

ہے خدا موجود باقی سب عدم — درحقیقت ہے سوا اللہ نہیں ہم
ہے محمدؐ روح اعظم اسکا نام — ہیں مظاہر اُسکے ہر اک خاص و عام
یہ چہارم باب ہے توحید کا — یہ ہے سرمایہ خدا کی دید کا
تین درجہ ہیں خدا کی دید کے — ہیں نتیجے اس میں حاصل دید کے
ایک درجہ ہی سو تقلید اُسکا نام — یہ عقیدہ رکھتے ہیں خاص عوام
دوسرا ہے حجت و عقلی بیاں — یہ عقیدہ عالموں کا ہے عیاں
تیسرا درجہ ہے بس کشف و عیاں — اولیا کا ہے عقیدہ بھائی جاں
مختصر لکھتا ہوں تینوں اعتقاد — ہو تجھے معلوم ہر اک کی مراد

دربیان اعتقاد عوام کہ تصدیق ایشاں بحسب سمعست

ہے خدا موجود اپنی ذات سے — ذات اُسکی ہے غنی ہر بات سے
وہ ہے بیچون و چرا اور بیمثال — بیگماں اور بے نمونہ بے زوال
وہ ہے خالق اسکو کہتے ہیں قدیم — ہیں دو عالم ناقص و حادث عدیم
ہے منزہ وہ نہیں کوئی اسمیں عیب — وہ ہے کامل ذات ہی اُسکی بیعیب

بے شبہ ہے اور بے چون بے مثال — یوں نہ ہو تو اسکو ہو ہر دم زوال
وہ سدا لاریب اور بے عیب ہے — عیب گر ہو کب وہ عالم غیب ہے
اُسکو حاصل ذات سے ہووے صفات — غیر سے پاوے تو ہو محتاج ہے
قَادِرٌ حَیٌّ مُرِیدٌ اور علیم — ہے سَمِیعٌ اور بَصِیرٌ اور کلیم
جس میں ہوئے ناقصی اور جاہلی — صاحبی کی ہے اُسے نا قابلی

حکایت

تھے کہیں ذو النون مصری پاکباز — اُسنے پوچھا اک نے اے دانا راز
ظاہری کے ہیں یہ عالم نیک زاد — حجت عقلی ہے انکا اعتقاد
انکو حاصل ہو نتیجہ اس سے کیا — فرق ان میں عام ہے کہئے کیا
شیخ نے اُس سے کہا رکھ کان میں — ہیں یہ داخل دایرہ ایمان میں
علم کی رو سے ہوئے ہیں حق شناس — ہے عبادت اُن کی با عقل و قیاس
معنوی صوری سے جنت نیک نام — درمیان اُن کے ہے علما کا مقام
عام سے ہے خوبتر اُن کو محل — انکو زاید سب سے ہے علم و عمل
چار پردے سے انہیں دیدار ہو — سات ہیں جو تین ہیں سو حیان ہو

در بیان اعتقاد علمائے معنوی
کہ اولیا اند تصدیق ایشان

ذات سے اپنی دو عالم میں چھپا
یعنے ہستی نور ہے نور کبریا
دوجہان اُس نور سے معمور ہے

حکایت

اسکو واصل ہے صفت ہی ذات کے
ذات ہے موصوف وہ اس بات کے
ذات سے وہ عین نہیں اور غیر نہیں
یوں تو نہیں اوصاف ایسے عین ہیں
جب صفت ہو متصف جو ذات ہے
ہر مرتبہ کا جمعی ہی نسبت ہوئی ہے
عالم ہے نسبت سے وہ ہے سب ہوئے
عالم ہی نسبت سے وہ ہے سب علیہم
سب جیسا ہے نسبت ہی ہے سب معلوم ہے صفت
یوں ہی نسبت سے ہے تابع مدام
عالم ہے معلوم صفت بیں والسلام

معرفت ہے ذات مطلق کی محال
از گمان و وہم قیاسات و خیال

ذات سے اپنی وہ خود موجود ہے
بے تعین بے تجلّی بود ہے

آپ ہی اپنے پہ ہے ناظر سدا
آپ ہی اپنے سے ہے حاضر سدا

کیا کسی کی آئے وہ ادراک ہیں
اک تجلّی وہ ہے نورِ پاک ہیں

بے جہت ہی ہر جہت میں ہی نہاں
بے نہایت نور ہے کیا ہو بیاں

ہے غنی اور سب ہی وہ پاک تر
معرفت اُس ذات کی ہے اِس قدر

حکایت

کہے عارف جو دلبر عارف خدا
صفت میں ذات ہے مخفی سدا

حکایت

کہتے تھے اک روز عثمانؓ و علیؓ
عارفوں کے رہنما رب کے ولی

ربّ نے دی قرآن میں ایسی خبر
ذات حق میں کیا اشارے کا ذکر

کہتے ہیں یوں خاتم پیغمبران
انبیا کی فکر نہیں جاتی وہاں

ذات تک ادراک کا کب ہو گزر
عاجزی ہے درک کو اس جائے پر

ذات حق کی فکر کو کرتی ہے ردّ
فکر کرنا ذات حق میں سخت بد

فکر کرنا اسکی صفتوں میں سدا
کاملی ہے واصلی ہے اے گدا

کہا پیغمبر نے

ذات میں یوں ہے صفتیں مخفی کمال
تخم میں جیسے ہو پوشیدہ نہاں
شاخ میں یوں پھول پھل کی صورتیں
ہو سکے مخفی نہیں یوں نہیں ہیں
یوں ہی مخفی تھا ظہور انوار میں
جیسے مخفی ہو رہے انگور میں
تھا ظہور ذات میں ذوقی مدام
اب مظاہر میں ظہور ذوقی والسلام

دربیان کمال اسمائے اوتعالیٰ

ذات مطلق بے نشان ہے بے مثال
ذات ہی ہے اسکو اسمائے کمال

نہیں کبھی ہے ذات محتاج صفات
اُس کے ہیں اوصاف سب قائم بذات

کہتے ہیں سب اسکو امہات الصفات
جان ایسی جو صفت رکھتی ہے ذات
انکا ہے موقوف مظہر پہ ظہور
فائقیت رازقیت سے مقصود
فائق در رازق و رحمان والسلام
ذات ہے جو وہ صفت اور ہے نام
بوجہ نور نسبت سے ہیں اسما تمام
ہے سماعت بصارت اور ہے کلام
ہے ارادہ علم و قدرت اور حیات
سب میں اوّل ہے سو ذاتی ہے صفات

دربیان صفات اولیٰ

ہو بسبب باعث ایسی صفت	ہیں سو یہ فعلی صفت تو بھول مت
ہے یہ کثرت نسبتی ان میں تمام	سن حقائق ہیں خدا کے انکا نام
دوسرا مخلوقیت مرزوقیت	یوں اثر لینے کی رکھتی ہے صفت
نام اسکا انفعالی ہے صفات	یہ حقائق ہیں سو کوئی نیک ذات
انکی ہے کثرت حقیقی اے گدا	ماہیت ہر ایک ہے ثابت جدا
ہیں عدم انکو نہیں ہرگز ہے بود	انکہیں وحدانیت ہے از روئے وجود

حکایت

قطب عالم سے کیا اک نے کلام	فعل کیا ہے کیا صفت اور کیا ہی نام
شیخ بولے فعل ہے سو خاصیت	ذات کی ہے سو صلاحیت صفت
نام ہے سو وہ علامت ذات کی	اے برادر رکھ خبر اسمات کی
صاف بوجھو بیج ہے سو ذات ہے	سب کمالات اس کے باطن سات ہے
بیج سے جس دم نکل آیا نہال	ہو گیا تب بیج کا ظاہر کمال
وجہ کہتے ہیں اسی سن اے پسر	نفس بولے کہ کے دونوں پر نظر
مرتبے میں ذات کے صفتیں تمام	مرتبے سے وجہ کے ہیں ان کے نام
مرتبہ میں نفس کے افعال ہیں	بھائی جان تم صاف سمجھو اسکی تئیں

در بیان ظہور نور او تعالی

شیخ بولے اُس سے سُن اے بھائی جان
موج کی صورت سے ہی دریا عیاں

اصل میں ہے موج و دریا ایک سے
بالتعین موج ہے سو غیر ہے

صورتیں حرفوں کی ہیں سب مختلف
آپ آیا ہو کے ظاہر اک الف

دیکھ جتنے ہیں ملائک اور جن
صورتیں ہیں مختلف جنس ایک گن

وحی کی صورت سے آ کر جبرئیل
مصطفےٰ پر لائے یوں حکم جلیل

ہے نمو واری انہوں کی بر محل
اُنکی ثابت ہے حقیقت بے خلل

یوں دیا سب کو وجود مستعار
آئینے میں عکس کو جیسے قرار

دربیان ظہور حسب ذاتی او تعالےٰ

گنج مخفی ذات تھی دریائے نور
چاہا جب اُسنے کمالوں کا ظہور

ظاہر اُسنے پہلے تجلی ایک کی
کر دیا باطن کو ظاہر آپ ہی

نور احمد روح اعظم اُس کا نام
ہے یہ دریا دوسرا اے نیکنام

اک تجلی اس تجلی سے بنی
آ گئی ظاہر میں اُس کو باطنی

باطن اُسکا عالم ملکوت ہے
ظاہر اُسکا عالم ناسوت ہے

ہے یہ دریا سو میں اور چار میں
مست ہے ذہنی مرتبے ہیں گر یقیں

ظاہر ان سے اک ہوا ہر شان میں
ہو گیا پیدا مرکب آن میں

ظاہر و باطن نہیں کچھ جز وجود
شکل و صورت سے جہاں کی ہے نمود

دو جہاں کی آہ یوں نسبت بنی
جیسے ظاہر عکس نقش باطنی

حکایت

ایک دن وہ کامل روشن ضمیر
یوں لگے فرمانے حضرت شاہ پیر

ذات کو لازم صفت اور وہ ...
جز صفت کے فعل کا کب ہے ظہور

ذات اور صفتوں میں [illegible] فرق [illegible] — جیسے [illegible] آپس میں [illegible] کر لے [illegible]

دربیان کیفیت ظہور او تعالیٰ

بھائی جاں خارج میں حق موجود ہے — حق نہیں موجود ذہنی بود ہے
دیکھ تو عالم کو ہے حکمی وجود — انکو عارض اسکو اک اصلی ہی بود
ذات اسکی آشکارا اور نہاں — وہ ہُوا وحدت سے کثرت میں عیاں
اسکی وحدت کو نہ کثرت سے خلل — اسکی کثرت کو نہ وحدت سے خلل
عین کثرت ہوکے ہی وحدت میں وہ — عین وحدت ہوکے ہی کثرت میں وہ
درحقیقت اک نہیں ہوتے ہیں دو — ہاں مگر ہستی کی رو سے اک وہ ہو
درحقیقت میں سو دو نہیں ایک چیز — نیست وہ ہے نیست ہے اے عزیز
شخص جیسا عکس ویسا ہے وہ ہو — درحقیقت ایک ہستی نام دو
شخص وحدت عکس کثرت ایک چیز — وہ ہی کامل ہے یہ ناقص رکھ تمیز
عکس اس شخص سے ہے وہ آپ ہی — مغز ہے وہ شخص عکس اسکا وہی
ایسی کثرت ہستی کو جیسے سراب — یہ ہے سایہ ہے سو ہستی آفتاب
چاند ہے اک دوسرا ہے شکل جو ہو — کر نظر دونوں میں ہے وہ ایک نور
خلق و حق دو اک ہیں از روئے وجود — ہاں دوئی دونوں میں ذاتی ہی نمود
نہ معیت معنوی صوری ہی سب — وہ ہی بندہ اور ہے اسمیں شان رب

حکایت

شخص رب ہے اُس کا سایہ جان و تن | اُس سے ہے سایہ کو حرکت جانمن
عین جو اعیان کہتے پیش از ظہور | آج یوں اعیان میں ظاہر ہے نور
رب کی نسبت ہو سو رکھیں یاد ہے | جیسے نسبت اک کو ہے اعداد سے
ہیں مظاہر جیسے دستہ ہو ایک | ہیں عدد جیسے بہت معدود ایک
جگ میں ہستی ہے کہ ہستی نور کی | ہے چمک اور روشنی اس نور کی
آہ پرتو گر عدم سے دور ہو | اس عدم میں نا ہے ہستی کی بو
شکل و صورت سے منزہ ہے وہ نور | نقش و صورت سے کیا اپنا ظہور
فعل میں آنے سے ہیں موجود سب | پھر قوی میں گئے تو ہیں نابود سب
عارضی ہستی کا کب ہو اعتبار | کب وفاداری کرے ہیں مستعار
ہیں زمین و آسماں سب اک نور | تن ہوا مشکوٰۃ اس سے با ظہور
کشف کبریٰ بوجھئے ہے جان کی | کشف صغریٰ جان ہے تن جان کی

حکایت

کہتے ہیں کیا خوب وہ دریائے راز | پیر برحق حضرت بندہ نواز
اک برہنہ اک سخی کے جا کے پاس | مانگ لایا پھر تن پوشی لباس
تا اُسے ننگا نہ دیکھیں مرد و زن | اس تفکر میں تھا وہ مرد کہن
خود برہنہ اپنا تن دکھتا ہے وہ | مانگے کپڑے اگر رکھتا ہو وہ

چاندنی کا گھیرا ہے ہر ایک پر
بلکہ باہم ہوئے اک اک پر محیط
ہے لطافت اور جیسے ہیں محیط

دربیان قربت اور لقا کے

حاضر و ناظر خدا ہر جا ہے
اُس سے پوشیدہ نہیں ہے کوئی شے

تن نجس ہے کب خلل ہی جان کو
کیا خلل عالم سے ہو سبحان کو

مُشک و عنبر ہوئے ایجان لہد اگر
اُس میں خوشبو اسمیں بدبو ہے بسیر

نور چمکے مہر کا اُن دونوں پر
نور کو اُن دونوں سے ہے کیا ضرر

حق تعالیٰ نور ہے نور بسیط
روح اور ہے جملہ عالم پر محیط

کُل ہے جزپر ظرف جوں مظروف پر
یوں احاطہ ذات کا نہیں ہے بسیر

بلکہ یوں وہ دو جہاں پر ہے محیط
جس طرح موصوف صفتوں پہ بسیط

تن کے اوپر جان ہے جیسے محیط
دو جہاں پر نور ہے ویسے محیط

نور کو نہیں جگ سے خرق والتیام
آئینے میں جیسے صورت والسلام

حکایت

پاس اہل دل کے پہنچا اک عزیز
پوچھنے کو سر معنے کے تمیز

اک اشارے سے تو کر اُسکا بیان
شیخ نے اُس سے کہا سن بھائی جان

روح میں بستا ہے اک عالم نیا
روشنی میں مہر کے جیسے ہوا

روح اک ہے نور میں بستا ہی یوں
دو جہاں اس روح میں بستے ہیں جوں

دو جہاں کو جان تو ہے اک بدن
اس بدن کی جان ہے وہ ذوالمنن

جان کی نسبت ہی یوں اس تن کیساتھ
نور کی نسبت ہی جوں اس تن کیساتھ

جوں تصرف اس بدن پر جان کا
یوں تصرف جگ پہ ہے سبحان کا

یوں زباں سے ہے سخن نزدیک تر	اسطرح نزدیک ہے رب ای پسر
ڈال کر ممکن کے دل میں روشنی	آپ کو وہ آپ پاتا ہے غنی
تو ہے پردہ اور وہ ہے حق شناس	یہ پہنایا نور حق نے ہے لباس
جمع کر یا فرق تو لے نیک نام	ہو نہ بندہ ہو نہ رب اعلے مقام

حکایت

مچھلیاں دریا کی ملکر ایک روز	یوں لگیں کہنے وہ سب با درد و سوز
عارفوں سے یہ سنا ہمنے کلام	رات دن پانی ہمارا ہے مقام
کہتے ہیں پانی کو ہے یہ شئے بسیط	ہے ہمیشہ ہم سبھوں پر وہ محیط
ہے رگ گردن سی وہ نزدیک تر	ہے برا اس رب سے رہنا بےخبر
مچھلیاں رونے لگیں سب زار زار	مصلحت کی سب نے ایسی ایک بار
ڈھونڈھ لیں کس طرح اپنے یار کو	دیکھیں کس صورت سی ہم دلدار کو
آیا برسوں بعد اک کامل نظر	جاکے پوچھا سب سے ای روشن گہر
کس کو پانی کہتے ہیں وہ ہے کہاں	بولا وہ سب سے سنو اے غافلاں
اس سے تم کو زندگی یہ ہے وہ شئے	اسمیں تم رہتی ہو ایسی شئے وہ ہے
نہیں عدم تم جس سی ہو موجود سب	آجتک اس راز کو سمجھیں نہ سب
بولیں پھر پانی کے اندر ہی تمام	ہمکو دکھلاؤ تمہیں اب والسلام
مچھلیاں اس راز سے ہو باخبر	مست ہو گئیں روئے دلبر دیکھ کر

نام اس کے حال کا عبد الولی
شکر حق میں جو نہیں کرتا قصور
نام اس کے حال کا عبد الشکور
یوں حقیقی نام ہیں ہر حال کے

ہیں محمدؐ اس کے مظہر باکمال	ہے ظہور اسما کا انہیں اعتدال
ہے جو نسبت ہر صفت کو نام سے	یوں عدم کا نام ہے اس کام سے
اور ہدایت مظہری ہادی ہیں ہو	عبد ہادی نام اسکا ہے سنو
اور مضل کی ہو جو مظہر ہیں ضلال	نام ہو عبد المضل یوں سب کا حال
ہادی کے مظہر ہیں یہ مومن تمام	اور مضل سے ہیں سات کا فر والسلام
اسکی نسبت اس سے جانو خوب ہے	اسم ربّ ہے آئینہ مربوب ہے
ربّ سے وہ راضی اس سے ربّ	اس سے ہیں آثار اسکے اسمیں سب

حکایت

پیر سے یوں جا کے پوچھا اک مرید	دے مجھے اب فعل اور فاعل کی دید
پیر بولا اس سے سن اے اے گدا	آہ بندہ فعل ہے فاعل خدا
تے عدم ہے بے مسمّی بے نوا	نامی ربّ ہی رب سے ہے نیں نوا
یوں عدم ہی جوں قلم کاتب کے ہاتھ	یوں عدم ہے جیسے جڑ مٹی کمیا ہاتھ
یوں عدم ہے کیل جیسے ہاتھ ہیں	نسبتیں دو فعل کو ہر بات ہیں
ہر طرف فعلوں کو ہے نسبت مجاز	ہے خدا فاعل حقیقی کارساز
گرمی سے تا نیا پکا یا نان ہے	فیض آتش ہر گھڑی ہر آن ہے

در بیان نسبت ظہور اسماے او تعالے

[illegible]

قایم اُسکی ذات سے عالم ہیں سب	دو جہاں اعراض ہیں معروض سب

حکایت

تھے کہیں درویش اِک صاحب کمال	ایک طالب نے کیا اُن سے سوال
ہیں ہمیں اسمائے حق کی صورتیں	اُسکے ناموں کی ہمیں ہیں نسبتیں
ہر تعین ناموں کی نسبت سے ہو	ہے تعین جب سے اسما سے ہو
صورتیں ناموں کی ہیں نسبت کے ساتھ	کیسی نسبت دونوں میں ہے نیک ذات
نسبتیں دو ہیں کہا درویش نے	اسکو جو سمجھے وہی کامل ہے
عبد کی نسبت ہے یوں سبحان سے	جیسے نسبت ہے بدن کو جان سے
ہیں بدن سے ہے جو نسبت جان کو	وہ ہے نسبت روح سے اعیان کو

در بیان تجدد و ظہور اسمائے او تعالیٰ

ہے عدم کو عاریت تازہ لباس	سو کبھی ہستی کی کبھی اُس نے نہ باس
دو تجلّی آہ سب سے ہیں نمود	اک تجلّی غیب و دوم ہے شہود
وہ ہے تاباں آئینہ کی شان میں	ہے تجلّی تازہ تر ہر آن میں
جو تجلّی ہے سو اک اک نام سے	ہر اثر ہے تازہ ہر اک کام سے
اک تجلّی سے عدم کو ہو وجود	اسکی سیرت اور صورت ہو نمود
جب تجلّی دوسری کا ہو ظہور	اسکی ہستی اسکی صورت سے ہو دور

[illegible]

در بیان افعال فعل او تعالیٰ

فعل

[illegible]

فعل اپنے فعل حق میں محو کر
اپنی صفتیں اس کی صفت میں جا ملا
ذات اپنی ذات حق میں کر فنا
مجھ کو دکھلائی دے توحید فرد
دیکھے تو آپ ہی ہے [illegible]
ہے تو اک ہی مخلوق اس سے ظہور

در بیان صفت نظام
اسمائے او نعت لے

آہ مظہر کی ہیں آپ ہی دو صفات
اک حقیقی اک مجازی نیک ذات
ہے حقیقی جان اسے صاحب شعور
السمیع ہو آثار اسما کا ظہور
رزق کھایا یہ ہوا امر [illegible]
یہ اثر رزاقیت کا بس یہی سب
خود کھلایا کس کے تئیں اپنا طعام
جس نے پایا اس نے ہی رزاق نام

فعل رب کے دو طرح سے ہیں تمام — عالم اجسام اور ملکوت نام
یہ جہاں سو عالم اجسام ہے — وہ جہاں ملکوت اُسکا نام ہے
جو ہر اول اس جہاں کا روح نام — اِس جہاں کا نقطہ جوہر والسلام
اُس جہاں میں یہ جہاں پنہاں ہے یوں — کان میں آواز بس رہتی ہے جوں
اس جہاں میں یوں ملا ہے وہ جہاں — جس طرح پانی میں گرمی بھائی جان
عالم صغرا ہے یہ کبرا ہے وہ — دونوں یکتن ہیں مگر اعلےٰ ہے وہ
مہر دل ہے اور مہ اس کا جگر — کوہ اُس کے استخواں ہیں اکسر
ہیں ستارے ہی سات جو اسکی صفات — اس بدن کے بال ہیں سب نباتات
فرش ہے اسکا قدم اور عرش سر — ہیں رگیں اس جسم کی نہریں سراسر
یہ عجب گل اسمیں ہے سامان باغ — آہ اس پر تو میں ہے روشن چراغ

حکایت

رابعہ بصری جو تھیں دانائے راز — رات دن کرتی تھیں بس روزہ نماز
یاد میں مشغول تھیں بادرد و غم — حجرے سے رکھتی نہ تھیں باہر قدم
اُن سے آیا پوچھنے اک دوستدار — آئیے باہر ہے فصل نوبہار
رابعہ بولیں یہ اُس سے بھائی جان — دیکھ تو صانع کے صنعت کو یہاں
فعل حق پہ جسکے تئیں ہووے نظر — وہ صفت سے ہے خدا کی بیخبر
فعل پہ ہو یا نظر صفتوں پہ ہو — ذات سے غافل ہے وہ یہ جان لو

[illegible]

آیا اُس کا نام ہے آیا عجب راز
[illegible]
سن حقیقی کا رب [illegible]
سن حقیقی میری جانب [illegible]
ہے وہ فانی [illegible]
[illegible]
سن مجازی [illegible]
وسیلہ میں سب کا [illegible]

حکایت

[illegible]

جو زبان

حکایت

جو زباں حال سے رکھتے تھے آس | شہ نے اپنا دیدیا انکو لباس
مصلحت سوچی یہ دل میں شاہ نے | اک ندیم ان پاس بھیجا پوچھنے
اسنے پوچھا جاکے تب یہ انکے پاس | کسنے بخشا تم کو یہ شاہی لباس
ایک بولا میں برہنہ ہوں قدیم | دیگیا ہے عاریت یہ اک کریم
دوسرا بولا ہے میری ذات سے | میں نے کب پایا کسی کے ہاتھ سے
شہ نے بخشا سنکے یہ اسکا قصور | اپنی سرحد سے کیا پھر اسکو دور
تو عدم ہے تیری ہستی ہے عدم | ہستی ذاتی ہے کہاں اے محترم

در بیان شہود فیض او تعالے

جسکے دل میں نور دیتا ہے خدا | جانتا ہے اپنے دل سے وہ سدا
دو جہاں ہے ایک از روے وجود | غیریت سو ہے تعین کی نمود
غیر کا جب دور ہو دل سے خیال | کامل اسکو تب کہیں ہے وصال
باپ ماں ہیں بھائی جاں علم و عمل | حال سے ہے لڑکا ان کے بے خلل
عارف و معروف ہیں دو ایک چیز | کہتا ان دونوں کو ہے ایک باتمیز
کوئی شے ہووے طلب آپ ہے کر | دوزخ و جنت ہو یا لعل و گہر
عکس ظاہر ہو نہ کر اسکا خیال | اسکے تئیں ہر دم فنا ہے اور زوال
شخص کی جانب رواں ہو اے گدا | شخص کامل کو بقا ہووے سدا

تو خودی سے در گزر تب ہو کمال	اور نظر آوے تجھے اسکا جمال
ختم کر اس باب کو اس جا حیات	بھیج دل سے مصطفےٰ پر تو صلوٰۃ
باب پنجم ہے تنزل کا بیان	اس سے ہے مقصود عارف پر عیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب پنجم

اللہ اللہ اللہ کہہ مدام
ذکر حق سے ہو وہ تا غافل صبح و شام

ہیں الف سے تا الٰہ سب اسکے نام
ہو دیں مفرد یا مرکب ہوں تمام

وہم ہے ذاکر کہو لفظ حرکت ہے تو
ہا کہے یا ہو کہے یا ہے سو ہے

نور وحدت سے ہے محمدؐ اور کریم
رب نے اسناد دے دیا خلق عظیم

پانچواں یہ باب ہو لے بھائی جان
صاف اسمیں ہے تنزل کا بیان

اسکی خواہش جسکو ہو وہ ڈھونڈ لے
اپنے مرشد کی زباں سے وہ سنے

عبد و رب کی کنہ کا مت کر خیال
معرفت دونوں کی آتی ہے محال

ذات تھی جب تھا نہ کوئی اسکے سا
شکل و صورت سے منزہ ہے وہ ذات

صورتوں میں اسکا ظل ہر آن ہے
جو کہ منکے اس سے اعلیٰ شان ہے

شکل و صورت سے کیا اپنا ظہور
لے خلل تھا جو کہ ہے وہ ایک نور

حکایت

بعد ازاں تفصیل سے پوچھا حبیب ❊ ہیں نجومی ہیں مہندس ہیں طبیب

مجھ میں ہیں جو یہ ہنر اور وہ ہنر ❊ نسبت توحید سے تو دیکھ خبر

ظہور اوّل دربیان وحدت او تعالیٰ

ہے یہ وحدت ذات اوّل کا ظہور ❊ آپکو اپنے میں یوں دیکھا ہے نور

ہوں سو میں ہوں ذات میری یا انما ❊ ہوں سو میں ہوں مجھ بن کسکی بقا

چار نسبت ذات کو آئیں نمود ❊ ہے وجود و علم اور نور و شہود

پوچھ یہ اجمال ہے دانائے راز ❊ ذات اور صفتوں میں ہیں یہ امتیاز

ہے نہیں صفتوں میں باہم کچھ تمیز ❊ اسمیں ممکن بالقوہ ہے اے عزیز

نسبتیں ہیں اک وہیں چاریوں ❊ ممکنات اس مرتبے میں ہیں یوں

یعنے اسمیں مندرج ہے کائنات ❊ مرتبے میں مندرج جیسے صفات

اسمیں کثرت کا نہیں ہرگز گذر ❊ اعتباری یا حقیقی ہو اگر

یہ حقیقت ہے محمد کی تمام ❊ ظل اوّل روح اعظم اسکا نام

ذات کا اوّل تعین یہ سنو ❊ نام ہے علم الیقین اسے نیک خو

حکایت

ایک دن مجرے میں تھے سید عزیز ❊ اُنسے یوں سائل ہوا اک باتمیز

ذات اک ہی وجوہ نازک بات کو
ہر صفت کی ہی اضافت ذات کو
ہر صفت ہی متصف ہیں ذات کو
وہ مفصل یہ بھی ہے تفصیل یہ
جوں وہ جملی یہ بھی یوں رکھو تم
وہ تعیین انکا مظہر ہے ظہور
یہ حقیقت ہے اللہ کا اول ظہور
صورت معلومیت ذات کی
کیا تعیین رکھو تم انسان کی
اس تعیین کا ہوا اول علم
یہ تعیین ہے محمد کا عزیز

حال ان کا جیسے ہو نقش نگیں	ظل وحدت نام اور عین الیقین
یہ حقیقت ہے سوا ان کی تمام	ہے وہی ثانی تعیین اسکا نام

حکایت

مست بیٹھے تھے کہیں حضرت جلال	با ادب اک نے کہا لیتے سوال
کہتے ہیں توحید کس کو کہا ہے وہ	آپ کو معلوم ہے جیسا ہے وہ
اس سے یوں کہنے لگے حضرت جلال	احدیت کا جان تو نطفے کا حال
آہ نطفہ جب رحم کے بیچ ہو	رکھ وہ جز وحدت کی نسبت آملے بیچ
ہو کے پیدا جب ہوے کامل قوی	اسمیں وحدت کا تناسب یوں ہوا
ممکنوں نے پائی تفصیل اور صفات	جملہ اعضا جیسے ہیں صورت کے سات
یہ زبانی مرتبے ہیں اے سلیم	بلکہ ذہنی مرتبے یہ ہیں قدیم

دربیان حقیقت اعیان ثابتہ

پائی جاتی ہے جو شے وہ ہے وجود	وہ جو ہے سب ہے اسکو ہست و بود
یافت جسکو کچھ نہیں وہ ہے عدم	ہے مسمی نام ہے لاشے عدم
آپکو وحدت میں دیکھا جبکہ نور	ہیں کہاں تب ہو گیا تو کا ظہور
یعنے ہو مُنی اس سے تو نہیں نمود	تو عدم ہو اور میں ہوں ہست و بود

کیا تعین امر عقلی ہے وہ شے | خارجی صورت سو وہ ظاہر ہیں ہے
کیا تعین آئینہ ہے اسے پسر | ہے تجلی رب کی اس میں جلوہ گر
عبد ہے تو کر تعین پر نظر | رب ہے وہ سو ہے تجلی آنکھ کر
کیا تعین نفس و صورت وہ ہے جو | جسنے سونگھی نہ کبھی ہستی کی بو
ہیں سو اعیان صورت اسمائے حق | لے رجال اللہ سے اسکا سبق
ہے خدا کی ذات جوں نفسی کلام | ہے وہ عالم جوں سخن لفظی کلام

دربیان روح انسانی

ذات کی اول تجلی روح جان | ہے وہ اک فیض مقدس بیگمان
روح انسانی سو ہے اک شے بسیط | وہ جہان پر وہ ہمیشہ ہے محیط
روح کیا نور محمدؐ ہے وہی | روح کیا نور محمدؐ ہے وہی
روح ہے سو مظہر ذات و صفات | روح کے جانو مظاہر کائنات
ذات میں چھپا ہے مجمل کو قرار | روح میں وہ سب ہے بتفصیل آر
حسن الوہیت میں ہے جو کچھ کہ چیز | عکس اسکا جان میں ہے اے عزیز
جان ہے سو ایک ہے تن بیشمار | جان کیا ہے وہ ہے پر آئینے ہزار
شخص حق ہے آئینہ آدم ہے جان | عکس آئینہ کو اسے جان
ہے تعین سے مجرد روح اور | روح جیو لی ہیں ہے اسکا ظہور
ہے حقیقت کلیہ اسکی مدام | میں حقائق جزیہ اسکی تمام

روح کو ہے ظاہری اور باطنی — اسکے پرتو سے ہے کل خلقت بنی

روح ظاہر سے بنا ناسوت ہے — روح باطن سے بنا ملکوت ہے

روح باطن سے ہے اسکی حیات — جان حق کی صفت ہے سو ذات

روح ایسی مصطفےٰ کی روح سات — جو ملاتا ہے سمجھتا ہے یہ بات

فیض رب کا روح پہ جاری مدام — روح کا ہے فیض سب پہ والسلام

باطنی کی ہے جہت سے وہ قدیم — اسکو وجہ اللہ فرمایا کریم

شان ظاہر میں ہوا ہے وہ صدا — اسکو امر اللہ کہتا ہے خدا

روح دریا خاکی ہیں سب اسکے کف — روح اسکی ہیں ملایک صف بصف

روح ہے سو آئینہ سبحان کا — مہر کو مظہر سمجھ تو جان کا

دھوپ جیسی صورت ہوا کے سات کا — جان تن کے سات یوں ذرات کا

رات ہوتی ہے ہوا پر جوں محیط — جان ہے ہر ذرے کے تن پر یوں محیط

تن کو ریزے کر بناویں بے شمار — روح کو کب ہے خلل اے دوستدار

گر ہوا حرکت کرے کچھ بے محل — کیا ہوا ہے دھوپ کو پہنچے خلل

ہووے گھر ایجان کیسا ہی خراب — جیسا ہے ویسا ہے گا آفتاب

جو کہ بوجھا روح کو کامل وہ ہے — سالکوں کو آخری منزل وہ ہے

روح ہے جو بولتا اس تن میں ہے — اس سے ہے جاندار ہر اک شخص ہے

حکایت

آنکھ ہیں دیکھتے اوروں کو بھی ہیں وہ تو کہنا تھا خاکی ہے یہی
اسطرح پر تن میں ہے انکا گذر جس طرح ہے آنکھ میں نور نظر
روح انسانی کے نہیں وصفوں کی حد اُسکو یہ روحیں مرکب اور جسد
وہ ہے مطلق یہ مقید اُسکی ذات جز کی نسبت جیسے ہو کل کیساتھ
ربّ نے داخل تن میں جب اُسکو کیا تب نفخت فیہ من روحی کہا
روح حیوانی سو وہ نوری ہے تن ہے تن خاکی میں وہ روحی بدن
روح تن میں واسطہ اسکا ضرور فعل جان تب تن سے پاتا ہے ظہور
اتحاد انمیں نہیں واسطے راز ان سے ہے ہر ایک میں آیا امتیاز
یعنے جیسا علم ہووے اور عمل ویسا اُن کا حال ہووے بے خلل
روح کو یوں ذات جیسے مہر کو ہے نہیں اور چمک اس نور سے جو
اس چمک کو روح کو درجے ہیں چار تن میں دیکھو ہے انہوں کا کاربار
عکس اسمائی ہے سو روحیں اور ظلل عکس انکا ہے بدن کا ہے جو ظل
دو طرح پر عالم ملکوت ہیں تن سے متعلق نہیں جن کی صوت ہیں
نام اُنکا جان تو کروبیان انکے بھی دو طور ہیں اے بھائی جان
جنکو نہیں ہے دو جہان کی کچھ خبر نام انکا ہے مہیمہ اے پسر
فیض رب کا جن سے جاری ہے مدام ہیں ملایک اُنکا ہے جبروت نام
اک ہے اُنکا بادشہ عالی مقام روح اعظم کہتے ہیں سب اُسکا نام
صف میں اوّل روح اعظم ہے جلیل آخری صف میں ہیں حضرت جبرئیل

قوت ملکی سے جو ہوتے ہیں کام خوبیاں آخر کی ہیں اُس میں تمام
نفس لوامہ اُسے حق نے کہا
راہ سے شیطان کے ہوا جب وہ جدا
نفس امارہ رکھا حق اسکا نام
نفس اُس کی مصلحت ہی کرتا کام
آخرت کی ہے نہ فکر اس میں بھی
قوت شیطانی یہ ہے کہ چاہتی
ایک شیطانی ہے ملکی دوسری
روح حیوانی کو قوت دو ملی

حکایت

دو شخص عارف پاکباز و پاک دار
تھا باہم دونوں میں یہ قول و قرار
جو کوئی ہم دو میں پہلے انتقال
وہ خبر دے گا گزری جو کچھ اسپہ حال
[illegible]

مصلحت سے جو کرے نفس اسکے کام — مطمئنہ نفس ہے بس اس کا نام
جبکہ غالب ہو ملک کی اسمیں خو — نفس یہ تب ملہمہ موسوم ہو
جب عروجی سیر میں آتا ہے دل — تب علوم غیب کو پاتا ہے دل

ظہور چہارم عالم مثال است

یہ تنزل چوتھی آئی ہے مثال — ہے ہر اک صورت میں اسمیں اک کمال
جسم و جان سے ہے مرکب اور لطیف — نفس و جان کا یہ نتیجہ ہے شریف
ظلمت تن میں ہے وہ آب حیات — ہے علاقہ اسکے تئیں مضغہ کیسات
جامعیت اسکو ہے جی کا ہے ظل — وصف روحی وصف جسمی معتدل
آہ اس خاکی میں وہ نوری ہیں تن — وہ ہے نوری اور میثاقی بدن
جب کہا ہے ربکم جل و علے — اس نے پھر اس دم کہا قالوا بلی
حسن و صورت حق نے کی اسکو عطا — ہے سراپا اس بدن میں وہ سدا
سر سے اس نوری بدن کو پانوں تک — جیسے خاکی تن کے تئیں ہے انبساط
خواب میں ہر اک کو آتے ہیں نظر — انکو ہے ملکوت میں سیر و گزر
تو ہے خاکی آنکھ اپنی بند کر — دیکھ لے تو دید اس کی بھر نظر
مصلحت کرتا ہے تو جو دل کی بات — ویسے اپنے دل میں تو کرتے ہیں بات
وہ بدن ہے تیغ یہ تن ہے نیام — آستیں یہ ہاتھ وہ ہے والسلام
اس بدن سے جاتا ہے جب وہ بدن — مردہ کہدیتے ہیں اسکو مرد و زن

[illegible]

گر گیا میں گور میں جب ناگہاں	اک اندھیرا ہو گیا مجھ پر وہاں
بعد ازاں ہوئی روشنی سو جان کی	بلکہ تھی وہ روشنی ایمان کی
آ کے دو کس نے کئے مجھ سے سوال	میں جواب انکو دیئے پھر حسب حال
گور کیا تھی اک محل تھا خوب تر	وہ گئے پھر اک دریچہ کھول کر
بھائی حال اس راہ کا کہتا ہوں میں	سیر کرتا اور وہاں رہتا ہوں میں

حکایت

ایک بیراگی جو تھا مجنوں مثال	اسکو اک بوٹی کا تھا ہر دم خیال
وہ نہ سوتا تھا نہ کھاتا رات دن	آہ کرتا اور روتا رات دن
ناگہاں صحرا میں وہ آئی نظر	پی گیا اسکے تئیں وہ پیس کر
پھول کر تن ہو گیا سب چاک چاک	لاش اسکی گر پڑی بالائے خاک
اس سے نکلا چاند صورت اک جوان	اسکی خوبی کا نہیں ہوتا بیان
نہیں سمائی ہے ہوا جوں ہات میں	یوں تھا وہ نازک بدن ہیئت میں
چل دیا اک آن میں وہ چرخ پر	دیکھا جن لوگوں نے تھے بے خبر

ظہور پنجم در عالم اجسام ہست

اک مرکب اور کثافت ہے سو شے	اسم اسکا عالم اجسام ہے

حکایت

کامل شاہ عزیز الدین پیر

ایک دن اک عارف ...

ظاہری فرزندی ناسوت ہے

باطنی فرزندی ملکوت ہے

اسمیں پانی کی جگہ ہوگی بسیط / یعنے پانی اسمیں ہوتا ہے محیط

پانی سے بھر جائے جیسے اے سلیم / ہے ہوا کی اسمیں بھی جا کر لطیم

آہ دونوں پر ہوا ہے یوں محیط / خاک پر ہو جائے پانی جوں محیط

جب ہوا پانی میں بھر گئی بھانی حباب / ہے ہوا کے بیچ آتش کا مکان

آگ ان تینوں کے اوپر یوں محیط / ہے ہوا ان دونوں پر بس یوں محیط

بلکہ ہیں وہ اپنی اپنی جائے پر / جوں لطافت یوں احاطہ یک دگر

گھر میں جیسی شمع کی جب روشنی / نہیں ہوا پر جائے تنگ اسکی بھی

اس سے نہیں ہے اسکو خرق و التیام / ہے معیت نور کی یوں والسلام

دربیان خلقت آدمی

جب رحم میں پہنچے نطفہ بھائی جان / ہو وے علقہ اور مضغہ بعد ازاں

یوں رگیں مضغہ میں پیدا اور عظام / ہو غذا کی اسکی تئیں حاجت تمام

استخوانی ہیں نطفہ ایکیں لو تم چار / قوتیں ہیں تن میں پیدا لیے غذا

جیسے چکنا او سے انوار صفات / حسن ہر پیدا ہوا صفتیں اسکے ساتھ

مشتری کی پرورش ہے ہوا او / اس مکان سو اس مکان ہیں آ

تن پر یہ روح کے ہیں کر نظام / ہیں اک اور واں اک وو جگر

ہے جو نطفہ علقہ مضغہ جان لے / بچہ پنا پیری جوانی ماں سے لے

تو بصیرت کو سمجھ انساں کی سر | ہے وہ ربانی لطیفہ خاص کر
وہ خلاصہ عالم ملکوت کا | وہ خلاصہ عالم جبروت کا
وہ مرکب تن سے ہے اور جان سے | جب خلافت ہوئی اسے سبحان سے
وہ جہاں اسباب ہے مقصود وہ | جب فرشتوں سے ہوا مسجود وہ
جب امانت کا وہ متحمل ہوا | مستحق کا حق ہے کرنا حق ادا
کرتا ہے او سطے وہ ہر ایک کام | خلق ہونا بنک اوسکو والسلام
اسمیں ہے ان چھہ مراتب کا ظہور | جب عروجی سیر وہ کرتا ہے دور
رکھتا ہے وہ جو لیاقت ذات میں | یوں لیا لیاط مرتبوں کے سات ہیں
مصطفیٰ کے ہیں لبالب باکمال | جب کہا ختم رسالت ذوالجلال

حکایت

قطب عالم تھے کہیں مست الست | اک نے پوچھا ان یوں اے حق پرست
کیا ہے انساں کی ترقی اور وصول | شیخ بولے تو مراتب کا حصول
عام درجے پانچ ہیں یہ متصل | مومن عابد زاہد و عارف ولی
خاص درجے پر نبی ہیں اور رسول | اور اولو العزم اسمیں ہیں کر تو قبول
سن لے آخر خاتم پیغمبراں | مرتبے ہیں تو و تو ہیں آسماں
جاتی ہے ارواح جب تن سے گزر | ہیں مقامات انکے اس ترتیب پر

فائدہ ہے اسمیں تازہ کر نظر
بھائی جان تکرار و ترتیب پہ
ہم فقیر اسکے واسطے کرتا معاف
پھر خطا مجھ سے ہوئی ہو اور خلاف
میں ہوں عاصی اور ناداں ہیچ فہم
اہل دل سے عرض کرتا ہے یہ فہم
عفو کر اور فضل اپنا کر عطا
اے خدا مجھ سے ہوئی ہو جو خطا
گر قبول اسکو کئی مصطفےٰ
عرض کرتا ہوں وہ بہر اے خدا

دل سے نام اسکا رکھا آبحیات
مصطفےٰ پر پڑھو درود اور پڑھو صلوٰۃ

تتمہ

کلید معرفت

ہے بزرگی تن کے تئیں اس شان کی	اسکو ہووے بوجھ اپنی جان کی

دربیان عروج و نزول بجزوکلیہ

نفس و حس کا ہے سدا اوّل سبق	ہے سو وہ آثار حق آیات حق
روح و دل کو جان افعال خدا	کہتے امر اللہ ہیں اس کو سدا
نور سر کو تو صفات اللہ جان	ہست اور ہستی کو ذات اللہ مان
نفس و حس سی ہو تجھے دلپر نظر	دل سے ہووے روح کی تجھکو خبر
روح سے تو نور کو جانے سدا	نور سے تو جان لے ذات خدا
فعل حق ہیں کر اثر کو اب فنا	کر صفت ہیں فعل کو تو اب فنا
یعنے دیکھے ہر صفت ہیں ذات کو	اور صفت کو فعل نہیں ذات کو
ہر اثر میں فعل کو ہے دیکھنا	یوں ہے آنا اور جانا اور فنا
ہے خدا موجود اور ہستی عیان	ہے یہ سب تحصیل حاصل بھائی جان

دربیان خاتمہ

وہ سخن ہے جسکے اوپر دل فدا	یوں سخن کی حق نے کی ہے ابتدا
ہے ارادت کی تجلّی روح پر	روح سے کرتی ہے وہ دلپر گزر
دل سے لب پہ وہ تجلّی ہو عیان	تب بیاں پرداز کا آوے بیان

حمد خدا اور اصطلاحات اولیاء اللہ کی کنجی ہے
واہ واہ اور نعت محمد مصطفےٰ ہے
وہ معرفت سے غافل ہے اسواسطے
اس جاہل نادان کے جا بجا سے اصطلاحات کو

باب الالف

ادب اسکو کہتے ہیں کہ یہ تمیز رکھے کہ یہ چیز واسطے رب کے ہی اور یہ چیز واسطے عبد کے

ایمان اسکو کہتے ہیں کہ عالم کو نیست اور معدوم بالذات جاننا اور حق کو ہست اور موجود بالذات جاننا اور یقین کرنا۔

اسلام اسکو کہتے ہیں کہ با وجود غیریت کے عینیت حق تعالیٰ کی جاننا۔

انسان بصیرت کو کہتے ہیں جو بادشاہ شہر وجود کا ہے۔

انسان کامل اُسکو کہتے ہیں جسنے عروج اور نزول کے تئیں تمام کیا۔

اثبات۔ خدا کے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

امانت اسرار الٰہی کے معنے اخلاق نیک حاصل کرنا اور عطا کرنا ہر صاحب کا حق اسکی خواہش کے مطابق،

الوهیت: اُسکو کہتے ہیں جو تقاضا کرتا ہے۔ فنائے عالم کا بقائے عالم ہیں اور بقائے عالم کا عین فنائے عالم ہیں۔

ارادت ایک تجلی ہے واسطے ایجاد معدوم کے،

اعیان ثابتہ، اسکو کہتے ہیں جو صورتیں اسمائے حق کی ہیں اور ثابت بیچ حضرت علم کے ہوئی ہیں اور ان کے تعینات کی نسبتیں ثابت ہیں، ساتھ اسمائے رب کے

احسان تحقیق کرنا عبودیت کا ہی ساتھ مشاہدہ حضرت ربوبیت کے

اسم وہ ہے جو دلالت کرے ساتھ اعتبار صفت کے۔

اسمائے ذاتی انکو کہتے ہیں کہ پانا اُسکا موقوف نہ ہووے اوپر غیر کے جیسا کہ حیؔ واجبؔ،

اسمائے صفاتی وہ ہیں کہ یافت اُنکی اوپر ذات غیر کے موقوف ہو جیسے علیمؔ قدیرؔ

اور وہ نور محمدؐ ہے، اور نور مجرد ہی
اور جوہر اوّل ہے، اور تجلّی ذاتی ہی
اور ظلّ الوہیت کا ہے، دونوں
عالم میں اُس کے ظلال ہیں، اور
بیچون اور بیچگون ہے،

روح حیوانی وہ ظل روح انسانی
کا ہے، وہ جسم لطیف اور جوہر نورانی
مجرد ہے، درمیانی روح انسانی کے
اور نفس کے ہی بصورت بدن کے
اور نفس کے ہی تمام بدن میں موجود ہی
اور ظہور روح انسانی کا محل ہے
پرتو اس کے روح طبعی روح نباتی
روح حیوانی روح نفسانی ہیں،

باب الزا

زجاجہ دل،
زکوٰۃ طہارت نفس،
زاہد جو تعلقات اور دنیٰ کو دور کرے،

زاہدی نفس کو کبر اور کینہ اور غیبت
اور بغض اور حسد سے دور رکھنا،

باب السین

سجود شہود حق میں عبد کا فنا ہو جانا،
سر ربوبیت وہ ہے جو ظہور رب
کا ہے اعیان کی صورتوں میں اور
اعیان موجود ہیں ساتھ وجود حقیقی رب کے،
سالک دل کی توجہ اللہ کی طرف
رکھنے والا اور وہ متوسط جو حالت سیر
میں جو مبتدی اور منتہی کے درمیان ہے
سالک مجذوب وہ ہے جو ہستی اور
صفات اور افعال کو جمیع موجودات کی
ہستی اور صفات اور افعال حق دیکھے
سالک فانی وہ ہے جو ذات سالک
کی جیسا کہ اصل میں معدوم تھی ویسا ہی
اور ہستی کے سوا کچھ نہ رہے۔ **سیر** دلکی
توجہ حق کی طرف،

سیر الی اللہ ابتدای نفس کی
نزول سے انتہائے مقامات پر
پہونچنا جو عبد و تجلیات ہیں
سیر فی اللہ سالک کا صفات
حق سے متصف ہونا یہ مقام [illegible] ہے
سیر باللہ سالک کا جمعیت ہدایت
کے ساتھ ترقی پانا مقام ولایت کا ہی
سیر عن اللہ فنا کے بعد بقا کا
مقام ہے،
سر قدر وہ ہے جو اختلاف استعداد
اعیان سے ہوا ازل میں،
سُکر وہ ہی جو ابتدا میں حیرت سے
اور انتہا میں غلبہ فنا کا ہے،
سیر وطیر وہ ہے سالک کا
ایک حال سے دوسرے حال اور ایک
مقام سے دوسرے مقام کی طرف
نقل کرنا، سر اسم کو کہتے ہیں اور
کیفیت اس کے ظہور کو کہتے ہیں

کلید معرفت

باب الشین

شاہد الوجود جسم چونی اور بیچگونی
سے منزہ ہو کر واجب اور ممکن اور
تنزیہ اور عاقبت میں [illegible]
ہر ایک کے حال پر [illegible]
موافق گواہی دینے والا ہو اسکو
قلب عالی اور نور محمدی کہتے
ہیں۔ **شہود بداللاسماء** وہ ہے جو اختلاف
عالم کا ہے، ساتھ احوال اور
اوصاف اور افعال کے جیسا کہ
مرد وقت ولایت کر کے
شہود احد التوحید وہ ہے کہ جو
تعینات اشیاء کے ہیں یہ تعین
نسبت خاص رکھتا ہے

رکھتا ہے ایک ایک نام ہے جو ساتھ
اس نام کے ممتاز ہے غیر سے باوجود
جمع احدیت کے،
شواہد الحق حقائق عالم کا حق کے
ساتھ مشاہدہ کرنا،
شیخ وہ انسان ہے جو شریعت اور طریقت
اور حقیقت میں کامل ہو
شہود خدا کو خدا سے دیکھنا
شریعت وہ ہے جو قول پیغمبر کے
ہیں اور اُن کی شان پر نازل ہوئے ہیں
شیون وہ ہے، جو حقائق عالم
کی ہر شان سے دوسرے جدا ہوتی ہیں
شاہد وہ ہے جو کچھ کہ حاضر ہو وے
دل کے تئیں مشاہدہ کے اثر سے یا
علم سے یا علم لدنی سے
شرک جلی صفت موجودیت
میں اللہ تعالیٰ کا شریک ثابت کرنا،
شرک خفی صفت موجودیت میں
اللہ تعالیٰ کا شریک ثابت کرنا۔
شے وجود کو کہتے ہیں،
شجر اور مشکوٰۃ بدن کو کہتے ہیں،
شوق تمام تجلیات میں مشہود
حق کا مشتاق ہونا
شکر اپنے کو نابود اور حق کو موجود
جاننا،

باب الصاد

صورت الرحمن مسمی اللہ ہے
اسما و صفات کا جامع ہے اور آدم
مظہر اُسکا ہے۔
صورت حق محمد ہے
صورت آلہ انسان کامل،
صورت علمیہ وہ ہیں جو صورتیں
اپنے حق کی بیچ حضرت علم کے ثابت
ہوتی ہیں یعنی ہر صورت محل ظہور وجود کا
ہے کہ تعین ہوا بنسبت عدمی ہیں اور ...

صبر خدا کی طلب اور محبت میں ثابت رہنا

باب الطاء

طریقت ...

طمانینت ...

باب الظاء

ظہور ...

عکس کن کے ہووے
عکس وہ ہے جو حق تجلی فرماتا ہے موافق لیاقت بندے کے اور ظہور اسکا ہوتا ہے موافق اسکی صورت کے

عدم اضافی وہ ہے جو علمی ہے یعنی صورت علمیہ ہے جو وجود پاوے اور لائق خطاب ہو

[illegible] مقابلے میں اسم حق کے

عدم [illegible] اور یہی ذاتی [illegible]

عقل [illegible] اعیان [illegible]

ظل اللہ انسان کامل

ظلی وجود اضافی جو اعیان کی صورتوں سے ظاہر ہے۔

ظل وہ ہے جو نور ظلمت سے ممتزج ہے النسبت اسکی ساتھ ممکنات کے ایسی ہے جیسی نسبت آئینہ کے مقابل میں اشیاء کے

ظلمت وہ ہے جو ادراک نہیں کرتا ہے، اور ادراک میں نہیں آتا ہے، اور وہ معدومات ہیں،

ظاہر الممکنات کو ظاہر العلم کہتے ہیں، اور وہ تجلی حق کی ہے بیچ صورتوں اعیان کے اور اس تجلی کو وجود اضافی اور ظاہر الوجود بھی کہتے ہیں،

باب العین

عارف الوجود وہ ہے جو چگونی اور چگونی سے منزہ ہو کر واجب اور ممتنع کو تفصیل سے جاننے اور دیکھنے والا ہووے اسکو نو۔ دانش اور نفس مطلق اور روح انسانی کہتے ہیں،

عارف وہ ہے جو صاحب نظر ہے یعنی حق تعالیٰ اسکو بینائی دیتا ہے، ساتھ ذات کے اور صفات کے اور اسمائے اور افعال کے اور حکمت جوہر اشیا کی،

عبادت وہ ہے جو غایت تذلل ہے اور صحیح کرنا نسبت کا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے،

عالم وہ ہے جو صورتیں اسمائے حق کی ہیں، معدومات ذاتی ہیں مگر نسبت وجود اضافی حق کے ساتھ ان کے ثابت ہے یعنی

علم لدنی جو علم حقیقت اور علم باطنی ہے اور وہ صحیح کرنا نسبت کا ہے ساتھ عبد اور رب کے

علم معرفت

عروج اور نزول سیر [illegible] عالم [illegible]
[illegible] وحدت سے عالم ارواح اور عالم مثال اور وہاں سے عالم اجسام میں آکر [illegible] عنصری [illegible]
[illegible] **عروج** وہ ہے [illegible] ساتھ اسمائے [illegible]
[illegible] اسمائے الٰہیہ [illegible] اللہ تعالیٰ سے وہ بندہ [illegible]

خصوصیت سے اسواسطے ہیں اُن
ناموں کو بیان کرتا ہوں کہ صاحب
ہوش اسپر قیاس کریں اسمائے الہی
کے ظہور سے بخوبی واقف ہو جاویں،
عبداللہ جو مظہر اللہ کا ہے اور اللہ
تعالےٰ اُس کے تعین پر تمام اسمار
کی تجلی فرماتا ہے خصوصاً حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر اُسکے ہیں،
عبدالرحمن جو مظہر رحمن کا اور
رحمن اُسمیں تجلی فرماتا ہے، اور رحمت
کرتا ہی اور مظہر رحمت کا کرتا ہے، اوپر
عالم کے،
عبدالعزیز جو مظہر عزیز کا ہے جو
عزیز اُس میں تجلی فرماتا ہے اور عزت
دیتا ہے اور مظہر عزت دیتا ہے مستحق
مومن کے تئیں،
عبدالمومن جو مومن کا مظہر ہے
اور مومن اسمیں تجلی فرماتا ہے اور امین

ہوتا ہے، عذاب سی اور لوگ امن میں رہتے
ہیں اُس سے،
عبدالغفار جو مظہر غفار کا ہی اور غفار
اُسمیں تجلی فرماتا ہے، اور عیب اُسکا
اور وہ مظہر پوشیدہ کرتا ہے عیب عالم کا
عبدالرزاق، جو مظہر رزاق کا ہے
اور رزاق اُسمیں تجلی فرماتا ہے اور رزق
معنوی اور ظاہری اُسکو دیتا ہے،
اور مظہر عطا کرتا ہے رزق کو اوپر
مستحق کے،
عبدالعلیم جو مظہر علیم کا ہی اور علیم اسمیں
تجلی فرماتا ہے اور علم ظاہری اور معنوی
اسکو دیتا ہے، اور مظہر تعلیم دیتا ہی علم
کو ساتھ مستحق کے،
عبدالودود جو مظہر ودود کا ہی اور ودود اس
میں تجلی فرماتا ہی اور دوست اسکو رکھتا ہی
وہ مظہر دوستان خدا کو دوست رکھتا ہے
عبدالرحیم جو مظہر رحیم کا ہی اور رحیم اسپر تجلی

باب العین

باب الفا

فیض مقدس

فیض اقدس

سمائی ہیں اور اعیان کے تئیں خارج ہیں مطابق حضرت علم کے وجود دیتے ہیں،

فقیر وہ ہے کہ ابتدا میں ترک فضولات دنیوی کرتا ہے اور انتہا میں اپنے کو ذات احدیت میں فنا کرتا ہے،

فرق مع الجمع وہ ہے جو عبد کو عبد رب کو رب جانکر کثرت کو اثر روئے وجود کے واحد جاننا اور ظہور حق صور میں شیونات کے دیکھنا،

فنا فی اللہ وہ ہے جو اللہ تعالےٰ اوپر سالک کے تجلی جبروتی فرماتا ہے۔ سالک اس تجلی سے طرف عدم کے جاتا ہے، پھر وہاں سے تنزل کرتا ہے یعنی جو انیت سے مرکز انسان ہوتا ہے اور ملکیت سے مرنا یعنی فنا فی اللہ ہوتا ہے،

فناء الفناء وہ ہے جو حق تجلی ثبوتی فرماتا ہے، سالک کو فناء الفناء بقاء البقاء حاصل ہوتا ہے،

فنا علمی وہ ہے جو صورتیں سالک کے کثرت علم سے دور ہوویں،

فنا شہودی وہ ہے کہ تعینات عالم کی سالک کے مشہود سے دور ہووے،

باب القاف

قرب فرائض وہ ہے جو حق سو طرف خودی کے آتا ہے یعنی حق تعالےٰ ظاہر بندے کا ہوتا ہے، اور بندہ باطن حق کا ہوتا ہے، یہ مرتبہ فنائے ذات میں حاصل ہوتا ہے،

قرب نوافل وہ ہے جو خودی سو طرف خدا کے جاتا ہے، یعنی حق باطن

اسکو توحید وجودی علمی کہتے ہیں اور انکی
سے ثابت ہوتی ہے نسبت عینیت
اور غیریت کی،
اور بندے کے اور وہ علم نسبت ہے
ہے جو بیان فنا اور رسول خدا کے
قال صحیح وہ ہے جو نسبت کہ ثابت
ثابت ہے نسبت حق کی حاصل ہوتی ہے
قرب وہ ہے جو ساتھ اعتبار علم کے
صفات میں حاصل ہوتا ہے،
حق کا ہوتا ہے یہ مرتبہ فنائے
بندے کا ہونا اور بندہ ظاہر

قال وہ ہے جو بیان مکشوفات کا ہے اور صاحب مقام عالم کو اس ان کے ہوتا ہے،

قضا وہ ہے کہ حکم کرنا احکام کا موافق قدر کے جو استعداد اعیان

فصل حرف ق

[illegible]

قطب وہ جو منظور نظر حق کا ہے، اور ہر زمانے میں اور پر قلب اسرافیل علیہ السلام کے رہے،

قطب الاقطاب وہ ہے جو مظہر باطن نبوت محمدی کا ہے،

قد عرف وہ ہے جو سوائے تعینات کے موجود ہے سو حق ہی جانا،

قناعت وہ ہے جو خدا سے خدا کو طلب کرنا،

قبض وہ ہے جو ابتدا میں قبض عہد کا ہے مخالفات سے اور نہایت میں قبض حق کا ہے، رسوم عادات سے بندے کی بیچ مقام مضافات کے،

باب الکاف

کیفیت عبد وہ ہے جو معدوم ذاتی ہے، اور عبد آلہ نما ہے،

کیفیت رب وہ ہے جو موجود ذاتی ہے اور عبد آلہ عبد نما ہوتا ہے،

کمال انسانی وہ ہے جو ولکو ناہ بیں لانا ہے، اور تجلّیات میں مشاہدہ حق کرنا،

کشف کبری کشف الٰہی ہے کہ شک اور شبہ نہ رہے اثبات میں کہ جو بیچ وجود کے موجود ہے، حق ہے، اور بغیر وجود حق کے دوسرا موجود نہیں ہے۔ اور وجودیت اشیاء کے سوائے نسبت اور اضافت کے زیادہ نہیں ہے، اور حقیقت تمام اشیاء کی حق ہے،

کشف صغری کشف کونی جو وہ کشف قلوب کا اور قبور کا اور عالم علوی اور سفلی اور احوال بہشت و دوزخ کا اور مانند اس کے ہے،

باب اللام

لسان الحق انسان کامل ہے

باب المیم

معرفت وہ ہے ...

مجالسہ وہ ہے جو مقام ...

موجودیت عالم وہ ...

محجوب وہ ہے ...

من عرف ...

موت وہ ...

مراتب مرآۃ الوجود مظہر کو کہتے ہیں، محل ظہور رب کا ہے وہ ہی جو محل تصرف اور
مظہر وہ ہی جو محل ظہور اور محل تصرف رب کا ہی باعتبار خصوصیت کے
جیسا کہ آئینہ محل ظہور صورت کا ہے اور محل تصرف شخص خارج کا ہے

مرتبہ انسانی ہی جو جامع ہے مراتب کا اور وہ مرتبہ مثال و مرتبہ اجسام

مراتب کلیہ مرتبہ وحدت و مرتبہ [illegible]

ہے یعنی اوصاف مرتبہ ذات [illegible] جو خواہش نفسانی سے دور ہو

مروت اختیاری وہ ہی اس سے علوم کرتا ہے [illegible] کی احوال اور معیت اور

ماہیت وہ ہے جو حقیقت حال کی اور شان کی ہے

ممکن الوجود وہ ہے جو عضووں میں واجب کے اعضا ممکن کے نہ ہووے تو حس و حرکت واجب یعنی بدن عنصری کو روح حیوانی اور قلب مقید اور مثال اور خیال رکھتے ہیں،	**مجاہدہ** وہ ہے جو مدام مخالفت نفس کی کرتا ہے،
ممتنع الوجود وہ ہی جو جسم ایک شکل وصورت سے منع کیا گیا ہے یہ وجود روح کا ہے، اس وجود کو لطیفہ انسانیہ اور روح مقید اور نفس ناطقہ اور ظلمات کہتے ہیں۔	**مراقبہ** وہ ہی کہ دل کے تئیں بیچ حضور حق کے ایسا رکھے کہ دوئی اور خودی دور ہو جاتی ہے،
مجذوب وہ ہے جو جذبہ حق کا اسکو پہونچے اور سیر دائم رکھے اور ترقی اس سے نہ کرے،	**مشاہدہ** وہ ہی جو شخص جو حق کو بغیر حجاب اشیا کے دیکھتا ہے
مجذوب سالک وہ ہی جو ہستی حق کو اور صفات کو ہر شے میں دیکھے،	**مکاشفہ** وہ ہی جو انوار تجلیات وارد کا ہے صورتوں میں صفات کے،
مقام انسانی وہ ہے جو معرفت قرب حق اور معیت کی ہے،	**معاینہ** وہ ہے جو انوار تجلیات بے مانند اور بے جہت اوپر دل سالک کے وارد ہوئے،
مجلیہ ہے جو فنا کرتا ہے رسومات کو ساتھ مشاہدہ حق کے،	**معرفت نفس** وہ ہی جو پہچانے نسبت عینیت بندے کی ساتھ حق کے،
	مقام عبد فقر اور ذلت کو کہتے ہیں
	معرفت علمی وہ ہے جو تقلید پیغمبر کی ہے،
	معرفت کشفی وہ ہے جو ذات حق

تقسیم عرفا

مسلسلہ اور معاد وہ ہے [illegible] سلوک حق
جن آدمی سے اول سیر [illegible] مطلق [illegible]
[illegible] جسم میں [illegible] نبات [illegible]
[illegible] ہوا اور [illegible] آگ اور
اور نبات غذا حیوان کی ہیں اور
حیوان غذا انسان کی ہیں اور نطفہ
نطفہ [illegible] علقہ [illegible] مضغہ [illegible]

باب النون

نفس امارہ وہ ہے جو [illegible] لذات حسی میں رہتا ہے
نفس لوامہ وہ ہے [illegible]
نفس مطمئنہ وہ ہے [illegible]
نفس [illegible] وہ ہے [illegible] صفات
نفس [illegible] وہ ہے [illegible] غالب [illegible]

نبوت تعریف وہ ہے کہ خبر دینا عالم کے تئیں معرفت ذات اور اسما اور صفات کے،

نبوت تشریع وہ ہے کہ پہچاننا حکم کا اور ادب دینا اور سیاست کے تئیں قائم کرنا ہے،

نبی وہ ہے جو خدا کے احکام اوپر طریق بصیرت کے عالم کو پہونچانیوالا اور عالم کو خدا سے ملانیوالا،

نفس رحمانی جو وجود اضافی ہے اور حقیقت میں ایک ہے، اور زیادہ نظر آتا ہے سب اعیان اور احکام اعیان سے اور جیسا کہ دم انسان کا ایک ہی مختلف ہوتا ہے ساتھ حرفوں کے بیچ مخارج کے، اور ہوائے گرم کو باطن سے طرف ظاہر کے لاتا ہے، اور ہوائے سرد کو ظاہر سے طرف باطن کے لیجاتا لیجاتا ہے۔ یعنی دم واسطے ترویح دل کے آتا ہے اور اسی طرح نفس رحمانی جو تجلی واحد ہے صورتوں کے اختلاف سے کثیر نظر آتی ہے یہ ترویح اسمائے الٰہی ہے جو تحت میں اسم رحمان کے داخل ہے اور اس سے دونوں عالموں کا ظہور ہوا ہے یعنی اعیان اس سے ظاہر باطن میں جاتے ہیں،

نفس جو اطبا کی اصطلاح میں روح بخار لطیف ہے جو اخلاط صالح سے پیدا ہوتا ہے دل مضغہ میں اور منتشر ہوتا ہے تمام بدن میں اور سراپا ایک بدن بخار کا ہوتا ہے اور گرمی بدن کی اس سے ہے صوفیہ اور اہل وحدت اسکو نفس کہتے ہیں اور وہ وقت موت کے بعد معدوم ہوتا ہے، اور درمیان دل اور تن کے ہے،

نفخ روح [illegible] انسانی [illegible] لطیفہ ہے [illegible]

باب النون

نقطی وہ ہے جو [illegible] علم اجمالی ہے [illegible] علم تفصیلی [illegible] دیکھنا

ناسوت عالم اجسام ہے [illegible] وجودی جو ادراک کرتا ہے [illegible] میں نہیں آتا ہے

نجبا چالیس ولی ہیں کہ قائم کیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے واسطے اصلاح کاروبار مردم کے [illegible] عالم کے

[illegible] رکھتے ہیں،

باب الواو

وصل وہ ہے کہ فنا ہونا [illegible] اوصاف سے اپنے بیچ اوصاف [illegible]

وصال وہ ہے جو [illegible]

[illegible] کو دور کریں [illegible] دیکھنا

وجد وہ ہے جو بغیر تشہود کے دل عاشق کے معشوق کا

وحدیت وہ ہی ہے جو ذات مطلقہ اپنی کو اور عالم کو تفصیل سے پاتا ہے جو نفس رحمانی کو کہتے ہیں،

باب الہا

ہمہ اوست وہ ہی ہے جو حق تعالیٰ ظاہر ہے صورت سے اور شکل

وقت وہ ہی ہے جو حاضر ہے دل کے ساتھ حق کے

فنا وہ ہی ہے جو فانی ہے ساتھ صفات حق کے اور باقی ہے ساتھ حق کے

ولایت وہ ہی ہے جو ساتھ حق کے

وجود حقیقی الہامی ہی جیسا کہ

دیکھنا ہے،

واردات وہ ہے جو کچھ کہ وارد ہوتا ہے دل پر عالم معانی سے بغیر عمل کے،

واقعہ وہ ہے جو کچھ کہ نازل ہووے دل میں عالم غیب سے،

وجود ہستی وہ ہے جو مفہوم یافت کا ہے،

وجود حق وہ ہے کہ اول وجود اور آخر وجود بھی ہے، اور ذات سے اپنی موجود ہے۔ جیسا کہ نور شمس کا اپنی ذات سے روشن ہے،

وجود ارواح وہ ہے، جو ایک جانب وجود ایک جانب عدم ہے، اور وہ وجود زائد بر ذات ہووے جیسا کہ نور شمس کا زائد ہے، او پر جرم شمس کے

وجود اجسام وہ ہے جو وہ جانب وجود اس کے عدم ہو اور وجود غیر سے ہووے جیسا کہ سائے میں پر روشن ہے مقابلہ میں شمس کے

واجب الوجود وہ ہی جو واسطے تصرف اور ظہور صفات اور افعال روح انسانی اور جسم عنصری کے لازم ہے،

واحد الوجود وہ ہے جو واسطے تصرف اور ظہور ایک نور لطیف ہو اور جانتا ہے جو واجب اور ممکن اور ممتنع اور عارف اور شاہد ہیں سے مظاہر ہیں، جو کچھ ہیں سو ہیں ہوں،

وحدۃ الوجود وہ ہے جو مضمحل ہونا انانیت عبد کا ہے نزدیک ظہور تجلی نور کے جیسا کہ مضمحل ہونا نور کواکب کا ہے، نزدیک ظہور تجلی نور کے بیچ نور آفتاب کے عین العدم عبد کی حقیقت کا ہے؛

وجود عام وہ ہی جو ظل وجود حقیقی کا ہی

باب الیا

نہیں ہے کو کچھ نہیں ہے،
یا وہ ہے جو غیر حق کو فراموش کرنا اور دریائے نور میں غرق ہونا خودی کو
گم کرنا ہے،

نظم

یہ رسالہ بسکہ عالی شان ہے	یہ رسالہ معرفت کی جان ہے
یہ رسالہ ہو گیا ہے اب تمام	شن کا پد معرفت ہو اسکا نام
ہے لکن اسکو ضرورت سو حیات	مصطفےٰ پر پڑھو درود اور پڑھو صلوٰۃ

تمت

باب المعرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم
کے ظاہر ہو وے کہ ہر ایک پر فرض ہے ان تین حال پر ایمان لانا اور حقیقت
یہ کلمہ توحید پڑھنا ہے، اور مومن برحق ہوتا ہے، جو کوئی یہ تین
حال پر ایمان نہیں لاتا ہے اور زبان سے کلمہ پڑھتا ہے وہ مومن
نہیں ہوتا ہے، جو کوئی کہ ان تینوں حال سے واقف ہووے وہ
ولی خدا کا ہوتا ہے،

حال اول یہ ہے جو معلوم کرتا ہے کہ نہیں سو خود نہیں ہے اور ہے

بدن مردہ ہے یعنے عدم اوّل نے صورت جماد کی پائی بعد نبات میں آیا
پھر حیوان میں آکر تجلی سے انوار صفات کی انسان ہوا ہے، اسواسطے مظہر
ذات اور صفات حق کا انسان ہے، اور مظہر صفات حق کا روح ہی اور
مظہر روح کا دل ہے، اور مظہر دل کا جسم ہے، اور مظہر جسم کا سایہ ہی یعنی سایہ کو
حرکت جسم سے ہی اور جسم کو حرکت دل سے ہی اور دل کو حرکت روح سے ہے
اور روح کو حرکت حق سے یعنے انسان مظہر اللہ کا ہے، روح مظہر حی کا دل مظہر
علیم کا نفس مظہر مرید کا جسم مظہر قدیر کا چشم مظہر بصیر کا گوش مظہر سمیع کا اور زبان
مظہر کلیم کا ہے اسی طرح ہر اعضا اور حرکت مخلوق خدا کی ہے اور مظہر ایک ایک
اسم کا ہے بوجھنا اور شکر اور احسان اللہ کا بجالانا اور ذلت اور خواری اپنی
نظر میں رکھنا اور تمام چیزیں اپنے میں عاریت ہیں یہ جاننا اسواسطے حق تعالے
نے امتحان کرنے کو پیغمبر بھیجا اور قرآن شریف دیا ہے اور موت کو اسپر بھیجا ہی
اور اسکو اول کے مرے کا بنایا ہے، تاکہ بندے جانیں کہ خالق اپنا وحدہ
لاشریک ہی اور لطیف ہی اور قادر ہے، اور حی ہے، اور قیوم ہے، سب
کمال اسماء میں اور تمام نقصان ہم میں ہیں، پھر حق تعالیٰ اُس مردے کو
زندہ کرتا ہے اور حشر میں لاتا ہے اور شاہدی سے اُن دو گواہ کے حساب
اس سے لیتا ہے یہ جیسا کرتا ہے ویسا اجر پاتا ہے حال دوسرا
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وجود ذاتی ہے اور صفات اس کی نہ عین

کچھ بڑی اور زمین سے کچھ چھوٹا جانتا کہ بے عمل
کہ کوئی شے الغرض اس نہج پر سمجھتے ہیں کہ
سب آپ ہی کہ ہر امر سے کہ وہ امر کا تابع و ادھر
اور کچھ ہے ہر امر سے پیدا ہوئے ہیں اس طرح
واقف ہونا چاہئے ہے جو کوئی ان
پہنچیں حال سے واقف ہوا وہ
ولی خدا کا ہوا اور اس کو نسبت ہو اوسے
پیارا خدا ہے تعالیٰ ہے

قطعہ

عقائد یہ لکھا ہے سب حیات
تمہیں جب نے سب بابی نجات
یا ورد ہے سب المغفرت سکوں ہم
جان پاک پیو درود و صلوٰۃ سلام
مصطفیٰ

تمام شد

ظہور ہے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں یہ جاننا کہ مضلّ کا ظہور ہے
اور عالم جو کچھ کہ نفع پاتے ہیں، یہ جاننا کہ نافع کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ
نقصان پاتے ہیں یہ جاننا کہ ضارّ کا ظہور ہے، اور عالم سے جو کچھ کہ بول
براز دفع ہوا ہے، یہ جاننا کہ دافع کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ وضو ٹوٹے ہیں،
اور وضو اور غسل کرتے ہیں، یہ جاننا کہ طاہر کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ
جیتے ہیں یہ جاننا کہ محیی کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ مرتے ہیں یہ جاننا کہ
ممیت کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ علم حاصل کرتے ہیں یہ جاننا کہ علیم کا
ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ چاہتے ہیں یہ جاننا کہ مرید کا ظہور ہے۔ اور عالم
جو کچھ کہ کرتے ہیں اور چلتے ہیں یہ جاننا کہ قدیر کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ
کہ سنتے ہیں، یہ جاننا کہ سمیع کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ کہتے ہیں یہ جاننا
کہ کلیم کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ دیکھتے ہیں یہ جاننا کہ بصیر کا ظہور ہے اور عالم
جو کچھ کہ لباس پہنتے ہیں یہ جاننا کہ ستار کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ کھاتے اور کھلاتے
ہیں، یہ جاننا کہ رزاق کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ کہ خالق ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں،
یہ جاننا کہ خالق کا ظہور ہے، اور عالم جو کچھ کہ دیتے ہیں یہ جاننا کہ معطی کا ظہور
ہے۔ اور عالم جو کچھ کہ لیتے ہیں یہ جاننا کہ قابض کا ظہور ہے اور عالم جو کچھ
کہ راحت پاتے ہیں، یہ جاننا کہ باسط کا ظہور ہے اور عالم ہیں جو کچھ کہ
صنائع ہیں یہ جاننا کہ عالم ہیں صانع کا ظہور ہے اور آسمان کو یہ جاننا کہ بلیغ

دستور الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت حضرت محمد
مصطفیٰ کے ظاہر ہو وے کہ دستور
ایمان لانے اور اسلام میں آنے کا
یہ ہے کہ پہلے ان باتوں کو دل میں
مان لینا اور برحق جاننا یعنی سچی
سمجھ ان باتوں کو دل میں یقین
جاننا ان کا ایمان
اور یہ حق نہیں جانا ان کا ایمان
اور اسلام درست نہیں،
اسلام کے اوپر و لیکن یہ بات
کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
اسلام میں راہ نجات کا ہے
دوم یہ کہ مسلمان ہونا
واسطے رضا خدا کے ہے،
پہلی یہ کہ جو کوئی دل سے

مسلمان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکا دوست ہوتا ہے چوتھی یہ کہ جو کوئی دل سے مسلمان ہوتا ہے آخرت میں اُسکو جنت ہو اور دیدار خدا کا ہو پانچویں یہ کہ تمام دینوں سے دین محمدؐ کا افضل جاننا چھٹے یہ کہ جو کوئی مسلمان ہوتا ہے آخرت میں حضرت محمدؐ اُسکے شفاعت کرنیوالے ہوتے ہیں ساتویں یہ کہ جو شان محمدؐ میں نازل ہوا ہے برحق ہے آٹھویں یہ کہ جو محمدؐ امر اور نہی فرماتے ہیں یہ طرف سے خدا کے ہے نویں یہ کہ دوست خالص رسولؐ کا ہونا اور دوستوں کو اُن کے دوست رکھنا ہے دسویں یہ کہ جس کسی نے مسلمان ہو کر مسلمانی سے انکار کیا تو اسپر لعنت خدا کی اور غضب خدا کا ہوتا ہے گیارھویں یہ کہ بعد اسلام لانے کے ہمیشہ امید اور خوف میں رہنا اور اخلاق نیک حاصل کرنا بارھویں یہ کہ جو کچھ کام خلاف رضا خدا کے اور رسولؐ کے ہوئے ہیں اُس سے باز آ کر دل میں شرمندگی رکھنا اے عزیز جب یہ باتیں دل میں ثابت ہوں اور یقین ہو تب واسطے رضائے خدا کے کلمہ پڑھنا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ معنی کلمہ کے یہ ہیں برحق عبادت کا لینا اللہ کو سزاوار ہے اور وہ ایک ہے اُسکا شریک نہیں ہے اور محمدؐ بندے اُس کے اور رسول اُس کے برحق ہیں اور دل سے کہنا ایمان بالغیب اللہ پر جو ہے اپنے نقصان سے پاک ہے صفات اُسکی مثل ذات کے بے عیب ہیں قبول

تیسرے یہ کہ نماز کرنا ہستی پر خدا کی اقرار کرنا ہے اور غیر حق کو ناحق کو نابود جاننا ہے چوتھے یہ کہ نماز پڑھنے والا اپنی عبدیت دیتا ہے پانچویں کہ جیسا غلام تقصیر مند آگے اپنے صاحب کے عاجزی اور قصوری ہوتا ہے ویسا ہوتا ہے چھٹے یہ کہ آگے صاحب کے سر زمین پر رکھنا ہے گناہوں کی بخشائش کا سبب ہے اور وسیلہ نجات کا ہے اے عزیز

بیان نماز کا یہ ہے فرض اور واجب فرمان خدا کا ہے سنت اور مستحب فرمان رسول کا ہے بنائے مسلمانی کے پانچ فرض ہیں کلمہ پڑھنا، نماز کرنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا وضو واسطے نماز کے فرض ہے، وضو میں چار فرض ہیں منہ دھونا، ہاتھ کہنیوں تک دھونا اور چوتھائی سر کا مسح کرنا، اور پاؤں ٹخنے تک دھونا اے عزیز غسل میں تین فرض ہیں، غرغرہ کرنا، ناک میں پانی دینا تمام بدن کو تر کرنا اے عزیز فجر کی نماز میں اول دو رکعت سنت بعد دو رکعت فرض ہے، ظہر میں اول چار رکعت سنت ہے بعد چار رکعت فرض ہے، بعد دو رکعت سنت ہے، عصر میں چار رکعت فرض ہے، مغرب میں اول تین رکعت فرض ہے بعد دو رکعت سنت ہے عشا میں اول چار رکعت فرض ہے بعد دو رکعت سنت ہے بعد تین رکعت وتر ہے الغرض ترتیب فرض نماز کی یہ ہے اول باوضو اقامت کہنا الی وجہت پڑھنا بعد اسکے دو رکعت فرض یا چار رکعت فرض یا تین رکعت فرض فلانے وقت کی پڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھنا یعنی اللہ کے ساتھ اللہ اوٹھا کر انگوٹھے کان کی

النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم اغفر لی و لوالدی و لجمیع المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات الاحیاء منہم و الاموات انک مجیب الدعوات

پڑھتا ہوں واسطے خدا کے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھنا اگر ظہر کی سنت ہیں تو ظہر کا نام لینا ہے فرض نماز جیسا ادا کرتے ہیں ویسا ادا کرنا فرض نماز میں اور سنت نماز میں فرق نام کا ہے باقی دستور دونوں کا ایک ہی اقامت اور انی وجہت وجہی الخ فرض نماز میں نیت باندھنے کے پہلے پڑھتے ہیں سنت نماز میں نہیں ہے، فرض تین رکعت یا چار رکعت ہوں اوّل کی دو رکعت میں الحمد اور ایک ایک سورہ پڑھنا ہے، آخری کی ہر رکعت میں فقط الحمد پڑھنا ہے مگر سنت نماز میں ہر رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھنا ہے، اور نفل نماز کا بھی یہی دستور ہے، جیسا کہ سنت نماز کی ترتیب ہے وہی ہے ترتیب تین رکعت وتر کی ہے مگر تیسری رکعت میں بسم اللہ اور الحمد اور ایک سورۃ پڑھکر اللہ اکبر کہکر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھنا دعائے قنوت پڑھنا اگر دعائے قنوت یاد نہیں تو سبحان ربی الاعلیٰ تین بار پڑھکر موافق دستور کے رکوع اور سجود کرکے بیٹھنا پوری التحیات پڑھکر سلام دینا۔

اے عزیز مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہیں مگر چار بات کا۔ عورتوں کا اذان اور اقامت نہیں ہے۔ اور نیت باندھتے وقت ہاتھ کاندھے تک اٹھا کر سینے پر باندھنا، اور سجدے میں ران کا اور بازو اور بغل ملانا اور بیٹھتے وقت دونوں قدم سیدھے طرف نکالنا اور تمام ثنا آہستہ پڑھنا ہی التحیات یہ ہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک

فواد الایمان

نام رسالہ

فواد الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ

دوسرا محمد رسول اللہ ہے، جو کوئی کہ لا الٰہ الا اللہ ہزار بار پڑھے مگر محمد رسول اللہ صدق دل سے نہ پڑھے وہ کافر ہے، اسواسطے ہر ایک پر فرض ہے کہ ان باتوں کو دل میں ثابت کرنا اور برحق جاننا جو حقیقت میں صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے وہ مومن برحق ہوتا ہے جبکہ کسی نے کہ ان باتوں کو حق نہیں جانتا وہ کافر ہے اگرچہ کلمہ زبان سے پڑھتا ہے الغرض یہ باتیں اعتقاد کی تین بیان ہیں اول بیان یہ ہے کہ محمد فرزند عبداللہ کے وہ فرزند عبدالمطلب وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند عبد مناف کے ہیں محمد ہاشمی قریشی ہیں مکی ہیں جس روز پیدا ہوئے بتان عرب سرنگون ہوئے اور حضرت کے پیدا ہونیکے دو روز پہلے سے غیب سے یہ آواز بلند آتی تھی کہ محمد پیغمبر آخر زمان کا پیدا ہوتا ہے حضرت محمد کی ماں کا نام بی بی آمنہ ہے اور دایہ کا نام بی بی حلیمہ ہے محمد کی صورت تھی اور گندمی رنگ چہرہ سرخ و سفید تھا کشادہ پیشانی تھی، اور ناک بلند اور دونوں آنکھیں سرگین سرمہ دار تھیں اور بلند گردن تھی، اور داڑھی گول تھی بال ان کے سیاہ تھے، اور دونوں ہاتھ دراز تھے، اور انگلیاں باریک تھیں اور سینہ کشادہ تھا اور ایک خط روشن سینے سے ناف تک تھا قد میانہ تھا اور کمر نازک تھی تمام اعضا سر سے پاؤں تک اعتدال میں تھے اور ملائم تھے، اور درمیان دونوں بازوں کے نشان نبوت کا تھا یعنی قدرت سے کلمہ لکھا ہوا تھا اور پاؤں میں نعلین پہنتے تھے، اور لباس عرب کا تھا، اور عربی زبان تھی کم ہنستے اور اکثر تبسم کرتے تھے، حضرت محمد

ایک یا دو معجزے دیئے اگر حضرت محمدؐ کو بیشمار معجزے دیئے ہیں ایک میں سے چند
بیان کرتا ہوں محمدؐ کی انگلی کے اشارے سے چاند آسمان پر دو ٹکڑے ہوا
اور ہزاروں مردہ دلوں کو زندہ کیا اور پتھروں سے انکی نبوت پر گواہی دی اور
درخت انکی طلب پر آیا اور پتھروں اور درختوں اور حیوانوں نے ان کو
سجدہ کیا اور انکی انگلیوں سے پانی کی ایسی نہر جاری ہوئی کہ بیس ہزار آدمی
اس سے سیراب ہوئے اور قرآن معجزہ انکا ہے اور بہت برکت آئے ہیں انکی دعا کی
برکت سے ستر ہزار آدمیوں نے آسودگی سے کھایا اور ہر پیغمبر نے محمدؐ کی نبوت پر قرآن
اور انکے حال اور تمام پیغمبر گواہ ہیں لیکن وہ چار دلائل عقلی واسطے سمجھنے مردوں اور
عورتوں کے لکھتا ہوں دلیل اول یہ ہے کہ محمدؐ نے دعوے پیغمبری کا کیا اور موافق
دعوے کے معجزے بتلائے جو کوئی دعوے کرے پیغمبری کا بتلا دے سو وہ پیغمبر
برحق ہے دلیل دوسری یہ ہے معجزہ فعل خدا کا ہے اگر وہ فعل ناحق دعوے کرنے والے کی
ہاتھ سے ظاہر ہووے تو خدا تعالیٰ جاہل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے دلیل تیسری
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو معجزے دیتا ہے اگر سوائے پیغمبروں کے دیوے تو خدا تعالیٰ
جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ عیب سے منزہ ہے دلیل چوتھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پیغمبر کو
معجزہ اسواسطے دیتا ہے جو انکی صداقت پیغمبری پر شاہد اور گواہ ہووے اگر جھوٹے نبی کو
اور گواہی ناحق پر ہووے تو اللہ جھوٹ پر راضی ہوا اور جھوٹے کا مددگار ہوا اللہ تعالیٰ
عیب سے پاک ہے دلیل پانچویں یہ ہے کہ جو کوئی ناحق دعوے کرے پیغمبری کا اور
معجزہ دکھلانے میں عاجز آوے اللہ تعالیٰ اسکو رسوا کر دیتا ہے اگر

نور الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفیٰ کے ظاہر ہووے کہ ہر ایک پر فرض ہی اصول ایمان پر
عمل کرنا اور کفر اور شرک سے دور رہنا جس کسی نے اصول ایمان پر عمل نہیں کیا وہ
کفر اور شرک سے دور نہیں رہا اگرچہ کلمہ ہزار بار پڑھے مومن نہیں ہوتا ہی اسواسطے
بطور اختصار کے اصول ہر ایک کا بیان کرتا ہوں جب ہر ایک مومن اسپر عمل کرکے
توحید خدا کی اور تصدیق رسول کی حاصل کریں وہ مومن اور دوست خالص خدا
اور رسول کے ہو جاویں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ایمان وہ ہی کہ اقرار زبان سے کرنا اور یقین جاننا کہ اللہ
تعالیٰ ایک ہی اسکا کوئی شریک نہیں ہی اور محمد بندے اسکے اور رسول اسکے برحق ہیں الغرض
اصول ایمان کے پانچ ہیں اول وہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے تئیں عیب اور نقصان سے پاک جاننا
ہے دوسرا یہ ہی کہ تمام کام واسطے رضا خدا کے کرنا ہی تیسرا یہ ہی کہ محبت
خالص رسول کی رکھنا اور اسکی اطاعت کرنا ہی چوتھا یہ ہی کہ جو کچھ قرآن شریف میں ہی اسکی
تصدیق اور اقرار کرنا ہے پانچواں یہ ہی کہ تمام مسلمین کو فائدہ اور نقصان آخرت کے تعلیم
کرنا اور انکی حق میں ایسا چاہنا جیسا اپنے حق میں چاہتے ہیں بیان دوسرا کفر کا سے
اور اقسام کفر کے یہ ہیں اول تعطیل دوسرا تشریک تیسرا تشبیہ چوتھا تعلیل

شرک سے جو اکثر ہیں نہ نفع اور نہ نقصان چیزیں بنا ڈالتے ہیں جو شاہ کی نسبت طریق
سے کیسا ہو کرنا ایسا چاہنا اور کرنا شرک ہے نہیں خدا کے سوا کسی کا اعتقاد رکھنا
شرک ہے جو کوئی کفر اور شرک سے پاک ہو وہ مومن ہے

یہ رسالہ بہت سا تمام ہوا	نور الایمان اسکا نام ہوا
بضرورت لکھا ہے اسکو چھاپنا	ہو نبی پر درود اور صلوات

اس کتاب کے تین مجموعہ ہیں مجموعہ اول کا نام عشرہ بشرہ ہے اسمیں دس رسالہ ہیں مجموعہ دوم کا نام حضرت خمسہ اسمیں پانچ رسالے ہیں مجموعہ سوم کا نام کشف کبری ہے اسمیں تین رسالے ہیں یہ تمام کتاب آیات و حدیث کا ترجمہ ہے



DUE DATE